

مَنْ رَأَى فِي النَّيَامِ فَقَدْ رَأَى حَقًّا مُسْلِمًا

زيارات

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سراير دوحا لم



كَيْفِيَّةُ الْوُضُوءِ لِرَبِّهِ يَا سَيِّدَنَا الزُّنْبُورِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زِيَارَت

لِلَّهِ وَالْمَلَكِ
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سِرِّكَارِ دُوعَالِمِ

فَضِيلَةُ اِيضًا شَيْخِ حَسَنِ مُحَمَّدِ شَادِدِ بْنِ عُمَرَ عُمَرَ اَحْمَدِي

مَاتِيں جہان: پروڈیوسر ضیاء اداوی قسومی

رضایہ سلی کیشنز لاہور

سلسلہ حقوق محفوظہ

بیت

امام اہل سنت مجدد دین و ملت نائب غوث اعظم
امام احمد رضا خاں قادری بریلوی فدرن سرہ (العزیز)

کتاب

کیفیت الوصول لرؤية سيدنا الرسول ﷺ

زیارت سرکار دو عالم ﷺ

مصنف

فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد بن عمر با عمر مدظلہ العالی

مترجم

ضیاء المصطفیٰ قصوری

صفحات

160

طباعت اول

دار الفیض گنج بخش - لاہور

طباعت دوم

ربیع الانور 1422ھ / جون 2000ء (رضا پبلی کیشنز)

اہتمام

میاں زبیر احمد علوی گنج بخش قادری ضیائی

قیمت

33/-

ناشر

رضا پبلی کیشنز - لاہور

روشنی

۷	عرض الغرض
۲۲	تقدیم ————— پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۲۰	تحمید
۲۲	تمہید
۲۵	سردی نعمت — سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
۲۶	ایک عمدہ مطالبہ
۲۷	عاشق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرنا چاہیے
۲۸	محبت کی شرائط
۲۹	اتباع کامل کے تین فائدے
۳۰	والبتہ ہے سعادت حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
۳۱	حیاتِ طیبہ
۳۲	زیارتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فائدے
۳۹	بڑی آرزو
۳۹	فوائد جمع کرنے کا مقصد
۵۰	نیک خواب بشارات
۵۱	حق ہے زیارت سرکار کی
۵۳	زیارت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم — حالتِ بیداری میں — اقوال علماء

۵۶	خواب — علوم مکاشفہ کے دقائق
۵۷	سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت — مختلف صورتیں
۶۰	دیدار عام ہے — اہل جہاں کے لیے
۶۲	خواب کی تین قسمیں
۶۳	خواب کے آداب
۶۵	خواب کا ادب — حدیث پر عمل
۶۷	نہ ہو دل گرفتہ
۷۰	امام نووی کا فتویٰ
۷۱	نیند — ایک عظیم نعمت
۷۵	حکمت ربانی اور برادرانہ نصیحت
۷۸	نیند کے بعد دوسری نعمت
۷۹	جلال القلوب
۸۰	صفائی دل کی — بصارت بھی روشن بصیرت بھی روشن
۸۱	نوید — ہے کس کے لیے ؟
۸۲	ولایت — اس کی دو نشانیاں ہیں
۸۳	کھلے ہیں توبہ کے در
۸۵	دن اور رات — اللہ تعالیٰ کی رحمت
۹۰	وظائف زیارت
۱۵۷	خاتمہ
۱۵۹	تشریح



ان

سہانی گھڑیوں
دل افروز ساعتوں
بہار آفریں لمحوں
کے نام

جب

طیبہ کا چاند

تمام تر طلعتوں ————— زیبائیوں کے ساتھ

اپنی تجلیات کا نور بکھیرتا ہوا —————

جناب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سنگن میں اُتر رہا تھا —————

اور کائنات کا ذرہ ذرہ خوشیوں میں جھوم کر —————

طاہرانِ قدس کے ساتھ نواجہ ہو کر —————

اہلاً و سہلاً مرحبا

کہتے ہوئے تشکر و امتنان کے جذبوں سے معمور —————

اپنی نیاز مندوں کا خراج یوں پیش کر رہا تھا:

مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذرہٴ نغبارِ خاکِ سایۂ آستانِ عرشِ نشان

ضیاءِ المصطفیٰ قصوری

عشاق

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
 یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
 یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
 یا الہی جب پڑے محشر میں شورِ دروگیر
 یا الہی جب زبانیں بہرائیں پکایسے
 یا الہی سر دہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
 یا الہی گرمیِ محشر سے جب بھر کپن پن
 یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
 یا الہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جم میں
 یا الہی جب حسابِ خندہ بے جاڑ لائے
 یا الہی رنگ لائیں جب میری بجا کیاں
 یا الہی جب جلتوں تاریک راہِ پلِ صراط
 یا الہی جب شمشیر پر چلنا پڑے
 یا الہی جو دعائے نیک میں تجھے کہوں
 جب پڑے مشکل شہِ مشکل گشا کا ساتھ ہو
 شادی دیدارِ محسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
 امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
 صاحبِ کون شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
 سید بے سایہ کے ظلِ رُوا کا ساتھ ہو
 دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
 غیبِ پوشِ خلق، ستارِ خطا کا ساتھ ہو
 ان تبسمِ ریزہ بونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
 چشمِ گریبانِ شفیعِ مُرتجے کا ساتھ ہو
 ان کی سچی سچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
 آفتابِ ہاشمی، نورِ الہی کا ساتھ ہو
 ربِّ عالم کئے والے عنہم زدا کا ساتھ ہو
 قدسیوں کے لب سے آئیں رہنا کا ساتھ ہو

یا الہی جب رضا خراب گئے اس سے سر اٹھائے
 دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو



عرض الغرض

آئینہ — شفاف ہو تو صورت صاف دکھائی دیتی ہے — اور اگر
مکدر اور خراشیدہ ہو تو زیبا صورت بھی بھیانک اور خراب نظر آتی ہے —
صورت ایک ہے، فرق آئینے میں ہے۔

رویت دو طرح سے ہوتی ہے — بصارت — بصیرت —
بصارت جتنی تیز اور روشن ہوگی اتنا ہی اچھے طریقے سے دیکھا جاسکے گا —
دُور سے اور بہت دُور سے — اور بصیرت جس قدر زیادہ ہوگی — مضبوط
ہوگی اتنا ہی ادراک زیادہ ہوگا — بصارت کا تعلق نگاہ سے ہے —
اور بصیرت کا مسکن نہان خانہ دل ہے — اگر زاویہ ہاتے نگاہ درست
ہو تو اس کی پرواز سرحد لامکاں ہے — اور اگر زمینِ دل ہموار ہو تو
اس میں ایک عظیم کائنات سما سکتی ہے —

کائنات کون سی؟ — انوارِ الہی کی — تجلیاتِ ربانی کی —
ان تجلیات کا ادنیٰ سا پر تو بھی قلب پر پڑ جاتے تو بصیرت بھی روشن بصارت
بھی روشن — حجابات کے حائل درود یوار آن واحد میں منہدم ہو جاتے ہیں
— پردے چھٹ جاتے ہیں — پھر مخفی گوشے اور زاویے، اسرار و رموز
ایسے عیاں ہو جاتے ہیں کہ ایک ہی نگاہ اٹھتی ہے — حضورِ ی کے جلوہ ہاتے
ضیا بار سے خیرہ ہو کر رہ جاتی ہے — وہ لذت اور کیف میسر آتا ہے کہ

یہ حالت اور یہ کیفیت زباں سے بیان ہو سکتی ہے نہ ضبطِ تحریر میں لائی جا سکتی ہے۔ پھر وہ جلوے ہیں کہ آدمی ان میں مُست رہتا ہے اور ان میں ایسا کھو جاتا ہے کہ ناپائیدار دنیا کے فانی نظارے اور فانی لذتیں و راحتیں اس کی نظر میں بیچ ہوتی ہیں۔ اور وہ وارفتگی میں مخطوط و مسرور نظر آتا ہے:

زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — ایک نعمتِ عظمیٰ — ایک سعادتِ کبریٰ
ہزار بار بشویم دہن ز مُشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو
سناری بہارِ بہشتِ خلد چھوٹا سا عطر دان ہے
پہلے تو انسان اس عظیم ہستی کی زیارت کے تصور سے مرعوب ہو جاتا
ہے کہ آیا ایسا ہو سکتا ہے؟ کیا مجھ جیسے عصیانِ شعار، انتہائی گنہگار پہ
یہ عنایت، یہ کرم ہو سکتا ہے؟ اگر ہو تو کیسے؟
جہاں تک تعلق ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے؟
تو گزارش ہے۔ ہو سکتا ہے، یہ اس کی عنایت سے اور
ان کی مہربانی سے۔

آخر وہ محبوبِ یزداں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوبِ اسلے
نہیں بنایا کہ چھپا رکھا جائے۔ بلکہ کائنات والوں کو بتانا ہے کہ میں
خالق یکتا ہوں۔ کائنات کا مالک ہوں۔ الٰہ تنہا ہوں۔
خدا ہے لم یزل ہوں، قادر مطلق ہوں، کائنات کی تخلیق میرا ادنیٰ شاہکار

ہے اور میرا محبوب میری تخلیق کا اعلیٰ شاہکار۔ وہ دُرِ یکتا ہے اور گہرے
بے بہا۔ نہ میرا ثانی نہ اس کا دوسرا۔ یہی وہ محبوب ہے۔ میں نے
اس کے ذکر کے ہر سو چرچے کر دیتے۔

مسلل درود بھیج رہا ہوں۔ فرشتوں کی فوج صبح و مسا درودوں اور
تختوں کے گجرے پیش کر رہی ہے۔ انوار کا سماں ہے اور روشن جہاں
ہے۔ انبیاءِ اہل بیت کے حضور نذر عقیدت گزارتے ہیں۔ مرسلین اہل
کی شوکتوں کے نغمے آلاپ رہے ہیں۔

کام گو وہ کرتا ہے، میں کہتا ہوں میں نے کیا ہے۔ اور سُنو سُنو!
میں نے کائنات میں بسنے والوں کو کہہ دیا ہے۔

اگر میری بارگاہ تک رسائی چاہتے ہو تو درِ محبوب پہ دستک دینا
ہوگی۔ وہ کہہ دیں تو پہنچ جاؤ گے۔ آرام سے۔ آسانی سے۔
اور پھر بارگاہ میں پہنچ کر میرے الطافِ کریمانہ کا مظاہرہ بھی دیکھنا۔ کہ ان
حسن کا خراج کس طرح ادا کرتا ہوں۔

بات اس کے دہن شیریں سے نکلتی ہے تو میں کہتا ہوں۔ میرا
محبوب تو میری ہی بات کر رہا ہے بجز اس کے کچھ نہیں۔

اسی لئے تو میں نے کہہ دیا ہے :
جس نے ان کا کہنا مانا اس نے میرا ہی کہا مانا۔

فیصلہ وہی جو یہ فرمادیں۔ اور حال یہ ہے کہ فیصلہ کے خلاف کرنا
تو کجاول میں ذرہ برابر میل بھی محسوس کیا تو یاد رکھو۔ ایمان کا چمن
اجڑ جائے گا۔ کہیں کے نہ رہو گے۔ خسر الدنیا والآخرۃ۔
اور یاد رکھو! میں نے اس محبوب کو مستعار دیا ہے۔ اس کی

قدر کرنا — کون دیتا ہے کسی کو محبوب اپنا۔
 وہ محبوب — حسن کا پیکرِ دلربا ہے، جمال کا گلِ رعنا ہے —
 وہ — جہاں قدم ناز اٹھاتا ہے میں ان گلیوں کی قسم کھالیتا ہوں۔
 میں نے اس کے رُخِ زیبا کی قسم کھائی ہے — اس کے ہاتھوں کو
 اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔

جس زمانہ میں وہ رہ رہا ہے، اس کی قسم کھائی ہے —
 جس شہر میں ہے اس کی قسم کھائی ہے —
 اس کے سرِ پانا کی قسم اٹھائی ہے —
 ہاں ہاں! اس لیے کہ وہ میرا — میرا محبوب ہے —
 میں نے اتنے ظاہری جمال اور باطنی کمال سے آراستہ کر دیا ہے۔

فہوالذی تو معنایہ و صورتہ
 شو اصطفاہ حبیباً باری النسم

میں نے اسے اتنے کمالات، اتنے علوم و معارف سے نواز دیا ہے کہ
 وہ ان کو کائنات پر سچھا اور کر رہا ہے — کمی آتی ہی نہیں —
 یہ جو تمہارے پاس کمالات و خوبیاں ہیں — علم ہے — یہ اسی کی
 خیرات کا ایک استعارہ ہے —
 کائنات والو! ذرا عورت سے سُنو —

میرے محبوب کی بارگاہ میں آؤ تو ادب سے آؤ، قرینے سے بولو
 اور سلیقے سے رہو — میں نے ہر طرف پہرے بٹھا دیئے ہیں —
 بات کرو — مگر آواز میرے محبوب کی آواز سے بلند نہیں ہونی چاہیے،
 جس طرح آپس میں بلند آواز ہو کر بولتے ہو، یہ انداز بھی یہاں بدلنا ہوگا،

کہیں ایسا نہ ہو کہ آواز اُدبھی ہو جائے اور عمر بھر کے سرمایہ سے ہاتھ
دھو بیٹھو۔

وہ محبوب

یکتا ریاض دہریں اس گل کی ذات ہے
بلبل ہزار بات کی، یہ ایک بات ہے
کیوں طائرانِ قدس نہ ہوں اس کی بلبلیں
یہ پھول، حاصلِ حسنِ کائنات ہے

خاتمہ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

سرتا بقدم ہے تن سلطانِ زمین پھول
لب پھول دہن پھول، ذقن پھول بدن پھول
یہ کائناتِ حسن کا جلوہ زیبا ہے اور جمالِ جہاں کا سپیکر دلربا۔
یہ محبوب تو وہ ہے کہ نظامِ کائنات ان کے اشارہ ابرو کا منتظر رہتا ہے۔
یہ محبوب میرا۔ میرا محبوب ہے اور ہر چیز اس کی دلربا اداؤں کے نثار
کر دی ہے۔

اشارہ کر دیں سورج پلٹ آئے اور چاند دو لخت ہو جائے۔
بے جان پتھر گویا ہو جاتے ہیں۔ بے زبانوں کو زبان مل جاتی ہے۔
یہ اعجاز کہیں ہے؟

درختوں کو اشارہ کر دے تو زمین کا سینہ چاک کر کے اس کی بارگاہ میں آ
کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی ہے ایسا تو مثال دو؟

یوں تو وہ ہر لحظہ میری بارگاہ میں ہوتا ہے۔ لیکن جب قربِ خاص کی رفعتوں سے بہرہ ور کرنے کے لئے قابِ قوسین او ادنیٰ کی منزلیں طے کر کے فادحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ — شرفِ اسرار و رموز اور ہم کلامی باہم گفتگو سے سرفراز فریادیا ہے۔ یہ بتانا مقصود تھا کہ کائناتِ الوہا کہیں دنیا میں رہتے ہوئے اسے اپنے جیسا نہ سمجھ لینا۔ وہ تو حریمِ قدس میں رہتا ہے۔ کوئی اور ہے ایسا؟

وہ تو محبوب ہی ایسا ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین کرام ایک جھلک دیکھنے کے لئے استقبال کے لئے آگئے۔

وہ سراپا جمال — پیکرِ کمال ایسا ہے کہ میں اس کے ناز اٹھا رہا ہوں۔ وہ دیکھو ذرا نظر (میری طرف) اٹھاتی ہے۔ ہم نے یہ نویدِ شادی —

”جس کو پسند کریں قبلہ بنالیں۔“

محبوب کی کن کن اداؤں کا ذکر کیا جائے۔ دفتر ختم ہو جائیں گے قلم ٹوٹ جائیں گے۔ روشنائیاں ختم ہو جائیں گی۔ مگر ان کی دلربا اداؤں کا ایک باب بھی پورا نہ ہوگا۔

جنہوں نے اس جمالِ جہاں آراہ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانی ہے۔ ان کی عقیدتوں سے مشامِ جاں معطر کیجئے۔ ان کی محبتوں پہ نثار جانیے۔

اممِ معبد — صحرائِ نشین ایک خاتون نے اس سراپائے جمال کا جو نقشہ کھینچا ہے، اسے علامہ ارشد القادری نے اردو کے سانچے میں

یوں ڈھالا ہے :

پاکیزہ رو — تاباں و کشادہ چہرہ — خوش وضع سر — زیبا قامت
 صاحبِ جمال — آنکھیں سیاہ اور فرخ — بال گھنے سیاہ اور گھنگریالے
 — آواز جاندار اور کچھ ایسی خاموش ہوں تو وقار چھا جائے — کلام فرمائیں
 تو پھول جھڑیں — روشن مردک — سرگیں چشم — باریک و پیوستہ
 ابرو — دور سے دیکھنے میں دل پذیر — قریب سے دیکھو تو کمال حسین
 — شیریں کلام — واضح بیان — کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاک
 — بولیں تو معلوم ہو کہ کلام کیا ہے پروئی ہوتی کوڑیاں جو ترتیب آہنگ
 سے نیچے گرتی جا رہی ہیں — میانہ قد کہ دیکھنے والی آنکھ لپتہ قدی کا عیب
 نہیں لگا سکتی — نہ طویل کہ طوالت نظروں میں کھٹکے — سزا پاد و شاخوں
 کے درمیان تروتازہ حسین شاخ کی طرح خوش منظر — جس کے رشتیق
 پروانہ وار گرد و پیش رہتے ہیں — نہ تنگ نظر نہ بے مغز —
 نہ کوہا سخن نہ فضول گو —

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جنہوں نے اس حسن دلنواز کو الفاظ کے نگینوں میں پرویا ہے —
 ان میں کہیں منیع فصاحت و بلاغت جناب سیدنا علی مرتضیٰ ہیں — کہیں
 ابو ہریرہ ہیں — کہیں انس بن مالک ہیں — کہیں جابر بن سمرہ ہیں —
 ابو امامہ ہیں — کہیں ابو طفیل ہیں — کہیں یزید الفاسی ہیں — ہند بن
 ابی صالحہ ہیں — رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جناب عمرو بن العاص سے پوچھا گیا —

ذرا مصدر کمال کا سراپا ناز تو بیان کرو ؟

یہ سُنا تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا چشمہ اُبل پڑا۔ کہنے لگے۔
 قسم بخدا! نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں گیا بیان کیا کروں ؟
 عشق و محبت، اخلاص و ایثار کی لاتعداد داستانوں سے احادیث و سیر
 کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔

کسی کی نظر میں سما یا۔ تو ایسا سما یا کہ وہی سما یا اور کچھ نہ رہا۔
 جب پتا چلا کہ آج اس طلعتِ زیبا کی زیارت سے نگاہیں محروم ہو رہی ہیں۔
 اس حیاتِ ناپائیدار میں فراق کی گھڑی آپہنچی ہے۔ جدائی کے لمحات آ
 گئے ہیں۔ ہاں ہاں وہ ساعت بھی آگئی کہ عشقِ خون کے آنسو روئے گا
 ۔ محبت اٹک بہائے گی۔ کیا بنے گا ؟ قیامت کیوں نہیں آ جاتی
 ۔ آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا۔ کیا اس کے بعد بھی کسی قیامت نے
 آنا ہے ؟

جذبات کا تلاطم جب نہ تھما تو نگاہیں آسمان پر لگ گئیں۔ ایسی
 لگیں کہ لگی رہیں۔ ایسی جہیں کہ جمی رہیں۔

اس بے خودی کے عالم۔ جذباتِ محبت میں۔ شکستہ دل
 کے ساتھ بس یہ الفاظ سجانے کن اداؤں اور ولولوں سے۔ دل کی گہرائیوں
 سے سفر کر کے لوکِ زبان تک پہنچے۔

اللہم اذهب بصری حتی لا اری بعد جبیبی محمد اأحدا
 اے پروردگار !

آتے ہیں وہ دل میں۔ سماتے ہیں نگاہ میں۔ اب بس وہی
 رہیں گے کوئی اور نہ ہوگا۔ اپنی کائنات کی ساری رعنائیوں کو۔
 زیبائتوں کو۔ آسمانوں کی وسعتوں کو۔ زمینوں کی پہنائیوں کو۔

کپکشاؤں کی نور پر کاریوں کو — ستاروں کی جھللا مٹوں کو — آفتاب کی
 تابانیوں کو — قمر کی درخشانیوں کو — سمندروں — دریاؤں کی زانیوں
 کو — اشجار و احجار کی — کوہ و دمن کی شہامتوں اور دلربائیوں کو
 — غرض — غرض کائنات کے ذرے ذرے کو — نگاہوں سے
 اوجھل — اوجھل کر دے —

اس لئے کہ بس اب انہوں نے ہی یہاں رہنا ہے —
 التجار کے الفاظ میں خدا جانے کس غضب کی رقت اور دلسوزی تھی
 کہ باب استجابت تک بارپائی میں لمحہ بھر کی دیر نہیں لگی — کنخواب بصدت
 کافر ش پہلے ہی سے بچھا ہوا تھا — ان کے جلوہ کو بسایا — اور اپنی
 مُراد پا گئے — ایک نئی دُنیا بسا گئے —

قصہ مختصر — اور انتہائی مختصر —

انہی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا کہنا ہے — جو خوابوں کی دُنیا میں میری
 طلعت زیبا کی زیارت سے شاد کام ہوا — تو وہ میرے ہی جلوہ ضیا بار کو
 دیکھتا ہے — کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا — کوئی اور اس سپرین میں
 آسکتا ہی نہیں —

تو آئیے — ان محکے جلوؤں سے اپنے دیرانِ حسانے کو
 آباد کریں —

ان کی دلربا یادوں سے اپنے خزاں رسیدہ چمن کو بہار آشنا کریں —
 ہماری نافرمانیوں کی داستانِ اتنی طویل اور تاریک ہے کہ حریمِ قدس
 کے نازنین کے جلوؤں کو بسانے کے لئے تمام دروازے اپنے اوپر خود مقفل
 کر دیئے ہیں —

ہماری عصیاں شکاری اور ستم کاری اس قدر حد سے تجاوز کر گئی ہے کہ
حالاتِ محبت کے مکینوں کے تمام راستے بند کر دیتے ہیں —
اب تو یہی ہے — کہ

اپنی بدبختی پر اشک ہائے ندامت بہا سکتے ہیں — وہ بہاتے جائیں
— نگاہِ کرم ہو گئی تو بات بن جائے گی — ان کی نگاہ جاں فرور اٹھ گئی
تو تمام تاریکیاں کا فوراً اور تمام ظلمتیں دور ہو جائیں گی — (ان الحسنات
یذہبن السيئات) نا امید نہ ہو جائیے — کسی کی فریب کاری اور مکاری
میں نہ آئیے — اسی جاہ پر چلتے جائیے جو ان کے نگر کو جاتا ہے —
بس ایک نگاہ پڑ گئی تو قرون کی مسافیتیں پلک جھپکتے طے ہو جائیں گی — اور
باریابی کی سعادت سے بہرہ ور ہو جائیں گی — اور جتنے ہیں خالی حساب
سب بھر جائیں گے —

کتاب "کیفیۃ الوصول"

یہ کتاب حسن ہے اور ہے بھی سراپا جمال — اس میں وہ کچھ کمال
ہے جن نے مجبور کر دیا کہ اسے اردو کے سانچے میں ڈھالا جاتے —
تاکہ یہاں کے قارئین بھی اس سے مستفید ہو کر اپنی تاریک کائنات کو روشن
کر سکیں —

مؤلف حسن محمد شاد

نام بھی حسن کام بھی حسن — چلنا پھرنا بھی حسن — اٹھنا بیٹھنا
بھی حسن — کھانا پینا بھی حسن — الغرض حسن کو جس زاویے اور جس

ناچنے سے دیکھیں حسن سراپا حسن نظر آتا ہے —
 حضور کی لذتوں سے شاد کام اس شخصیت کا پورا اسم گرامی حسن محمد شاد
 بن عمر با عمر الحضرمی المدنی ہے — ۲۷ ربیع الاول ۱۲۵۷ھ بمطابق ۱۹۲۷ء
 ولادت ہوئی — والد گرامی کے زیر تربیت نشوونما کے مرحلے طے ہوئے۔
 وہ باکمال عالم اور باجمال صوفی تھے — اوائل عمر میں ہی نازنین جہاں
 (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کچھ ایسی محبت ہو گئی کہ بس انہی کے ہو کر رہ گئے
 اس داستان ایمان افزا اور روح پرور کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے :
 — شروع شروع میں پریشان رہتے — منموم رہتے — افسردگی اور
 اضطراب اس حد تک بڑھا کہ کھانا پینا کم اور نیند حرام ہو گئی — دل افسردہ اور
 جاں آزرہ کو سکوں دینے کے لئے گوشہ تنہائی میں پناہ لیتے — دروازہ
 بند کر لیتے — سوزشِ غم کی تمازت بڑھنے میں ذرا دیر نہ لگتی — کہ ضبط
 کا پیمانہ چھک جاتا اور اشکوں کی لڑی بندھ جاتی — پھر کیا ہوتا —
 آپس اور سسکیاں — سجانے یہ کس طرح کی دل دوزی اور جاں سوزی تھی کہ
 کیفیت ایک دو گھنٹے، دو چار دن نہیں بلکہ دو ماہ تک دراز ہو گئی —
 ایک روز خیال آیا مسجد جا کر خدائے لم یزل کی بارگاہ میں تضرع و زاری
 کی جائے — وہی جو دلوں کے بھیدا اور اسرار و رموز سے آگاہ ہے —
 اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے — شکستہ دل اسی کی یادوں سے جوڑے
 جاتے ہیں — بے قراروں کو قرار اسی کی بارگاہ سے ملتا ہے — مسجد نبوی
 میں حاضر ہوئے جہاں ہر لحظہ اور ہر گھڑی رحمت کی گھنگھور گھٹائیں چھما چھم
 برستی ہیں — انوار و تجلیات کی ہر آن بارش برستی رہتی ہے — جہاں
 قدسیوں کا نزول و صعود جاری رہتا ہے — سزگنبد کے رحمت بھرے

ساتے میں دو رکعت نفل پڑھے۔ بارگاہِ بے کس پناہ شہنشاہِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صدیہ درود و سلام پیش کیا۔ کس سوز و گداز۔ کس رقت کے عالم میں نذر کیا ہوگا کہ زکاہیں کھلتی گئیں اور راستے روشن ہوتے گئے۔ خاطر یہ یہ خیال عاظر گزرا کہ جس آیت پر پہلے نظر پڑے گی۔ اس پر غور و فکر کروں گا۔ اسے ہی حرزِ جاں بناؤں گا۔ اسی کی روشنی میں لائحہ عمل ترتیب دوں گا۔ قرآن مجید کھلا۔ جس آیت پر نظر پڑی وہ سورۃ احزاب کی یہ آیت ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

سُبْحَانَ اللَّهِ! شرح صدر حاصل ہوا۔ بے قراری ختم ہوئی اور سکونِ اطمینان نصیب ہوا۔ اب کیا تھا؟ قدرت نے خود دستگیری فرمادی تھی۔ درود و سلام کو زبان پر کچھ اس طرح سجالیا اور دل میں کچھ اس طرح بسالیا کہ چلتے پھرتے ہوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے۔ بلند و آہستہ درود شریف کا ورد جاری رکھتے۔ بات بڑھی۔ تو بہت آگے تک چلی گئی۔ سوز و گداز کا جو دھواں آہوں اور سسکیوں کی صورت میں نکلتا تو قرارِ جاں۔ رحمتِ عالمیاں کی چوکھٹ پر باریاب ہو جاتا۔ پھر حسن کو وہ دولت ملتی کہ کائنات کی بڑی سے بڑی نعمت اس کے آگے ہیج ہے۔ نجانے کتنی مرتبہ پناہ بے کساں، چارہ سازِ درد منداں، غمگسارِ آشفستہ حالان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضوری کی دولتِ لازوال ملی۔ محبوبِ خدا، شہِ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخِ زیبا کی زیارت سے کس طرح شاد کام رہتے۔ اللہ تعالیٰ ہی

جانتا ہے۔

پہلی مرتبہ جب سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا تو اس وقت عمر سترہ برس تھی۔ یہ ۳۷ھ کی بات ہے۔ پھر یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے کسی مدرسہ یا جامعہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آقائے دو عالم، شہنشاہ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عنایات و کرم نوازیوں سے والدِ مکرم سے برکاتِ علوم حاصل ہوئیں۔

آپ نے اپنے آبائی وطن "براوہ" میں ایک عظیم الشان مسجد نور اور ایک مدرسہ نور تعمیر کیا ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک لمحہ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ عشقِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ و الثناء کی خوشبو پھیلانے کے لئے مختلف ممالک کے سفر بھی کرتے رہتے ہیں۔

ثنائے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قلم وقف ہے۔ اس وقت تک میرے سامنے ان کی ۲۲ تالیفات کی فہرست ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- ۲۔ خصائص الاسرار فی نظم الاستغفار و صلوات علی النبی المختار
- ۳۔ الفتح التام للخاص العام فی الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام
- ۴۔ نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ علی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- ۵۔ الرحمۃ الشاملۃ فی الاربعین الفوائد الحاصلۃ لمن صلی وسلم علیہ
- ۶۔ البشر والابتهاج فی قصۃ الاسرار والمعراج
- ۷۔ الكنوز الخفیۃ فی مدح خیر البریۃ علی منط الہمزیۃ

- ۸- الصلاة مفتاح الجنة فيما جاز في الكتاب والسنة
- ۹- سر الوصول في الصلاة والسلام على الرسول على الحروف المهملة
- ۱۰- نيل الشفاعة في سيرة المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم
- ۱۱- الغنيمات في المبشرات العظيمة
- ۱۲- المسك والطيب في مدارح الخبيب صلى الله تعالى عليه وسلم
- ۱۳- الجبل المتين في المواطن الأربعين في الصلاة على النبي الآمين نظم
- ۱۴- المورد الآهني في نظم أسماء الله الحسنى
- ۱۵- كيفية الوصول لرؤية سيدنا الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم
- ۱۶- اللؤلؤ والمرجان في نظم أسماء جبيب الرحمن صلى الله تعالى عليه وسلم
- ۱۷- حلية الدنيا والدين في مدح الأولياء والصالحين
- ۱۸- النور الراجح في إسناد الوالد من السادات والمشايخ
- ۱۹- الكوكب الساعى في ترجمة وسيرة سيدي احمد الرفاعي
- ۲۰- فوز الدين في مناقب أبي العالمين
- ۲۱- غدير الورد على نهج البردة
- ۲۲- الفضل والامداد في ترجمة الوالد الشيخ محمد عبد الله شداو
- حسن جو لکھتے ہیں حسین لکھتے ہیں — نظم ہو یا نثر — تحریر میں آمد
ہی آمد ہے آورد کا عمل دخل کہیں نظر نہیں آتا — مدح و ثناء محبوب خدا
علیہ التحية والثناء میں جب قلم چلتا ہے تو رکنے کا نام نہیں لیتا — تمام
تالیفات نظم و نثر جناب سید کائنات فخر موجودات امام الانبياء شہ ہر وسرا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محامد و مدارح پر مشتمل ہیں — ایک کتاب میں
اسمائے حسنی نظم کئے ہیں — ایک اولیاء کے بارے میں اور ایک حضرت

شیخ المشایخ رونق بزیم اولیاء سیدنا احمد الرفاعی اور ایک مولف کے والد
محترم فضیلۃ الشیخ محمد عبداللہ شداد کے بارے میں ہے۔

آپ کی کتاب ”کیفیتہ الوصول الی رویۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“
کی میرے کرم فرما جناب سید محمد شاہ بخاری اسٹنٹ کیوریٹر نیشنل میوزیم کراچی
نے زیارت کرائی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں بس گئی۔ دل میں گھر
کر گئی۔ بخاری صاحب نے ترجمہ کے لئے فرمایا۔ فقیر نے بغیر کسی تردد
کے ہاں کر دی۔ طے یہ پایا کہ ادھی کتاب کا ترجمہ میں اور ادھی کا وہ (بخاری صاحب)
کریں گے۔ انہوں نے کتاب کی ایک فوٹو سٹیٹ کاپی مجھے عنایت فرما
دی، اصل اپنے پاس رکھی اور خود وہ محکمانہ وزکشاپ میں عازم مہرہ ہوئے۔
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لطف عظیم
اور کرم عظیم سے ایک ماہ کے اندر اندر ترجمہ مکمل ہو گیا اور بخاری صاحب کو
کراچی ارسال کر دیا۔

بخاری صاحب کو یہ کتاب مولانا محمد جعفر ایڈیٹر ماہنامہ ”دی منارٹ“
کراچی نے ترجمہ کے لئے دی تھی۔ ان کے وصال کی وجہ سے اس کی
طباعت معرض التوا میں رہی۔ اگست ۱۹۹۷ء میں جب کراچی جانا ہوا
تو بخاری صاحب سے طباعت کے لئے اجازت لی۔ انہوں نے بصد خوشی
اجازت مرحمت فرمادی۔

اتاذ گرامی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کا انتہائی
شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ترجمہ پر نظر ثانی فرما کر اسے قابل اشاعت بنایا۔ قبلہ
ڈاکٹر صاحب فقیر کے محسن اور ہمیشہ شفقت فرماتے رہتے ہیں۔ اپنی انتہائی مصروفیات
کے باوجود آپ نے نہ صرف نظر ثانی فرمائی بلکہ ایک موقع، علمی مقدمہ بھی

تحریر فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔
میرے محسن اور انتہائی کرم فرما جناب میاں زبیر احمد علوی گنج بخش
قادری ضیائی زیب سجادہ آستانہ حضرت داتا گنج بخش نے یہ کتاب ملاحظہ
فرمائی تو چھاپنے کے لیے فوراً رضامند ہو گئے۔ میاں صاحب ایک دانش مند
صاف گو اور بے باک شخصیت کے مالک ہیں۔

”رضا پبلی کیشنز“ سے بہت سی اسلامی کتب کی اشاعت فرما چکے ہیں۔
دین و علم سے گہرا شغف رکھتے ہیں اور یہ علمی محبت حکیم اہل سنت جناب حکیم
محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی ہم نشینی اور صحبتوں کا فیضان ہے۔
”دار الفیض گنج بخش“ کے نام سے اب ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے۔
اپنی رہائش گاہ ”صدام منزل“ میں ایک گوشہ اس کے لئے وقف ہے۔ دینی
کتابوں کی اشاعت اور ان کی مفت تقسیم کا سلسلہ (بغیر ڈاک ٹکٹ طلب کئے)
جاری ہے۔ حال ہی میں قصیدہ بردہ انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔
کتاب ہذا ”کیفیۃ الوصول الی رویۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“
کی دیدہ زیب، خوبصورت اشاعت کے لئے اہتمام فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
انہیں عمر دراز اور جزائے بے حساب سے نوازے۔ آمین!

ضیاء المصطفیٰ قصوری

۵ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ

۲۳ جنوری ۱۹۹۹ء

تقدیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَهُ
 اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ، سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ
 محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ محبت و عقیدت ایمان
 کا تقاضا بھی ہے اور عقل و دانش کا بھی۔ اس لیے کہ یہ بے مثل وجود، تخلیق کا نقطہ کمال
 بھی ہے اور خالق کی ذات کا برہان عظیم بھی۔ حُسنِ تمام کی ذات ستودہ صفات کا ہر پہلو
 محبت و عقیدت کی جاوہ گاہ ہے۔ اگر ایک حُسن و جمال کے ظاہر پر فریفتہ ہے تو دوسرا
 کردار و سیرت کی محبوبیت پر تیار ہے۔ آنکھیں اُن کے لیے فرشِ راہ ہیں تو دل اُن
 کے حضور سجد و ریز، شخصیت میں انجذاب و جذب کی وہ قوت ہے کہ سب کچھ
 آتے ہیں۔ بقول شیخ اکبر علیہ الرحمۃ۔

يَا مَنْ هُوَ لِلْقُلُوْبِ مَعْنَا طِیْس

محبت انسان کی فطرت میں داخل ہے اور یکسوئی و ذہنی وحدت کی متقاضی ہے۔
 یہ شراکت برداشت نہیں کرتی۔ اس لیے کہ محبت جذبہ صادق ہے اور دُوی پسند
 نہیں، توحید مست ہے۔ قرآن مجید محبت کو ایمان کی بنیاد قرار دیتا ہے اور ایمان شُرک
 سے منزہ اور کثرت سے پاک ہے اس لیے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ شراکت
 برداشت کرتی ہے اور نہ ملامت۔

حُبِّ رَسُوْلِ اَكْرَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِے اَوَّلِيْنَ مِظَاہِرِ صَحَابِہِ كِرَامِ رِضْوَانِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامِ تھے۔ ان كِی زَنْدِگِیَاں اِتْبَاعِ رِسَالَتِ سَے آرَا سَہ تھیں اور اُن كِے دَلِ حُبِّ رَسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَے سَرشار تھے۔ ہر صحابی قِنَا فِی الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِی اِس مَنزَلِ پَر تھَا ہاں سَے عَلِیُّ الدَّوَامِ بُوئے حَبِیبِ آتِی تھی۔ وہ قُرْبِ سَے مَتَمَتِّعِ اور حَضُورِی كِی لَذَّتِ سَے فِیضِیَاب تھے۔ مَحَبَّتِ قُرْبِ چاہتی ہے اور وہ انہیں حَاصِلِ تھَا مگر انہیں دُھركَا ضرور لگا رہتا كہہیں وصال كِے لِحَاثِ گَرِزِ پَانہ ہوں۔ حَیَاتِ ظَاہِرہ كِے بَعْدِ آپ كِی رَفْعَتِ ثَنان اور آپ كَا مَقَامِ مَحْمُودِ كہیں ان قُرْبَتوں مِیْلِ حَالِ نہ ہو جائے، وہ جب اِیسا سوچتے تو تَرْطِپ اُٹھتے، اُن كَا سِرْمَا یَہ حَیَاتِ اِس مَحَبَّتِ كِے سِوَا اور كِیا تھَا، اِس بَے چَلْبِنِی اور اضْطِرَابِ مِیْلِ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (صحیح بخاری بابُ اَلْحُبِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ) اور اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (حوالہ سابق) كِے شِیرِی جملے اُن كِے لَیْے قَرَارِ جان بنتے۔ صحابہ كِرَامِ كِے عہدِ زَمَں كِے بَعْدِ جِسْمَانِی قُرْبِ اور حَسَّتِی نِسْبَتِ كِی وہ شَكْلِ بَرَقَرار نہ رہی جس سَے صحابہ كِرَامِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فِیضِیَاب تھے مگر زرد كِی كِسك اور مَحَبَّتِ كِی تَلِشِ اب بھى بے چَہن رَکھتی تھی، مَقْدَرِ كِی نارسانی اور زیارتِ حَبِیبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَے مَحْرُومِی نَے تَمَنائے وصال كِو دُو چنڈ كِو دِیا اور آتشِ شَوْقِ نَے مَحَبَّتِ و نِسْبَتِ كِے وہ چِراغِ رُوشن كِے كِے مِشْاقِ كِی زَنْدِگِیَاں سِرِ اِپَا گِلْدازِ بِنِ گِئیں۔ اِس ذہنی كُرْبِ اور دلی سوز كِے اظہار كِے پیرائے مَحْتَفِ تھے مثلاً: كہیں ذہنی رابطہ مَحَبَّتِ كِرنے والوں كِو تَصَوُّرِ اَتِی قُرْبِ ہیا كِرتا اور خِیالاتِ كِی حَسِیْنِ دُنیا بسائے رہتے، خوابِ مِیْلِ دِیدارِ كِی خواہشِ اِس یقین سَے دو چنڈ ہو جاتی كہ اِیسے خواب، خَامِ خِیالی كِے مَظہَرِ نہیں بلكہ اِیسی حَقِیْقَتِ ہیں جس كِے اَشْا كِے قُرْآنِ مِجِیدِ اور احادیثِ نَبَوِیہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِیْلِ بھى مَوْجُودِ ہیں، حَضْرَتِ یُوسُفِ عَلَیْہِ السَّلَامِ كِے واقِعہ مِیْلِ رُویَا اور ان كِی تَبْعِیرِ كِے بارے مِیْلِ مِمَّا عَلَّمَتْنِی رَبِّی (سورہ یوسف: ۲۷) كَا ارشاد، مُسْلِمَانِ عُلَمَاءِ كِے ہاں فَنِ تَبْعِیرِ رُویَا كِی اہمیت كَا ذرِیعہ بنا اور اِس نَے خواب كِو

زندگی سے قریب تر کر دیا۔ روایا صالحین کو نبوت کا پھیا لیسواں حصہ قرار دے کر انہیں آمدہ واقعات کا پیغام گردانا گیا ”الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ مِنَ النَّبُوءَةِ۔“ (صحیح بخاری کتاب التبعیر باب رؤیا الصالحین عن انس بن مالک) اس پر مستزاد یہ کہ خواب میں نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا واضح امکان، شوقِ زیارت کے لیے مہینز بننا رہا، انہیں یقین تھا کہ یہ محض خوش فہمی نہیں۔ عین حقیقت ہے کہ ضابطہ یہی ہے: ”مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ“ (صحیح بخاری کتاب التبعیر باب من رأى النبي في المنام، عن أبي قتادة) خواب میں زیارت کا یہ اعتماد تمناے دیدار کا بہت بڑا محرک رہا ہے کہ جس خوش قسمت کو خواب میں یہ نعمت حاصل ہوگئی وہ یقیناً عالمِ بیداری میں زیارت کی تعبیر پائے گا کہ اصول یہ ہے۔

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَكْتُمُ الشَّيْطَانُ
 یعنی (صحیح بخاری کتاب التبعیر باب من رأى النبي في المنام، عن أبي هريرة) ایک دوسری روایت میں ہے۔ ”مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِرَانِي فِي الْيَقْظَةِ لَا يَكْتُمُ الشَّيْطَانُ“
 یعنی (صحیح بخاری کتاب التبعیر باب من رأى النبي في المنام عن انس بن مالک) زیارت محبوب کا رشتہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین خواب کو اضغاثِ احلام، کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ شیطان اپنی ہزار قوت صورت گری کے باوجود مثالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا قریب نہیں دے سکتا اور نہ قوتِ تمخیلہ اپنی بے پناہ وسعتوں کے باوصف ان سا ہیرولہ تراش سکتی ہے۔
 پیغمبرِ حق و صداقت کا بدل، مثل یا نظیر نہ حیاتِ ظاہرہ میں ممکن ہے اور نہ عالمِ رویا میں۔ یہی اعتمادِ عشاقِ دربارِ نبوی کو تحریک دیتا ہے کہ اس رُوئےِ زیبا کی رعنائیوں سے فیضیاب ہوں۔ ظاہر میں یہ سعادتِ بل جائے تو اور جِ مقدر کا کیا کہنا اگر خواب میں قسمت یادوری کرے تو بھی خوش بختی کی انتہا، خواہش دیدار بہر طور تعبیر چاہتی ہے، حُصْبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو نیند کو بھی تکمیلِ خواہش کا دورانہ بنانے پر مُصر ہے۔ محروم وصال کہاں

سوتے ہیں وہ تو اسکھ اس لیے بند کر لیتے ہیں کہ دیدار کی توقع رکھتے ہیں، یہ دیدار کیونکر نصیب ہو۔ اس کے لیے کیا محنت درکار ہے یہ ایک ایسا موضوع ہے جو ہر عاشق کو بے چین رکھتا ہے، جن کے نصیب یاد رہتے انہوں نے اپنے اپنے انداز میں اسباب تلاش کر لیے، کوئی وسیلہ آزمایا گیا اور ہر بار مراد کو پہنچا تو اس پر زیادہ توجہ رہی ضرورت تھی کہ ارمان زیارت کے متوالوں کو ساحل مراد کا سلیقہ سمجھایا جاتا، یہ یقین تو ہر کہیں تھا کہ وہ وجود منور ہر لمحہ نور قساں ہے، کس طرح اس نورانیت سے مستیر ہوا جائے۔ یہ تڑپ دلوں کو بقرار کیے ہوئے تھی کہ بجز اللہ یہ نوید سعادت، حسن محمد عبداللہ، شاد بن عمر با عمر الحضری کی کاوشوں سے ہر قلب مومن کے لیے وجہ تسکین بنی اور مقناطیس القبول، کی مقناطیسیت نے قلب و نظر کو تسخیر کر لیا۔

عہد حاضر کے ایک محب صادق اور عربی زبان و ادب کے صاحب طرز عالم حسن محمد عبداللہ کو یہ خیال آیا کہ زیارت حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہشوں کو تکمیل کی راہ دکھائی جائے اور اصحاب فکر و نظر کے تجربات اور معمولات کو استفادہ عوام کے لیے پیش کر دیا جائے "مقناطیس القبول فی الوصول الی روایاتنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" اسی جذبے کا عملی مظہر ہے، ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۸۷ھ کی مبارک ساعت کو یہ مختصر جامع اور بیش قیمت تحریر منصف شہود پر راحت جاں بن کر نمودار ہوئی۔ اس کتاب کی تدوین کا محرک اصحاب کا اصرار تھا کہ انہیں بجز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کا شوق بے چین کیے ہوئے تھا، کہتے ہیں کہ یہ اصحاب تھے جنہوں نے "طلبوا منی ان اولف لہم اسمی کتاب وان اجمع لہم فوائد ما یفید لرؤیة سید الاشیاب، الرافی الی حضرت الاقتراب صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الاول والاصحاب" شیخ الحضری نے کتاب کے ابتدائی چالیس صفحات کو نہایت اہم اور کارآمد مباحث کے لیے وقف کیا ہے، یہ اس کتاب کا وہ علمی و تحقیقی حصہ ہے جس میں زیارت کے امکان، اہمیت اور نوعیت پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔

خواب میں زیارت کا امکان ان احادیث سے واضح کیا گیا ہے جن میں دو اوصاف کا بیان ہوا اور خیال و تصور کی نارسائی کی نفی کی گئی، یہ جب نص سے ثابت ہے کہ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال محض نہیں ہوتا کہ ان کی مثل خواب میں بھی ممکن نہیں تو مومن صادق کو یقین ہونا چاہیے کہ بیداری کا لمحہ ہو یا خواب کا وقفہ آپ کی آمد بہ صورت آپ ہی کی آمد ہے، جب یہ عقیدہ خیر و یقین بن جاتا ہے تو مومن کی زندگی ہمہ وقت محو انتظار رہتی ہے، یہ تسلیم وجود کا حصہ بن جائے تو ہر لمحہ ان کی آمد کا انتظار معمولات زندگی کو بدل دیتا ہے، یہ دائم الحضور کی کیفیت حیات ظاہرہ کی تہذیب کرتی ہے۔ بے عملی، نافرمانی، عدم توجہ یا غفلت کا شائبہ نہیں رہتا کہ ان کی آمد کسی بھی وقت متوقع ہوتی ہے، اس سے اتباع کامل کا داعیہ ابھرتا ہے، اتباع کا حسن محبت سے عبارت ہے اور محبت کرنیوالا محبوب سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہ سکتا۔

”کیف تطیب الحیاة اذا کان الواحد لا یدکر

رسول اللہ ولا ینتشوق الیہ ویحنّ لہ، ویصلی علیہ اذا

سمع ذکرہ“

ستون خانہ کی آہ و زاری عشاق کے سینوں میں کہرام مچا دیتی ہے کہ وہ محض لکڑی اور اٹا گداز، اور یہ اس تقویم اور بلا ذوق وصال جبکہ یہ یقین بھی ہو کہ حیات کائنات کا کوئی لمحہ بھی اس وجہ تخلیق کون و مکان کے بغیر نہیں ہے کہ علت حیات وہی ہیں۔

أن الرسول الأئین لا یقطع عن هذا الکون لحظۃ لانه هو

أهل الوجود وأفضل من کل موجود... لانه هو أول

نور خلق الله... فکیف یغیب عن الکون وهو سید الأکوان“

یہ وہ اعتماد ہے جو ہمیشہ زیارت کے لیے ہمیں رہے اور یہی اس کتاب کی تالیف کا محرک بنا ہے۔

کتاب میں ”رویہ صادقہ“ کی مبشرانہ حیثیت، خواب اور بیداری میں زیارت پر روایا اور علماء کے اقوال و ارشادات۔ بعض اشکالات کی وضاحت و توجیہ، ایک رات یا ایک لمحہ میں تمام روئے زمین پر زیارت کے امکان پر دلائل و شواہد، رویا کی اقسام و آداب، نیند کی ضرورت اور افادیت اور اسی قسم کے متعدد موضوعات جن پر گفتگو کی گئی ہے، حوالہ جات سے گفتگو کو وقار بخشا گیا اور سلاست بیان سے قاری کی دلچسپی اور شوق کو ابھارا گیا۔ یوں کتاب اپنی علمی و دینی منزلت کے ساتھ عربی زبان کا ایک ادب پارہ بن گئی۔

رویت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کے حصول کے لیے کتاب کے صفحہ ۱۱۱ سے ایک سو چونتیس وظائف کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے بیشتر شیخ الحنفی صاحب کتاب کے مجرب نسخے ہیں جو انہوں نے بزرگان دین اور صلحاء اُمت سے حاصل کیے۔ بعض سے آپ کی ملاقات ہوئی اور متعدد علمی استفادہ کیا کہ ان کے معمولات ان کی اپنی کتابوں میں درج تھے یا تلامذہ اور معتقدین نے نقل کیے تھے؛ مؤلف کی کوشش یہی رہی کہ ہر معمول کو سند حاصل ہو جائے۔ اس لیے انہوں نے تحقیق و جستجو میں بہت عرصہ گزارا اور اپنے دور جو عصر حاضر ہی ہے تک کا ایک عظیم ذخیرہ قارئین کو پیش کر دیا اور اس سلسلے میں جن کتب سے انہوں نے استفادہ کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

○ شیخ محمد الدین الفیروز آبادی کی کتاب ”الصلوات والبشر فی الصلوٰۃ علی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم“

○ شیخ احمد بن ادریس المغربی صاحب ”منح العبادۃ لأهل السلوک والإیرادۃ“

○ علامہ یوسف البنبہانی کی ”سعادۃ الدارین“ جامع الصلوٰۃ اور ”جواہر البحار“

○ محمد بن علوی المالکی کی کتاب ”الذخائر المحمدیۃ“ اس پر زیادہ انحصار رہا۔

○ عبدالرحمن بن علوی الحدادی کی کتاب ”وسیلۃ العباد إلی زاد المعاد“ یہ مجموعہ اوراد ہے۔

○ شیخ الحبیب عبدالرحمن ہادی الحدادی کی کتاب ”إجازات و مکاتبات“

- شیخ الجیب ابوبکر المشہور کی کتاب "قبسات النور فی ترجمۃ الجیب علی المشہور"
- شیخ الجیب حسن محمد فدق کی کتاب "الفوائد الحسان"
- شیخ احمد الطیب بن البشیر کی تالیف "سر الاسرار والصلوات الطیبۃ"
- شیخ الحضری حسن محمد عبداللہ مصنف کتاب نے اپنی بعض تصنیفات و تالیفات کا حوالہ بھی دیا ہے مثلاً نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار
- اسی طرح احادیث و سلوک کی بعض دیگر کتب کا حوالہ بھی دیا گیا۔ احادیث زیادہ تر صحاح و سنن سے ہی لی گئیں۔

کتاب کے آخر میں ہم عصر علماء و صوفیاء کی تقارین سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب کی کس قدر پذیرائی ہوئی ہے۔ عربی زبان میں تحریر کیا جانے والا یہ مجموعہ اوراد و اردو داں طبقہ کے حیطہ تعارف میں نہ آسکتا تھا اگر ہمارے دوست، جوان سال ماہر تعلیم اور صاحب ذوق پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری صاحب اس کا ذخیرہ کا بیڑہ نہ اٹھاتے۔ قصوری صاحب علمی خاندان کے صاحب نسبت جوان ہیں جن کی جوانی میں بزرگانہ وقار شامل ہو گیا ہے۔ منکر المزاج، ادب شناس اور ہمت بخش استاد جو آنے والے دور میں عربی زبان و ادب کا سرمایہ ثابت ہوں گے۔ میں ان کی اس کاوش پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ان کا قلم مزید نقابت کا حامل ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کو یہ توفیق بخشے کہ کتاب کے مندرجات کو ذریعہ سعادت بنا سکیں۔
نبی آفاق صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نجات کا ذریعہ ہے اور یہ نجات ہم سب کی تمنا و آرزو ہے۔
ما مرادی من الرقاد اجتلی وجہ سیدی فی الرقاد

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صدر شعبہ عربیہ گورنمنٹ کالج فیصل آباد

۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء

تحمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندوں کو الطاف و اکرام اور انعامات سے نوازا ہے جس نے دلوں کو منبع کمالات سے وابستہ کر کے آباد و شاد کیا ہے اور ہمیشہ ہی اپنے ذکر سے رُوحوں کی غذا کا اہتمام فرمایا یہاں تک کہ ہمہ جہت پیوستہ ہو گئیں اور ان پر نورِ تام روشن و تاباں ہو گیا۔ افضل و درود اور پاکیزہ تر سلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خیر خلق ہیں اور جن کا ارشادِ پاک ہے کہ مَنْ رَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِي حَقًّا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي (جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً مجھے دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

اے ربِّ ذوالجلال! اس نبی عربی ہاشمی و مدنی پر درود و سلام ہو اور آپ کے آل و اصحاب، انصار و احباب، اور متبعین و متوسلین پر جو خلوص کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہوئے۔ آپ کی شیریں کلامی سے لطف اندوز ہوئے اور جنہیں آپ نے چشمہٴ لال سے سیراب فرمایا اور وہ آپ کے اخلاق سے آراستہ ہوئے، آپ کے آداب سے اصحابِ ادب بنے۔ آپ کی چوکھٹ پر جمے رہے اور آپ کے درِ اقدس کے سامنے ایستادہ رہے۔ آپ کے کاشانہٴ اقدس کے مسافروں میں رہے، اور ان پر جو قیامت تک آپ کے پرکار ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

کتنے لوگ ہیں جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے ہیں۔ آپ کے

دربار سے پیوستہ ہیں، حاضر رہنے والے ہیں، رحمت ان پر سایہ ننگن ہوگئی اور ان کے دربار سے حجاب دور ہوگئے جنہوں نے مجھ سے ایک ایسی روشن کتاب لکھنے کا مطالبہ کیا جس میں میں ان کے لیے ایسی مفید روایات جمع کر دوں جو سیدائس و جاں، سرور کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے نفع اندوز ہوں اور جو آپ کی بارگاہ اقدس اور آپ کے آل و اصحاب تک رسائی کا وسیلہ و ذریعہ ہوں، وہ مجھے بجز بیکراں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میں صرف ایک سرباب ہوں۔

اے دوستو! حسن ظن بہتر ہے اگرچہ وہ حسن میں ہوں۔ اس سلسلے میں بارگاہِ یزدی میں، میں نے استخارہ کیا تو مجھے شرح صدر حاصل ہو گیا۔ اطمینان ہوا اور میں نے اللہ رب العزت کے کیم و نوازش پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کو انجام دینے کا عزم کر لیا۔ نیک دعاؤں کا امیدوار ہوں جن کی بناء پر آخرت میں کامرانی سے سرفراز ہو سکوں۔ رب ذوالجلال کی بارگاہ سے اجرو ثواب کا امیدوار ہوں، بے شک وہ کرم فرمانے اور بخشش فرمانے والا ہے۔

اس مقصد اور خواہش کے حوالے سے کتاب پائیہ تکمیل کو پہنچی تو میں نے اس کا نام "مناطیس القبول فی الوصول الی رؤیة سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی الہ وصحبہ الفحول" رکھا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس سے امید ہے کہ وہ اسے اخلاص و قبول کا پیرہن عطا کرے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - وَالْحَمْدُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

المؤلف

حسن محمد عبداللہ شاد بن عمر باعمر

۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

تہنید

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَرْسَلَهُ
اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اے پروردگار!

تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں۔

تیری حمد و توصیف میں رطب اللسان ہوں اور تجھ ہی سے مدد کا خواست گار تیرے
پیارے رسول اور حبیب کی بارگاہ ناز میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتا ہوں۔ تجھ سے ہر خیر
و بھلائی کا امیدوار۔ تیری رضا جوئی کے لیے کوشاں۔ تیری عنایتوں اور کرم گسٹریوں
سے ہر خیر پر عمل پیرا۔ تجھ ہی پر ایمان۔ اور ان شاء اللہ تیرے عذاب سے نجات پاؤں
۔ تجھی پر بھروسہ۔ تیری منہبوط رسی کو ٹھامے ہوئے ہوں۔ تیرے دشمن سے پناہ
۔ تیرے فضل کا سوال۔ تیری رحمت کی طرف رواں دواں۔ تیرے عذاب سے
لرزاں و ترساں۔ تیرے درپردہ تک بچے رہا ہوں۔

تیرے لیے حمد ہے اور شکر۔ میں نے تیری جناب سے وہ کچھ پایا جس
کی میں نے امید کی۔ تیری عزت و بزرگی سے مجھے وہ بلا جس کی امید رکھی اور جو مانگا
۔ تو ہی اللہ ہمارا پروردگار ہے۔ اور تو کتنا ہی اچھا پروردگار اور معین دیاور ہے
۔ ہر ساعت اور ہر لحظہ تجھی پر بھروسہ ہے۔

اے میرے اللہ، میرے آقا و مولیٰ میں تجھ سے تیرے حق کے لیے تیرے حق کا

واسطہ دے کر اور اس کا واسطہ دے کر جس کو تو نے محبوب بنایا اور اس نے تجھے محبوب بنایا اور جس پر تو نے درود و سلام بھیجا اور اپنی کتاب میں ہمیں بھی اسی (درود و سلام بھیجنے) کا حکم فرمایا۔ بعد ازاں کہ انہیں عمدہ خطاب سے نوازا۔ وہ تیرے محبوبوں کا محبوب۔ جس کے لیے تو نے اپنے دروازے (رحمتوں کے) کھول دیئے۔ تیری بارگاہ بڑی وسعتوں والی ہے۔ تو نے انہیں اپنی چوکھٹ کی طرف بلایا۔ وہ تیری جناب میں مکمل و مکمل آیا۔ صدق نیت اور اخلاص سے آیا۔ تو نے اس کی حاجت براری فرمائی۔ اس پر اور اس کی اُمت پر لطف و کرم فرمایا۔ تو نے اسے، اس کی آل و اصحاب اور ذریت اور تمام اُمت کو برکات سے نوازا۔ اس کو اس آیت کریمہ سے مشرف فرمایا اور آپ کو اعلیٰ اخلاق اور عظیم صفات سے سرفراز فرما کر اپنی عظیم نعمتوں کی بارش کر دی۔

یہ سب کچھ کیا۔ آپ کی تعظیم کے لیے۔ تکریم کے لیے۔ اعزاز کے لیے۔ تو نے فرمایا اور تیرا ارشاد تیرے عظیم قرآن میں ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ۔ وَ
عَدَدِ الْأَوْفِ وَمَلَائِكَةِ الْمَلَائِكِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
الْمَيَامِينَ وَالتَّابِعِينَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

قوم کو رام السجایا ایما جلسوا۔ یہی مکان علی اثارہ عطر
یہ ایسے خوش نھصال ہیں جہاں جہاں رونق افروز ہوتے ہیں، ان کے جانے کے
بعد وہ جگہ معنبر و معطر ہو جاتی ہے۔

انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے۔ وفا کا پیکر بن کر۔ خلوص کا

سراپا بن کر۔۔ جناب مصطفیٰ علیہ التیجہ والیشنا کو اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے
بڑھ کر عزیز جاننا۔۔ سرکارِ دو عالم کے اس ارشاد کو حرزِ جان بنایا ہے۔
لا یؤمن أحدکم حتیٰ اُکون أحب الیہ من نفسه و
ولده ووالده والناس اجمعین۔

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایمان کی حلاوت سے آشنا نہیں ہو سکتا
جب تک میں اسے اس کی جان، اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر
محبوب نہ ہو جاؤں۔

جب ان کی محبت نقطہ کمال کو پہنچ گئی، آئینہ دل محلی و مصطفیٰ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے آداب سے آراستہ ہو گئے، آپ کے اخلاق کو حرزِ جان بنالیا۔ آپ کے ہنچ و
طریق کو اپنایا اور رضا جوئی میں کوشاں رہے۔ آپ کے اعلیٰ خطابات سے شاد کام ہوئے
آپ کی بارگاہ سے ٹھنڈک حاصل کرتے رہے، چوکھٹ پر کھڑے رہے۔ در عالی پر دستک
دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل عرفان کی طرح ان کا شرح صدر فرمایا۔ انہوں نے اس چشمہ
شیریں سے آبِ زلال نوشِ جاں کیا۔ اور وہ فیروزِ نجفی اور سعادت مندی کی معراج کو
پہنچ گئے۔ گوہر ہائے نایاب سے بہرہ ور ہوئے۔ بعد ازاں وہ ان مقاماتِ رفیعہ
پر فائز ہوئے۔ ان کمالات کو پہنچے۔ کہ بس دیکھا کھجئے۔ انہوں نے اٹھتے بیٹھتے
محبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مڑکار رکھا۔ یہی ان کی آرزو رہی اور یہی ان
کی تمنا۔۔ شب کی ساعتوں میں۔۔ دن کے لمحات میں۔۔ اٹھتے بیٹھتے۔۔
چلتے پھرتے۔۔ جلوت میں۔۔ خلوت میں۔۔ یہی ان کا مقصد رہا یہی ان کا مدعا۔
اللہ تعالیٰ نے انہیں ان عظمتوں سے سرفراز فرمایا جن کی خیرات بڑی، صفات عمدہ اور مروں
غنیمت ہیں۔ جو کمالات انہیں حاصل ہوتے ہیں وہ زبان و بیان سے باہر ہیں۔ وہ ان
کی محبت میں گم ہو جاتے ہیں۔ محبت اور انہماکی محبت۔۔ وہ آپ سے سنتے ہیں اور

کہتے ہیں۔ انہیں مبارک ہو۔ یہ فضل ایزدی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور وہ عظیم فضل والا ہے۔ جب ان کا تعلق اس عظیم پہاڑ، رواں سمندر اور خیر جسم اور رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ و اتم التسليم سے بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے فضل و اکرام اور جوہر و عطا فرماتے ہوئے انہیں خواب میں زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازا۔ یہی بلند مرتبہ و مقام ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عاشق تمنا اور آرزو کرتا ہے۔ جان اور متاعِ زیست نچا کر دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی ہر چیز سے افضل گردانتا ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تب ایمان مکمل ہوتا ہے۔ میزان (ترازو) جھک جاتا ہے۔ برہان واضح ہو جاتی ہے۔ شان بلند ہو جاتی ہے۔ ہمنواؤں سے بڑھ جاتا ہے۔ بھائیوں سے بازی لے جاتا ہے۔ اپنے میدان میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا صدق بن جاتا ہے۔

لا یومن أحدکم حتیٰ اکون احب الیہ من نفسہ و
مالہ و ولدہ و والدہ و الناس اجمعین۔ صدق رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سرمدی نعمت

خواب میں زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد ان کی فیروز بنجی اور سعادت کا ستارہ اور ج کمال پر ہوتا ہے۔ کامل اتباع کے ساتھ ساتھ وہ درود و سلام کے رنگیں گلستے پیش کرتے ہیں۔ جب کریم کی نظر غایت میں ہوتی ہے تو وہ حالت بیداری میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

بیداری میں زیارت — یہ بہت بڑا مقام ہے — اور بہت بڑا اعزاز —
مبارک ہو جو کوشش کرتا ہے اور اس کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

جو بوتا ہے وہ کاٹتا ہے — اور اللہ تعالیٰ کا فضل تو ایسا ہے جس کی کوئی حد ہی
نہیں۔ خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت — اس کا بڑا مقام ہے۔ حالت
بیداری میں اس سعادت کی سرفرازیوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ وہ آقا ہیں، معصوم
ہیں یہاں تک کہ خواب میں بھی — جیسا کہ ارشاد گرامی ہے۔

من رانی فی المنام فقد رانی حقا۔ فان الشیطن لا یتمثل بی
جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو حقیقت میں اُس نے مجھے ہی دیکھا۔
شیطان میری مثل اختیار نہیں کر سکتا۔

اس صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ازاں ہمیں مردہ جاں فزا سنا تے ہوئے فرمایا۔
من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة اوفکائنارانی فی الیقظة
ولا یتمثل الشیطان بی۔

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ بیداری میں میری زیارت سے شاد کام
ہوگا۔ یا گویا حالت بیداری میں مجھے دیکھا اور شیطان میری مثل میں
آ نہیں سکتا۔ اس حدیث کی تشریح اور توضیح ان شاء اللہ ایک خاص باب
میں آئے گی۔

ایک عمدہ مطالبہ

بہت سے احباب نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں ان کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہونے کے لیے مفید چیزیں جمع کروں۔ ان کا خیال
تھا کہ میں اس میدان کا شہسوار ہوں یا ان میں سے ہوں جو اسے جانتے ہیں۔ میں اس کا

اہل نہیں ہوں اور میری ثقافت بھی مجھے اس کا سزاوار نہیں ٹھہراتی کہ میں ان راہوں پر چلوں۔ یہ ان کی نیک نیتی ہے اور سچی محبت۔ اور حسن ظن بھی حسن (نیک) ہے۔ اگرچہ حسن (مصنّف) میں ہو۔

والمرء أن يعتقد شيئاً فليس كما - يظنه لم يخب والله يعطيه اور آدمی ایک بات کا اعتقاد رکھتا ہے وہ اس کے خیال و گمان کے مطابق نہیں ہوتی تو وہ نامراد نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

جب میں نے ان کے عزم کی صداقت اور خلوص نیت دیکھا تو میں ایک نیک بھائی اور محب عزیز، وفادار دوست اور صاف دل والے سے نیک دُعاؤں کی امید کرتے ہوئے اس نیک کام کی انجام دہی کا عزم کر لیا۔ یہ خوبصورت کارِ خیر سب کا سب جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت رکھنے والوں کا شوق ہے میں اس خوبصورت کارِ خیر اور عظیم مقصد کے لیے اپنی بھرپور ناتواں کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین پاسبان ہے، وہی توفیق دینے اور سیدھی راہ کی طرف گامزن فرمانے والا ہے۔ و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ وسلم۔

اب میں آغاز کرتا ہوں۔۔۔ میں اس کی بارگاہ سے مدد و توفیق کا خواست گزار ہوں۔ جو ہمیشہ سے بدلتا نہیں۔

عاشقِ سرکارِ صلی علیہ وسلم کو کیا کرنا چاہیے

پہلی بات اور سب سے پہلے۔۔۔ ہر مسلمان پر حتی الامکان اس انسان کا اہل صلی اللہ علیہ وسلم کی، آداب و اخلاق میں، صفات میں، حسن سیرت میں اور معاملات میں اتباع واجب ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے اہل کے ساتھ برتاؤ کیسا تھا؟ اصحاب کے ساتھ اور پیروکاروں کے ساتھ سلوک کیسا تھا؟ کتاب اللہ اور سنتِ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کامل وابستگی ضروری ہے۔ جو ان دونوں سے وابستہ ہو گیا وہ دنیا و آخرت کی ابدی سعادتوں اور سرفرازیوں سے بہرہ ور ہو گیا۔ ان کا دامن تھامنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مصداق بن جائے۔

ترکت فیکم اثنتین ما ان تمسکتہ بہما لن تضلوا
بعدی ابدًا۔ کتاب اللہ و سنتی۔

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ اگر ان کو مضبوطی سے
تھام لو گے تو میرے (اس دنیا سے منتقل ہونے کے بعد کبھی گمراہ نہ
ہو گے۔ (وہ ہیں) اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

انسان اس اتباع کے ثمرات سے بہرہ ور ہوگا۔ اور بفضلِ ایزدی دنیا و
آخرت کی سرفرازیوں حاصل کرے گا۔ اسی کے ذریعہ وسیع میدانوں میں داخل ہوگا۔ ان کے
چمکتے دیکھے انوار۔ اور روشن ستارے دیکھے گا۔ یہی درحقیقت عظیم سعادت ہے
— اتباع کامل کا ثمر و حاصل اس کی متابعت ہے۔ اور متابعت کا حاصل کتاب
سنت کا تمک ہے۔ اور ان دونوں کے تمک کا نتیجہ دنیا و آخرت کی سعادت
ہے۔ اور اس سعادت کا نتیجہ و مراد جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت
ہے۔ اور آپ کی زیارت کا ثمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح وابستہ
ہونا ہے۔ کہ محبت ہمیشہ آپ ہی کے تصورات و خیال میں رہے۔ جہاں کہیں
بھی ہو۔ قیام میں۔ سفر میں۔ معاملات میں۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے نقش قدم پر چلے۔ جب وہ وابستہ ہو جائے اس کی قسمت کا ستارہ اوج پر
ہوتا ہے۔ کیونکہ وابستگی کے بعد مخلوق (اخلاق و سیرت کے سانچے میں ڈھانا) ہے
اور مخلوق کے بعد مراد بر آئے گی۔ اور اسی طرح لئے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے احباب — بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہر محب اور جاننے والے کے لیے عمدہ مراد، ارفع مرتبہ اور بلند ترین منصب ہے۔ صحیح بخاری۔
کتاب المناقب۔ باب علامة النبوة میں ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه . قال رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم وليأتين على أحدكم زمان لأن
يراني أحب إليه من أن يكون له مثل أهله وماله ر صدق
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ میری زیارت
وزیارت اسے اپنے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔

محبت کی شرائط

میرے محترم قاری بھائی!

محبت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ مکمل استقامت۔ حتی المقدور اتباع کامل اور
اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے پیش نظر تمام فرائض پر صحیح طور پر عمل پیرا ہے۔ صدق نیت
ہو۔ مقصد عظیم ہو۔ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے۔
تقویٰ اور استقامت دونوں صدق نیت کے ساتھ تمام اعمال کی اساس و اصل ہیں۔
أَلْوَأَسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَا سَقِينَا هُمْ مَاءً غَدَقًا لَ

اگر وہ راہ حق پر ثابت قدم رہیں تو ہم انہیں ضرور کثیر پانی سے سیراب کریں گے۔
بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے، پھر اس پر استقامت اختیار کی،

لہ الجن : ۱۶

ان پر فرشتے اترتے ہیں — کہ خوف کھاؤ — اور نہ غمزہ ہو — اس جنت پر خوش ہو جاؤ — جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دنیوی زندگی اور آخرت میں ہم تمہارے دوست ہیں۔ اس میں تمہارے لیے وہی کچھ ہوگا جو تمہارے دل چاہیں گے۔ اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہوگا جو تم مانگو گے۔ بخشش اور رحمت کی بارش برسانے والے کی مہمان نوازی ہے۔ یہاں ہم کچھ رکتے ہیں اور غور کرتے ہیں :-

اللہ تعالیٰ کے ارشاد — "مَنْ أَوْلِيَائَكُمْ" جب بندے کا ولی اللہ تعالیٰ ہو تو وہ کیا سعادت اور فیروز بختی کی معراج پر نہ ہوگا۔ اسے کسی طرح کا ڈر اور خوف کیسے لاحق ہو سکتا ہے؟ اس پر کیونکر ظلم ہوگا؟ یا اسے سوائی اور خذالت کا سامنا کرنا پڑے گا؟ آیت صرف دنیوی زندگی میں ولایت و ضمانت پر موقوف نہیں بلکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایتوں اور نوازشوں کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

وَإِذَا الْعَنَاءُ أَدْرَكَ عِيُونَهَا
تَوْفَعَالِمْخَافِ كَلْمَنْ أَمَانِ
جب عنایت الہی آپ کے شامل حال ہوگی تو تمام خوف امان کی صورت اختیار کر لیں گے۔

اتباع کامل کے تین فائدے

- ۱۔ اتباع کامل کے تین عظیم فوائد ہیں :-
- ۱۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدار و پیروی۔
- ۲۔ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت۔
- ۳۔ گناہوں کی بخشش۔
- ارشادِ ربانی ہے۔

”قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ“

”آپ فرمادیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو،
اللہ تمہیں محبوب بنالے گا تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا،
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

یہ ایسے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے
ہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی — یہ نوید اس کے لیے ہے جو اللہ
سے ڈرتا ہے — اپنے رب سے لرزاں رہتا ہے — اپنے پروردگار کی طرف متوجہ
رہتا ہے — اور جانتا ہے کہ وہ تمام امور کی باریکیوں سے آگاہ ہے۔ اسرار و مخفیات
کو جانتا ہے۔ جب یہ چیز پیدا ہو جائے تو انسان احسان کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔
وہ اللہ کی عبادت اس انداز سے کرتا ہے گویا اسے دیکھ رہا ہو۔ اگر وہ اسے نہ دیکھ سکے تو
اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب وہ احسان کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اب
رحمن اس پر احسان فرماتا ہے۔ امان سے نوازتا ہے۔ شیطان اس سے دور
بھاگ جاتا ہے۔ بیشک میرے نیک بندوں پر تیرا زور نہ چلے گا۔

والبتہ ہے سعادت حب رسول ﷺ

سعادت کا انحصار جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر ہے اللہ کا
سلام ہو اس کہنے والے پر۔

فاتباع النبي أكمل حب للنبي مغزاة حارة و باء
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع ہی آپ کی کامل ترین محبت ہے۔ اس محبت
کا اصل حارہ اور بار ہے۔

یہ ہیں وہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہی مقصود۔
 هو المقصود في الدنيا وفي الآخرة فلا تعنى
 یہی دنیا و آخرت میں مقصود ہیں۔۔۔۔۔

اور یہی وہ ہیں اللہ نے جن کی تخلیق اور اخلاق کو مکمل فرما دیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اور آپ کے تمام اوصاف باکمال جمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علی بن محمد الحبشی سے
 فیضیاب فرمائے۔ انہوں نے اپنے مولد میں کہا ہے اشعار ابن الفارض حسن عمر بن ابی الحسن کچھ ہیں
 کملت محاسنه فلو أهدى السنا للبدد وعند تمامه لو يخسف
 وعلى تفنن واصفيه بحسنه يفنى الزمان وفيه ما لو يوصف
 آپ کے محاسن کمال کو پہنچے۔ اگر آپ بدر کمال کو روشنی دے دیں تو اُسے
 کبھی گرہن نہ لگے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن کی توصیف و مدح کرنے والے اتنے ہیں کہ
 زمانے ختم ہو سکتے ہیں لیکن اس حسن کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔
 اللہ سبحی اپنے مولد میں کہتے ہیں۔

جن کی توصیف قرآن کریم بیان کر رہا ہو، جن کے فضائل تورات و انجیل اور
 زبور و فرقان بیان کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جن کو دیدار سے مشرف فرمایا ہو اور کلام کا اعزاز
 بخشا ہو۔ علوم مرتبت و عظمت شان سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ جن کا نام
 ملا دیا ہو، جن کی ولادت یا سعادت سے دلوں کو شادیاں کر دیا ہو، ان کے بارے
 میں اور کیا کہنا ممکن ہے۔

گزارش ہے کہ یہ میدان بڑا وسیع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پھیل
 رہا ہے۔ آپ کا ستر (راز) چمک رہا ہے، آپ جامع فضائل و کمالات ہیں، اس
 وسعت افزا سمندر کے پاس باقی سمندر تلاطم خیز ہیں۔ یہ قریب و بعید کے لیے یکساں

فیض رساں ہے۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح اور تعریف و ثنا میں اس آیت کے علاوہ کوئی اور نازل نہ بھی ہوتی تو اعزاز و افتخار کے لیے یہی کافی تھی۔ ارشادِ ربانی ہے

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ
مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ - (المائدہ: ۱۶)

بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور کتاب آپ کی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہدایت دیتا ہے جو سلامتی کے راستے پر اللہ کی مرضی سے چلا۔

جب اللہ تعالیٰ ہی ان کے بارے میں ارشاد فرما رہا ہے کہ وہ نور ہیں وہ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا، مبعوث فرمایا اور رحمت بنا کر بھیجا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ یہ اشعار فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار سے لیے گئے ہیں۔

وما يقول المادحون وقد آتی
مدح رسول الله في محكم الذكر
وقد قرن الله اسمه مع اسمه
وهل بعد هذا الفخر يا صاح من فخر

شناخوان کیا مدح سرائی کر پائیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح قرآن پاک میں آپ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپ کے نام کو ملا دیا ہے۔ اسے تعریف کرنے والے کیا اس فخر کے بعد بھی کوئی فخر ہے؟

والد محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اس کی مدح و توصیف کے بارے میں بات کرنا ختم ہو جاتا ہے جس کی تعریف بیان کرنا ختم نہیں ہوتا۔ اس میں مخلوق کی مدح کا شمار کہاں ہو سکتا ہے بعد اس کے کہنا: مویذ (قرآن پاک) میں وہ آپ کی ہے۔

ہم نے جناب احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توصیف و تعریف میں چھوٹی سی نظم پیش کی ہے۔ مدح سرائی کی زبان محدود ہے۔ میرے اشعار کا برق رفتار گھوڑا کس حد تک گھوم

پایا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کا تو شمار ہی نہیں۔ گوشش ہے جس نے کرنی۔
 میں نے اپنی نظم کے ذریعے جناب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح نہیں کی،
 بلکہ جناب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اپنی نظم کو قابلِ ستائش بنایا ہے۔
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — اس میں شک نہیں کہ آپ نور ہیں۔
 اور اسی لیے حبیب علی بن محمد الحبش (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے علوم سے مستفید فرمائے)
 فرماتے ہیں۔

وہ ایسا نور ہیں کہ ان کی روشنی حیران و پریشان لوگوں کو ہدایت دے رہی ہے۔
 وہ رؤف ہیں، وہ رحیم ہیں، آپ کا مقام عظیم ہے۔
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
 حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ
 تحقیق تمہارے پاس تمہارے نفس لوگوں میں سے ایسا رسول تشریف فرما
 ہوا ہے جس کو تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے، اہل ایمان کے ساتھ
 مہربان ہے، رحم فرمانے والا ہے۔

جیسا کہ توصیف کرنے والوں نے توصیف کر دی۔ تعریف کرنے والوں نے
 تعریف کر دی، خطیبوں نے خطبوں میں اوصاف و کمالات بیان کر دیے، جو اللہ تعالیٰ
 نے انہیں مقامات و بلندیاں اور اسرار و انوار سے نواز دیا ہے تو یہ تمام اس کا عشرِ عشر
 بھی بیان نہیں کر سکتے۔ ارشاداتِ ربانی ہمیں دعوتِ فکرت دے رہے ہیں۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ
 اور یقیناً آپ خلقِ عظیم پر فائز ہیں۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْبَهُونَ

اے محبوب! آپ کی جانِ عزیز کی قسم۔ وہ تو اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

النَّبِيِّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۗ

نبی اہل ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۗ

تم اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ ۗ

جناب سیدنا محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۗ

اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دیتا جب تک آپ ان میں جلوہ فرما ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۗ

بیشک جو آپ کی بیعت کرتے ہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ کی ہی بیعت کرتے ہیں۔

وَاعْلَمُوا أَن فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۗ

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول جلوہ افروز ہیں۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۗ

تحقیق رسول تمہارے پاس تشریف لائے تمہی میں سے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا... وَنَذِيرًا. وَ

دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۗ

اے نبی! ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر اور اللہ کے حکم سے

اس کی طرف بلانے والا اور چمکانے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

۱۔ الاحزاب: ۶۔ ۲۔ الحجرات: ۲۔ ۳۔ الاحزاب: ۴۰۔ ۴۔ الانفال: ۲۳۔ ۵۔ الفتح: ۱۰۔

۶۔ الحجرات: ۷۔ ۷۔ التوبہ: ۱۲۸۔ ۸۔ الاحزاب: ۲۵۔ ۲۶۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لَه

بیشک ہم نے آپ کو فتح میں عطا فرمائی۔

وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا لَه

اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل فراواں ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

أٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا لَه

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان

تم بھی آپ پر درود اور خوب سے خوب تر سلام بھیجتے رہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

وَدُرَّتَيْهِ وَأَتْبَاعِهِ۔

اس طرح کی بہت سی آیات ہیں بلکہ قرآن تمام کا تمام آپ کی مدح و ثناء میں ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ جب جناب سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا، آپ کا اخلاق قرآن ہے۔

آپ بڑے ادب سکھانے والے رذوف ہیں، رحیم ہیں۔ آپ اوصافِ کاملہ کی تصویر اور

حسنِ آداب کے پیکر ہیں۔ صحابہ عرض کرتے ہیں۔ یہ دلربا آداب کیا ہیں۔ حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے رب نے مجھے رفعتِ ادب سے سرفراز فرمایا ہے

وصلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلىٰ آلہ وأصحابہ وذرّیتہ۔ وہی صراطِ مستقیم

کی طرف لے جانے والا اور رہنمائی فرمانے والا ہے۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا ضروری ہے جس نے ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی اُمت سے بنایا۔ اسی طرح ہم اس کی بارگاہ میں سراپا التماس ہیں کہ ہمیں آپ کے دین

لہ الفتح: ۱۔ سہ النصار: ۱۱۳۔ سہ الاحزاب: ۵۶۔

اور طریقہ کار اور آپ کی سنت کے احیاء پر زندہ رکھے، آپ کے آداب سے ہم ادب سیکھیں اور آپ کے نقش قدم اور سیرت کو خضر راہ بنائیں۔ اللہ ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے۔ خواب میں یا حالت بیداری میں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو کوئی مشکل نہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری کامیابی وابستہ ہے۔ آپ ہی کی بدولت سعادت مند ہیں اور بہترین رسول کی بدولت ہم بہترین امت ہیں۔

حیاتِ طیبہ

یہ بات اہل محبت کو کیسے گوارا ہے کہ وہ زندہ رہے اور اس نور کی زیارت کی تمنا نہ کرے یہاں تک کہ اسے مکمل شادمانی حاصل ہو جائے اور وہ دنیا، برزخ اور محشر میں سعادتوں سے بہرہ مند ہو اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرید صادق بن جائے۔

یا عاشق المختار کیف تنام
والنوم مع بعد الحبیب حرام
ان كنت مشاقا فهم في حبه
تبدونك الخيرات والانعام
اے نبی مختار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عاشق تو کیسے سوئے گا۔ محبوب دور ہو تو نیندیں اڑ جاتی ہیں، حرام ہو جاتی ہیں۔

اگر تو ان کا مشاق ہے تو ان کی محبت میں گم رہ تجھ پر خیرات و انعامات کی بارش ہوگی۔ زندگی کیسے خوشگوار ہو سکتی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر نہ کرے، آپ کا مشاق نہ ہو جب آپ کا ذکر مبارک سوتے درود نہ پڑھے یہاں تک کہ اس کا سینہ کھل جائے، دل مطمئن اور باغ باغ ہو جائے، چہرہ کھل جائے، حالت مدھر جائے۔ ذرا وہ منظر دنگداز ایمان پڑ سانسے لائے کہ ایک بے جان تناسر کار عالی جناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ارونڈھال ہے تو ایک مسلمان کا کیا علم ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے

تمام مخلوقات سے افضل و برتر کیا ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ (ہم نے انسان کو عزت دی ہے، اور تم اچھی طرح جان لو۔۔۔ کہ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لمحہ اور لحظہ کے لیے بھی اس کائنات سے منقطع نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپ اس کا اصل ہیں اور ہر موجود سے افضل ہیں۔۔۔۔ ہر باپ اور بیٹے کے آقا ہیں، حوضِ کوثر کے مالک ہیں۔ روزِ محشر شفاعت فرمانے والے ہیں۔ اللہ کی مضبوط رستی ہیں، ہر موجود کے منقذ، شہود پر جلوہ گر ہونے کا سبب ہیں۔ کیونکہ آپ پہلے نور ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ آپ ہی سے کائنات ارضی و علوی کا وجود ہے۔۔۔ وہ اس کائنات سے کیسے علیحدہ اور اوجھل ہو سکتے ہیں۔ وہ تو تمام کائناتوں کے آقا ہیں۔ ان افراد میں سے ہر فرد کے آقا ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی استعداد اور حسنِ اعتقاد کے مطابق زیارت کرتا ہے اور وہ آپ سے وابستہ ہونے والوں کے عظیم مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے کہا۔۔۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مومنوں میں شمار نہیں کرتا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ یہ مرتبہ — یہ مقام اسے ملتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

زیارتِ مصطفیٰ علیہ الرحمة والنساء کے فائدے

مفاتیح المفاتیح میں مذکور ہے۔ فرماتے ہیں۔ جو خواب میں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے شاد کام ہوا اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میں آئے گی، جنت ملے گی، اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو (اگر وہ مسلمان ہوں گے) بخش دے گا۔ بارہ مرتبہ ختم قرآن کا ثواب ملے گا۔ سکرات الموت آسان ہوں گے، اللہ تعالیٰ عذابِ قبر ختم فرمادے گا۔ روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے امان دے گا۔ اپنے فضل و کرم اور عنایت و مہربانی سے دنیا و آخرت میں اس کی مرادیں بر لائے گا۔

ضروریات اور حوائج کو پورا فرمائے گا۔

بڑی آرزو

یہ بہت بڑی آرزو ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر عاشق اس کی تمنا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر اسرار کھول دیتا ہے اور وہ انوار و تجلیات میں نہا جاتا ہے۔ ان سمندروں میں تیرتا ہے۔ اور شب و روز عنایت الہی اس پر سایہ فگن رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ . . . اور وہ مالک و مختار ہے۔

فوائد جمع کرنے کا مقصد

اے شمعِ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروانے! میں نے اس کتاب میں آپ کے لیے وہ عظیم فوائد جمع کر دیے ہیں جن کے ذریعے آپ زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعزاز حاصل کر سکیں گے۔ یہ سوسے زیادہ ہیں۔ مختلف کتابوں سے حاصل کیے ہیں۔ بعض اُن صلحاء کی زبان سے اخذ کیے ہیں جن کو ہم اب صاحبِ فضل و کمال اور صاحبِ عرفان گردانتے ہیں اور جن پر اس دور میں اعتماد کیا جاتا ہے۔ کتاب کے صفحات اگرچہ کم ہیں لیکن اس میں ہے بہت کچھ۔ اس میں غور کریں۔ خیر اللہ تعالیٰ کی طرح تو آپ کو کوئی نہیں بتائے گا۔ ہمارا اعتماد و ایقان اس سمیع و بصیر پر ہے جس تک نگاہیں رسائی نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پاتا ہے۔ وہ لطیف ہے، خیر ہے۔

فوائد شروع کرنے سے قبل ہم آپ کے لیے صریح آیات اور صحیح احادیث کو بیان کرتے ہیں۔ اس نصیحت کو حزرِ جان بنائیں۔ آپ سے صرف دعا کی درخواست ہے اس

کے ذریعے میں اس روز کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤں گا جس روز مال نفع دے گا نہ اولاد۔
مگر وہی نفع میں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوگا اسے ہی
سیدھی راہ دکھائی جائے گی۔

نیک خوابِ بشرات ہیں

ابوسلمہ، عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں (عبادہ) نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ، کیا آپ نے اللہ تعالیٰ
کا یہ فرمان ملاحظہ فرمایا۔ لَهِمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ رَانَ كَ
لیے دنیوی زندگی اور آخرت میں نوید ہے، خوشخبری ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے مجھ
سے ایک ایسی چیز پوچھی ہے جو میری امت سے کسی نے نہیں پوچھی یا فرمایا تم سے پہلے
کسی نے نہیں پوچھی، یہ اچھے خواب ہیں جن کو آدمی دیکھتا ہے یا اسے دکھائی جاتے ہیں۔
حضرت ابو ذر سے مروی ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! ایک آدمی کام کرتا
ہے، لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، اور اس کی وجہ سے اس کی توصیف کرتے ہیں۔
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تَلَكْ عَابِلٌ بَشْرَى الْمَوْمِنِ (یہ مومن کو جلد
دنیا میں) ملنے والی نوید ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،
آپ نے فرمایا لَهِمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔ اچھے کام جن سے
مومن شاد کام ہوتا ہے۔ یہ نبوت کے پھیلا لیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں لَهِمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔

فرمایا، دنیا میں اس سے مراد روایا صالحہ ہیں جن کو بندہ دیکھتا ہے یا اسے دکھا دیے جاتے ہیں۔ اور آخرت میں (بشری سے مراد) جنت ہے۔ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عمدہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مژدہ ہیں، بشارت ہیں۔ اور یہ مبشرات ہیں۔ اسی طرح انہوں نے روایت کیا ہے۔ حضرت ام کریمہ الکعبیہ سے مروی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں نبوت ختم ہوگی۔۔۔۔ اور مبشرات باقی ہیں۔

تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۲۹ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی مگر مبشرات باقی ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا نیک اور اچھے خواب (روایا صالحہ)۔

حق بے نیارت مگر صلی اللہ علیہ وسلم کی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ بِي سَلَا۔ جس نے (خواب) میں مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

حضرت انس ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ بِي سَلَا۔ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا، بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ بِي سَلَا۔ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا،

سَلَا مَالِكُ، الْبُخَارِيُّ، أَحْمَدُ، بَخَارِيُّ، تَرْزِيُّ، سَلَا أَحْمَدُ، بَخَارِيُّ، مُسْلِمٌ، بَخَارِيُّ، مُسْلِمٌ۔

شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابو سعید الخدری سے مروی ہے فان الشیطن لا یتزیای بے

جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مظاہر حق کا مظہر ہیں۔ ہر وہ بات جو آپ سے سُنی جائے گی تو گویا وہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رآنی فانی انا هو فانہ لیس للشیطان ان یتمثل بیؓ

جس نے مجھے دیکھا تو میں ہی وہ ہوں۔ بیشک شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من رآنی فی المنام فقد رآنی۔ اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِی صُوْرَتِیْؓ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتخیل بی ورویا المؤمن جزء من ستۃ وأربعین جزءاً من النبوة۔

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، بیشک شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اور مؤمن کے خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔

شیطان کی عدم مماثلت کا بیان کسی طرح سے آیا ہے۔ فرمایا۔ ان الشیطان لا یتمثل بی لا یتکوننی، لا یتخیل بی صلی اللہ علیہ وآلہ و أصحابہ وسلم۔

آپ نے تمثیل و مماثلت کی ہر لغت اور ہر لفظ کو ذکر فرما دیا ہے۔ اب خواب میں

لہ احمد، بخاری، مسلم، الترمذی، ابی داؤد، ابن ماجہ۔

یابیداری میں شیطان کی آپ سے عدم مماثلت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔
 ابن الباقلائی کہتے ہیں۔ ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی زیارت صحیح ہے۔ یہ پریشانی خواب ہیں اور نہ شیطان کے تشبیہات۔
 کسی اور کا کہنا ہے۔ من راہ سے مراد ہے کہ اس نے حقیقت میں آپ کو پایا
 کوئی مانع اس سے نہیں روکتا اور نہ عقل حائل ہوتی ہے کہ اس کے ظاہر سے پھرنے پر
 مجبور کرے۔

انہوں (علماء) نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ممکن ہے۔ یا
 بیک وقت دو یا متعدد مقامات پر اور یہ چیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات میں دیکھنے
 والے کے عالم خیال میں مخلوط ہو جاتی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرنے ہیں۔ ادراک اس میں بخلاف ابصار کے شرط نہیں...
 اور نہ مسافت کا قریب، نہ مرنے کا زمین میں مدفون ہونا، نہ اس کا ظاہر ہونا شرط ہے۔ شرط
 تو صرف یہ ہے کہ آپ موجود ہیں اور آپ کے جسم اطہر کے کنار میں کوئی دلیل نہیں، بلکہ احادیث
 صحیحہ موجود ہیں جو دیگر انبیاء کے ساتھ آپ کی بقا کے بارے میں بتا رہی ہیں اور یہ بھی وارد
 ہے کہ وہ (انبیاء) اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کے نیک اعمال اسی طرح جاری
 ہیں جیسے ان کی زندگی میں تھے۔

زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت بیداری میں علماء کے اقوال

الشیخ احمد بن حجر الہیثمی المکی کے الفتاویٰ الحدیثیہ صفحہ ۲۲۵ میں مذکور ہے۔ آپ
 سے پوچھا گیا کیا حالت بیداری میں جناب نبی کریم علیہ افضل و اتم تسلیم کی زیارت ممکن ہے؟
 آپ نے فرمایا ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے اور دوسروں نے اسے جائز قرار دیا۔

ہے اور یہی حق ہے۔ اس کی ایسی چیز سے خبر دی گئی ہے جو صالحین سے متہم نہیں بلکہ حدیث بخاری سے دلیل دی گئی ہے۔ من رانی فی المنام فیرانی فی الیقظة۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا۔

یعنی اپنے سر کی آنکھوں سے۔ بعض نے کہا ہے کہ دل کی آنکھ سے دیکھے گا یہاں لفظ بیداری سے قیامت مراد لینا کسی طرح بھی مناسب نہیں اگر یہ مراد لیں تو پھر اب بیداری کی تفسیر کا کوئی فائدہ نہیں رہتا کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اُمت روز قیامت آپ کے دیدار سے بہرہ ور ہوگی۔ جس نے خواب میں دیکھا یا نہ دیکھا (قیامت کے دن سبھی دیدار سے مشرف یاب ہوں گے۔ اس سے مراد رویت بیداری کا عمومی وقوع ہے جس کا اس شخص سے وعدہ کیا گیا ہے جس نے خواب میں زیارت کی اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہو تاکہ آپ کا وعدہ پورا ہو۔ اور اس وعدہ کی خلاف ورزی نہ ہو اور یہ موت سے قبل جاں کنی کے وقت اکثر عام لوگوں کو ہوتی رہتی ہے۔ تو اس کی روح اس وقت تک جسم سے پرواز نہیں کرتی۔ جب تک وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وعدہ کی وفایں زیارت نہیں کر لیتا۔ جہاں تک ان کے علاوہ اوروں کی بات ہے تو ان کو یہ (زیارت) ان کی اہلیت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق و نسبت اور اتباع کے مطابق کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ ؟

علامہ السید محمد بن علوی المالکی نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ میں کیا خوب لکھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد من رانی فی المنام فیرانی فی الیقظة۔ علماء کا کہنا ہے کہ جو اس سے متفق ہے تو قطعی طور پر دنیا میں اُسے زیارت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی اگرچہ موت کے وقت ہو۔

رہا اس کا قول جو یقظہ (بیداری) کی تاویل آخرت سے کرتا ہے، تو اس کا علمائے جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آخرت میں تو ہر مومن جو خواب میں زیارت سے مشرف یاب ہو یا نہ ہو، زیارت کر لے گا جیسا کہ متعدد صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آخرت

میں کفار اور منافق بھی دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر و منزلت، رفعت اور شرف و اعزاز کو پہچانیں گے۔ یہ زیارت تو اہل کمال مومنوں کو ہوگی اور جن کی بصیرت صاف و شفاف ہے۔ جن کا وصف اللہ سبحانہ نے بیان فرمایا ہے ان کے دلوں اور معارف کی توصیف کی ہے۔ ارشاد ہے: كَمْشَكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ - الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُورٌ عَلَى نُورٍ۔

اس طاق کی مانند جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک فانوس میں رکھا ہوا ہے اور فانوس گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ اس کو مبارک زیتون کے درخت سے روشن کیا جاتا ہے۔ وہ (درخت) نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں۔ قریب ہے ایسے کاتیل اسے منور کر دے اگرچہ اسے آگ نہ بھی لگائی جائے۔ . . . نور علی نور۔

یہ قلبِ مومن کی تمثیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف سے منور فرمایا ہے۔

اس طرح کا دل جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوابِ بیداری

میں زیارت کا اہل ہے اور تمام غائب چیزوں کو بھی دیکھنے کا اہل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ہمیں اس کا اہل بنا دے اور ان راہوں پر چلائے بے شک وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، قبول فرمانے کے زیادہ لائق ہے۔ کتنا اچھا آقا و مولیٰ ہے اور کتنا عمدہ یا درود دگار۔ صلی اللہ علی البشیر النذیر۔ والسراج المنیر وعلی الہ وصحبہ والتابعین لہم الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔ اللہ کا درود ہو بشیر و نذیر اور سراج منیر پر، آپ کے آل و اصحاب اور قیامت تک ہونے والے پیروکاروں پر۔

خواب - علوم مکاشفہ کے دقائق سے ہیں

امام ابو حامد الغزالی رضی اللہ عنہ الاحیاء میں فرماتے ہیں۔ ہم جیسوں سے کوئی اور کمزور مشاہدہ ممکن ہے مگر یہ کہ وہ مشاہدہ نبویہ ہو اور میری اس سے مراد نیند اور خواب میں مشاہدہ ہے۔ اور یہ نبوت کے انوار سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رویار صالحہ نبوت کے چھیلے اجزا میں سے ایک جز ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسا انکشاف ہے جو دل سے (گناہوں اور آلودگیوں کے) پردے ہٹانے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے نیک سچے مومن کے خوابوں کے علاوہ یقین و اعتماد نہیں کیا جاتا۔ جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اس کے خواب قابل یقین نہیں ہیں جس کا فساد زیادہ اور گناہ کثرت سے ہوں گے اس کا دل تاریک ہو جائے گا وہ پریشان خواب ہی دیکھے گا۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سوتے وقت طہارت کا حکم فرمایا ہے تاکہ آدمی پاک ہو کر سوئے۔ اور اس میں باطنی طہارت کا بھی اشارہ ہے۔ اور یہی اصل ہے۔ ظاہری طہارت تو اس کے بمنزلہ تمہ اور تکملہ کے ہے اور اور جب باطن صاف ہو جائے گا تو دل کے آئینے میں وہ کچھ منکشف ہوگا جو مستقبل میں ہونا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خواب میں مرثوہ جانفزا دے دیا گیا کہ آپ فتح و نصرت کے علم لہراتے ہوئے مکہ میں داخل ہوں گے۔ دخول مکہ نیند میں منکشف ہوا یہاں تک ارشاد ربانی نازل ہوا لقد صدق اللہ رسولہ الرویاء اللہ نے اپنے رسول کے خواب کو سچا کر دکھایا ہے۔ انسان کے بہت کم خواب ایسے ہوتے ہیں جو مختلف امور پر دلالت کرتے ہیں تو وہ انہیں صحیح پاتا ہے۔ نیند میں غیب کی معرفت اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے اور آدمی کے لئے

نادر و عجیب ہے۔ یہ عالم ملکوت پر واضح ترین دلیل ہے اور مخلوق اس سے فاقل ہے جس طرح وہ تمام عجائبات قلب اور عجائبات عالم سے بے خبر ہے۔ اور حقیقت رویار (خواب) میں گفت گو، علوم مکاشفہ کی باریکیوں میں سے ہے۔ علم المعاملہ کے علاوہ اس کا ذکر ممکن نہیں ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی مختلف صورتیں

اے وفا شعار عقیدت کش!

جان لو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف یاب فرمایا ہے وہ آپ کی مختلف صورتوں میں زیارت کرتا ہے یہ دیکھنے والے کی استقامت، خوفِ الہی میں تبدیلی حال اور صحیح طور پر فرائض کی بجا آوری پر منحصر ہے۔ وہ کس قدر استقامت کا حامل ہے۔ وہ کس قدر خوفِ الہی اور خشیتِ ایزدی سے لرزاں و ترساں رہتا ہے۔ اپنے فرائض منصبی و واجبات کو کس حد تک انجام دیتا ہے۔ جب دیکھنے والے کا کردار اعلیٰ ہوگا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت بھی اس کے لیے حسین اور واضح ہوگی۔ کبھی وہ آپ کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے شمائل میں آپ کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جوہرِ حسن و جمال دیکھتا ہے آپ اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ آپ کے حسن و جمال، اوصاف و کمال، انوار و اسرار اور فیوضات کو خالق کائنات کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

الشیخ یوسف البہانی نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ وہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح صحابہ کرام آپ کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر تھے۔ آپ نے تین ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسے زیارت کی کہ آپ

تمام اوصاف کے پیکر، تمام کمالات کے مجسم نظر آواز ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا اس کو ضبطِ تحریر میں لاسکتا ہوں نہ زبان سے بیان کر سکتا ہوں۔ صد مبارک۔ مفاہیح المفایح میں ہے بعض اصحاب شمائل حمیدہ کو کما حقہ نہیں دیکھ پاتے۔ اس کا انحصار ان کی استقامت میں تبدیلی احوال پر ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شمائل آئینہ ہیں۔

ابو حامد الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو دیکھتا ہے بلکہ آپ کو مثال و صورت دیکھتا ہے۔ یہ مثال ایک ذریعہ ہے جو آپ کی ذات اقدس تک پہنچاتا ہے۔ یہ ذریعہ کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی خیالی۔ اور ذات پاک اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیالی مثال سے علاوہ ہے تو جو وہ صورت دیکھتا ہے وہ روح مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہے نہ آپ کی شخصیت بلکہ مثال ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ اے عاشق صادق! فوائد کی تکمیل کرتے ہوئے اس مناسبت کے پیش نظر ہم آپ کے لیے وہ نقل کرتے ہیں جو ہم نے مناوی کی کتاب فیض القدر میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے اور معین و مددگار ہے۔

حضرت انس سے مروی ہے، کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل۔ جس نے خواب میں میری زیارت کی تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اور عصام الشرح میں ذکر کرتے ہیں من رانی فی المنام یعنی حالت نیند میں عصام کہتے ہیں "نیند کے وقت محل نظر ہے، یعنی اس نے مجھے ان صفات کے ساتھ دیکھا جن سے میں متصف ہوں۔ اس طرح ان کے علاوہ بھی جس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔ اس نے دیکھا تو خوشخبری ہو اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا یعنی میری حقیقت کو اسی طرح دیکھا جیسی ہے۔ (یہاں) شرط اور جزا ایک نہیں ہے اور وہ

جزا) اخبار کے معنی میں ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا تو اسے بتا دو، خیر سے دو کہ اسکی رویت حق ہے۔ یہ پریشان خواب ہیں اور نہ شیطانی خیالات۔ پھر اس کے بعد وہ ذکر کیا جو معنی کی تکمیل اور حکم کی تعمیل ہے۔ فرمایا فان الشیطن لا یتمثل لی۔ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ مسلم کی روایت میں ہے۔ فان الشیطن لا یتنبی لہ ان یتشبه لی۔ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔ لا یتنبی ان یتمثل فی صورتی۔ میری صورت کی مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ مسلم کے علاوہ ایک دوسری روایت میں لایتکونی کے الفاظ ہیں اور یہ اس لیے جس طرح بیداری میں آپ کی صورت اختیار کرنا محال ہے۔ اگر ایسا ہوتا حق باطل کے مشابہ ہو گیا، اسی سے یہ اخذ کیا جائے گا کہ تمام انبیاء اسی طرح ہیں۔

حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ آپ کی زیارات صحیح ہیں۔ اگرچہ آپ کی معروف صفات کے علاوہ ہوں۔ اس سے امام نووی نے ترمذی کے حکم کی تقید پر اضافہ کرتے ہوئے اور قاضی عیاض وغیرہ نے اس بات کی تصریح کی ہے جیسا کہ وہ آپ کو اپنی زندگی میں معروف صورت میں دیکھے گا بعض محققین نے بھی اسی کا اتباع کیا ہے۔ پھر کہتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ آپ کی معروف صورت کے علاوہ کیسے دیکھا جاسکتا ہے اور دو آدمی دو مختلف مقامات پر ایک ہی حالت میں دیکھتے ہیں جسم ایک ہے صرف ایک ہی جگہ ہو سکتا ہے؛ جو اباً گذارش ہے کہ تبدیلی تغیر آپ کی صفات میں ہے نہ کہ ذات میں آپ کی ذات جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہوتی ہے اور آپ کی صفات ذہنوں میں آتی رہتی ہیں۔ اور ادراک ابصار کے تحقق و ثبوت کے لیے شرط ہے، نہ مسافت کا قریب ہونا، نہ یہ کہ متخیل (جس کا خیال یا صورت سامنے آرہی ہے) وہ زمین پر ظاہری طور پر دنیوی زندگی گزار رہا ہے، بشرط صرف یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود ہیں۔

دیدار عام ہے

اہل جہاں کے لیے

علماء کہتے ہیں کہ ایک ہی رات میں تمام اہل زمین کے لیے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ممکن ہے۔ یہ اس طرح کہ تمام موجودات آئینے ہیں اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثال آفتاب جب آفتاب تمام آئینوں پر چمکتا ہے تو ہر آئینے پر بڑے اور چھوٹے مصغی اور مگذر، لطیف و کثیف جیسے بلور یا دھات یا ٹین کے مطابق آفتاب کی صورت دکھائی دیتی ہے۔ اس طرح مختلف اشکال تکون، مربع، گول اور مختلف رنگوں میں آفتاب کی صورت نظر آتی ہے۔ بہرہ شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ورتتا ہے تو وہ اپنی ذاتی صفت اور دل کے آئینے کے مطابق زیارت کرتا ہے۔ اگر وہ صفت کمال سے زیارت کرتا ہے تو کمال زیارت سے مستفید ہونے والوں میں ہوگا۔ اگر وہ کسی کمی کے ساتھ ہے تو وہ کمی دیکھنے والے کی ہے۔

اس ماہ مبارک میں یہاں مدینہ منورہ میں اس ذات اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والبتگان میں سے ایک شخص نے سیرت پر بعنوان ”السیرة العطرة من رحاب المدينة المنورة“ تالیف کی۔ وہ کتاب کی تالیف کے دوران خواب میں جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ یہ زیارت ایسی حالت میں تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرور تھے، خوش تھے۔ اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انوار میں دیکھا لیکن یہ وہ انوار نہیں تھے جو اس سے قبل آپ کی ذات اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیکھ چکا تھا۔ وہ حیران تھا اور خلیجان کی کیفیت میں تھا کہ کیا یہی رسول اللہ صلی اللہ

لہ الذخائر المحتمدہ ۱۱۵

علیہ وسلم ہیں یا نہیں۔ ابھی اس کا یہ خلجان ختم بھی نہ ہو پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے آواز دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے فلاں شخص! انا رسول اللہ۔ میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس نور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وابستگان کو مبارک — صد مبارک، مرجا — صدر حبا — جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ آفتاب ان پر اپنی رو پہلی کرنے میں بکھیرتا ہے۔ تو وہ اُسے آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں اور اس کا ادراک بھی کرتے ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انوار کا آفتاب ہے۔ جب بھی ان سے آنکھیں مستنیر ہوتی ہیں تو ان کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔ شادمانی اور مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔ یہ نور ان کے لیے آئینہ دل محلی و مصفا ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ فرائض کی ادائیگی کے بعد حسن کردار اور اعلیٰ اخلاق اور ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، زیارت کے آرزو مند پران کی بجا آوری اور پابندی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامل آداب بجالانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے وہاں دیکھے جہاں وہ دیکھنا پسند کرتا ہے، جہاں دیکھ کر وہ راضی ہوتا ہے، اور ہر اس مقام سے دُور رہے جہاں اللہ تعالیٰ راضی ہے نہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — تو پھر وہ ہمیشہ ربِّ ذوالجلال کی معیت میں ہوگا۔ جو اللہ کا ہوگا۔ اللہ اس کا ہوگا۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُونَ، اُولٰٓئِكَ هُمُ حِزْبُ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

بے شک اللہ اہل تقویٰ اور نیکیوں کے ساتھ ہے۔ یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ خبردار! (جان لو) کہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب و کامران ہے۔ اس جلیے سے ہی نیکی میں مسابقت اور مقابلہ کرنا چاہیے اور ان جیسا ہی عمل اور کردار ادا کرنا چاہیے۔

قُلِ اعْمَلُوا فَاَسِيرَىٰ اِلَيْهِ عَمَّا كُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ

وَسْتَرْدُّوْنَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ (التوبہ: ۱۰۵)

وَصَلَّىٰ اللَّهُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

آپ فرمادیتے تھے۔ تم عمل کرو، اللہ، اس کا رسول اور اہل ایمان تمہارے
اعمال کو دیکھ رہے ہیں اور تم جلد ہی غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف
لوٹا دیے جاؤ گے۔ تو پھر وہ بتلائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

اس ضمن میں اپنے بچپن کا واقعہ ذکر کرتا ہوں۔ میرے والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے
لوگوں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کوثر پر اپنے دست اقدس سے کیسے
تمام لوگوں کو جامِ طہور پلائیں گے حالانکہ آپ تنہا ہوں گے۔ والد محترم نے فرمایا۔ آفتاب
کی مانند۔ جو تمام کائناتوں پر طلوع کرتا ہے۔ وہ اس جواب سے بہت خوش ہوئے۔
— اور شاداں و فرجاں واپس لوٹے۔

نواب کی تین قسمیں

اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی! خواب کی تین صورتیں ہیں۔
سہانے، خوش کن اور عمدہ خواب۔ یہ عنایت الہی ہے اور فضل بڑا ہے۔ دوسرے
سراپاغم و الم اور پریشان کن، یہ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ تیسرے جو آدمی کے
خیالات کی تصویر ہوتے ہیں۔

پہلی قسم، وہ خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں یہ نوید افزا ہوتے ہیں۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوشخبریاں دیتا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں
پر بڑا مہربان ہے۔

دوسری قسم: یہ پریشان کن خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں کیونکہ شیطان انسان کا

دشمن ہے یہاں تک کہ خواب میں بھی عداوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

تیسری قسم: وہ خواب جو آدمی کی دلی کیفیت پر مبنی ہوتے ہیں۔

معلم کبیر، بشیر و نذیر، سراج منیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہیں جو شخبری سے نوازتے ہوئے ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں۔ خواب تین طرح کے ہیں۔

فالرویا صالحہ۔ بشری من اللہ۔ ورویا تحزین وہی من الشیطان
و رویا یحدث المرء نفسه۔ فان رأى أحدکم ما یکره فلیقم۔ ولیصل
ولایحدث بها الناس۔ وقال أحب القید وأکره الغل۔

اچھے خواب، اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہیں۔ اور پریشان کن اور باعث حزن و
طال شیطان کی طرف سے۔ اور کچھ خواب آدمی کے قلبی خیالات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر تم میں
سے کوئی ناپسندیدہ اور بُرے خواب دیکھے، تو وہ اٹھے اور نماز پڑھے۔ یہ خواب لوگوں سے
بیان نہ کرے۔ اور فرمایا میں قید (دین پر ثابت قدمی) کو پسند اور فریب کاری کو ناپسند کرتا ہوں۔
(مصنف کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ یہ الفاظ (احب القید واکره الغل) حدیث میں ہیں یا
ابن سیرین کے ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور روایت ہے۔ اس میں ہے۔

قال أبو هريرة: فيعجبني القيد وأكره الغل۔

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ مجھے قید (دین میں ثابت قدم رہنا)
اچھا لگتا ہے اور فریب کاری انتہائی قابل نفرت۔

خوابوں کے آداب

خوابوں کے بھی آداب ہیں۔ زیارت کے آرزو مند کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئیں۔

۱۔ مسلم حدیث نمبر ۲۲۶۲ ۲۔ بخاری، مسلم، ترمذی، جامع الفوائد ص ۱۲۴۔

یہ بندے اور اس کے رب کے درمیان راز ہے۔ خواب اللہ تعالیٰ کے انعام ہیں اور ان سے اپنے بندوں سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ اس لیے بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدق و اخلاص کا پیکر ہو۔

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قرب الزمان لم تکن رؤیا المسلم تکذب ... وأصدقکم رؤیا أصدقکم حدیثاً ... ورؤیا المسلم جزء من ستة وأربعین جزءاً من النبوة وقال صلی اللہ علیہ وسلم أصدق الرویا بالأسحار ...

عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تحلم بجلو لم یرہ کف أن یعقد بین شعیرتین - ولن یفعل - ومن استمع إلى حدیث قوم وهم له کارهون - صب فی أذنیہ الا تک یوم القیامة ومن صور صورة عذب وکلف ان ینفخ فیہ الروح ولیس ینافخ - ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا تم میں سے جس کا جتنا خواب سچا ہوگا اتنی ہی اس کی بات سچی ہوگی۔ مسلمان کا خواب نبوت کے چھالیسویں اجزاء میں سے ایک جز (حصہ) ہے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سچے ترین خواب سحری کے وقت آتے ہیں۔ ترمذی ابن عباس کی روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں تو اس کو جو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ایسا نہ کر پائے گا۔ اور جس نے لوگوں کی بات سُننے کی کوشش کی اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں بیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر

۱۰ بخاری: حدیث ۶۶۱۴ ۱۰ ترمذی: حدیث ۲۲۷۵ ۱۰ بخاری: حدیث ۶۶۳۵

بنائی اسکو عذاب یا جائے گا۔ اور اسے اس میں رُوح ڈالنے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ رُوح
زُوال سکے گا۔

عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من افرى
الفرى ان يرى الرجل عينيه مالم تريا ...

حضرت ابن عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
سب سے جھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انھوں نے دیکھا نہیں۔
(جھوٹے خواب)

خوابوں کا ادب — اس حدیث پر عمل

عن ابى قتاده رفعه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الرؤيا
الصالحة من الله - والحلم من الشيطان - فاذا حلوا أحدكم الحلوى كرهه
فليصق عن يساره - وليستعد بالله منه فلن يضره -

حضرت ابو قتادہ بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے مرفوعاً روایت
کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رویا صالحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ہیں۔ اور جھوٹے خواب (خیال) شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ
اور کراہت آمیز خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تھوک دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پناہ
مانگے۔ تو وہ اس کے لیے ہرگز ضرر رساں نہ ہوگا۔

ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا۔ ابو سلمہ لا یری الرویاء ہی اثنقل
علی من الجبل۔ میں ایسے خواب دیکھتا ہوں جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ گراں ہیں۔
جب سے میں نے یہ حدیث سنی تو میں ان خوابوں کی پرواہ نہیں کرتا۔
حضرت جابر بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

إذا رأى أحدكم الرؤيا يكرهها فليصق عن يساره ثلاثاً
وليستعذ بالله من الشيطان الرجيم ثلاثاً. ولتحول عن جنب
الذي كان عليه. (مسلم، ابوداؤد)

جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک
دے اور تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور وہ پہلو بدل لے جس پر پہلے سویا ہوا
تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رؤيا المؤمن جزء من أربعين جزءا من النبوة. وهي على رجل
طائر فإلم يتحدث بها. فإذا تحدث بها سقطت واحسبه قال ولا
تحدث بها إلا لبيبا أو جيبا.

مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔ یہ ایسے بے جیسے آدمی کے سر پر پڑ
ہو۔ اگر بیان کر دیا تو اڑ جائے گا۔ (زاوی کہتے ہیں)۔ میرا خیال
ہے۔ آپ نے فرمایا انہیں صرف اپنے گہرے دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرو۔
حضرت ابن عمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

الرويا الصالحة جزء من سبعين جزءا من النبوة.

رویا صالحہ نبوت کا سترھواں حصہ ہے۔

اس حدیث سے یہ مفہوم لیا جائے گا کہ جب ہم ایسی خواب دیکھیں جسے ناپسند کرتے
ہیں تو ہمیں اپنے بائیں جانب تھوکنا چاہیے اور شیطان رجیم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے
وغیرہ ذلک جیسا کہ اس حدیث میں تصریح فرمادی گئی ہے۔

اور اس طرح ہم عزیز دوست کے علاوہ کسی سے رویا صالحہ بھی بیان نہیں کریں گے

اس سے قبل میں نے ایک بزرگ سے سنا۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ تین اشخاص کے علاوہ

کسی سے اپنے خواب بیان نہ کریں۔ اپنے شیخ۔ باپ۔ اور اللہ کی محبت میں اپنے

بھائی سے (دینی بھائی)۔

جب ہم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے جیسا کہ پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ خباثت آمیز خواب شیطان خبیث کی طرف سے ہوتا ہے۔

لیجئے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں ایک اعرابی نے جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اسے جوڑ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور فرمایا لا تخبر بتلعب الشيطان بك في المنام۔ خواب میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کو آگے مت بتا۔

داری نے بعض صحابہ سے روایت بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اللبن الفطرة والسفينه نجاة۔ والحمل حزن۔ والخضرة الجنة
والمرأة خسر۔

دودھ فطرت ہے، کشتی نجات، بوجھ اٹھانا پریشانی ہے، شادابی بخت اور عورت
بجلائی۔

حضرت سمرہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ سے
فرمایا کرتے تھے۔

هل رأى أحد منكم من رؤيا فليقص عليه ما شاء الله أن يقص۔
تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو جو اللہ چاہے اسے بیان کر دو۔

”نہ ہو دل گرفتہ“

رحمت عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی اور محب کے لیے ضروری ہے

کہ جب وہ پڑھ لے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کر دیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ورنہ ہو سکے تو پریشان نہ ہو جائے۔ یہ ایسے احوال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ مجبہ ہی بہتر جانتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو اپنے ہر بندہ کے لیے خیر اور بھلائی چاہتا ہے۔ اس کے لیے یہ شرف اور اعزاز اور فضل ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے۔ تلاوتِ قرآن، استغفار اور جناب نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب وہ قرآن پاک پڑھتا ہے تو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔۔۔ اَلْحَمْدُ لِحُرُوفِہِیْنَ۔ ان کی تیس نیکیاں۔ تو آپ کا اس کے بارے کیا خیال ہے جو چودہ مرتبہ سورہ منزل، ہزار مرتبہ سورہ کوثر یا احلاص یا قدر یا لالیف قریش پڑھے گا۔ یہ تمام انہی فوائد میں سے ہیں جن کے ذریعے آپ زیارتِ مصطفیٰ علیہ اطیب التعمیر والنثار سے شاد کام ہوں گے۔ جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرتبہ ہدیہ درود پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا تو کائناتوں کا پروردگار ہر درود کے بدلے اس پر دس رحمتیں فرمائے گا۔ کتنے عظیم ہیں عطیات اور کتنے عمدہ ہیں وہ سانس۔ اگر وہ استغفار پڑھتا ہے۔ استغفار کے بہت فوائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کافی ہے۔ اِسْتَغْفِرُ وَاٰرِبَکُمْ اِنَّہٗ كَانَ عَفَّارًا یُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا وِیُؤَدِّکُمْ بِاَمْوَالِ وِبنَیْنِ یَجْعَلُ لَکُمْ جَنَاتٍ وِیَجْعَلُ لَکُمْ اَنْهَارًا۔ تم اپنے رب سے بخشش کے طلب گار رہا کرو، بے شک وہ بخشنے والا ہے۔ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ مال اور اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ تمہارے لیے باغات اور نہریں بنا دے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِسْتَغْفِرُ وَاللّٰہُ فَاِنِیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

فِ الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً - تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بے شک
 میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور بھی فوائد ہیں
 اے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیعائی! تیرا دل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
 وابستہ ہے۔ آپ کی یادوں میں بسا رہنا چاہیے۔ اگر آغاز میں زیارت نہ ہو تو بعد میں
 ہو جائے گی۔ ارشادِ ربانی میں غور کریں۔

” قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ . إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا .“

فرمادیجئے! اے میرے بندو جو اپنے آپ پر (گناہوں سے) زیادتی کر بیٹھو
 تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔ منہج سلیم اور
 صراطِ مستقیم پر کار بند رہنا چاہیے۔ کبھی سستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ جب
 بھی آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں گے آپ کا دل تابندہ اور ضمیر مطمئن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ
 آپ کی بصارت اور بصیرت کو منور فرمادے گا۔ میں نے آپ کے لیے ہر اس چیز کی
 وضاحت کر دی ہے جس کے ذریعے ربِ ذوالجلال سے اجر و ثواب حاصل کر پائیں گے۔
 جو کسی امیدوار کی امید کو ناکام نہیں لوٹاتا اور نہ کسی کے عمل کو رائیگاں کرتا ہے۔
 تمہیں صبر و ثبات اور پوری کوشش کے ساتھ نیک اعمال پر کار بند رہنا چاہیے۔ اور
 اللہ تعالیٰ کے دروازے پر کھڑے رہنا چاہیے۔ اور ممکن ہے امید بر آئے۔
 مفاتیح المفاتیح کے مصنف کہتے ہیں اور ان کی یہ عبارت ہے۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت
 سے بہرہ ور نہ ہو سکیں تو پریشان نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ کرم نوازی اور بندہ پوری کیا کم ہے

اس نے تمہیں اپنے ذکر، اپنی کتاب کی تلاوت اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود بھیجنے کی توفیق ارزانی فرمائی ہے۔ یہی شوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے ہمکنار کرتا ہے۔ کہ آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کے اسبابِ عمل سے وابستہ رہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اعلیٰ مقام و مرتبہ کا حامل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہیں ہوتا، اور اس سے کم زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے۔ وہ حبیبِ توکریم ہیں اپنے شیرانیوں اور چاہنے والوں پر دیدار کو نہیں روکتے لیکن کبھی کبھی محب ایسا ہوتا ہے جو زیارت کے وقت اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس کے اعضاء ڈھال ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ثبات چاہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے معاشرے، اہل اور مسلمانوں میں پیغام پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اعضاء کی جسمانی تاب، ثباتِ قدمی اور جذبِ قلوب کے ساتھ جمع فرمائے۔

یہ بھی وارد ہے کہ سعید بن مسیب ایام الحرة میں، جب مسجد نبوی میں محبوس تھے وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر صرف اذان سے پتا چلتا تھا جسے حجرہ نبوی کے دروازے سے سنتے تھے۔ یہ قرین بعید نہیں کہ یہ ابلیار اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا خاصا ہے۔ علماء کی بات اختتام کو پہنچی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آمین

امام نووی کا فتویٰ

امام نووی کے فتاویٰ کی کتاب، ترتیب الشیخ علاء الدین عطار، تحقیق و تعلق الشیخ محمد الحجار ص ۱۲ میں ہے کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت، نیکوں کے

ساتھ مخصوص یا ان کو اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی ہو سکتی ہے ؟
جواب : ان کو اور ان کے علاوہ اوروں کو بھی ہو سکتی ہے ۔

صاحب تعلق و تحقیق کہتے ہیں ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت انتہائی فرحتِ مسرت کا باعث اور عظیم ترین سعاد
ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے نواز دیتا ہے ۔ یہ ہر مومن
صالح ہو یا غیر صالح کے لیے واضح حق ہے ۔ دلوں کی معاون ، ان کی صفائی اور استعداد
کے مختلف ہونے پر مختلف ہوتی ہے ۔

ابن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ۔

شیطان بالکل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت اختیار نہیں کر سکتا ۔ جس نے
آپ کو حسین صورت میں دیکھا تو یہ حسن دیکھنے والے کے ذہن میں ہے ۔ اگرچہ اس کے
جسم کے کسی حصے ، اعضاء میں کوئی چیز یا نقص ہی ہو ۔ فرماتے ہیں ۔ یہ حق ہے ۔ اس
کو آزما یا گیا ہے اور اسی طرح پایا گیا ہے ۔ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت میں
بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔ حتیٰ کہ دیکھنے والا ظاہر کرتا ہے کہ آیا اس کے ہاں کوئی رکاوٹ
ہے یا نہیں ۔

بہ بند ۔ ایک عظیم نعمت

میں ان عظیم نعمتوں کو بیان کرتا ہوں جن کا اکثر لوگ ذکر نہیں کرتے ، نہ وہ اس
کی کچھ پرواہ کرتے ہیں ۔ بہ بند ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی مخلوق کے لیے رحمت
ہے ۔ بہ بند کے ذریعے ہر انسان نعمت ، تھکاوٹ ، مشقت و تکالیف سے آرام پاتا ہے
مسافر بہ بند کے ساتھ سفر کی مشقت سے آرام پاتا ہے ۔ بیمار جب سوتا ہے تو آرام میں ہوتا
ہے ۔ بچہ جب سو جائے تو ماں سکون میں ہوتی ہے ۔ زندگی کے مصائب و تکالیف سے

تمام لوگ آرام و سکون پاتے ہیں جب انسان تھک کر درما تڑھ ہو جاتا ہے۔ نیند سے سکون حاصل کرتا ہے اور مکمل راحت محسوس کرتا ہے۔ کوئی بھی مخلوق ہو انسان یا حیوان ایسی نہیں کہ سوتی نہ ہو بلکہ راتوں کو اگر دیر تک بیدار رہے تو دن کو گرانی اور تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو سُستی طاری ہوتی ہے۔ اپنے کام کی طرف یا سکول جاتا ہے یا ندرت سفر باندھتا ہے تو اس کی حالت بُری ہوتی ہے۔ کبھی انسان مسلسل کثرت سے بیدار رہتا ہے تو یہ اسے ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔۔۔ یہاں عقلمند اور محتاط اچھے طریقے سے سمجھ لیتا ہے کہ ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے رات کو لباس، نیند کو باعثِ راحت اور دن کو کام کاج کے لیے بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ فرقان میں فرماتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ لِيَأْسَ وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَ
جَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝

اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہی وہ ذات ہے جس نے تمہارے رات کو لباس بنایا جو وجود (کائنات) کو ڈھانپ دے اور اس پر چھا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَىٰ۔ اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔۔۔ وَالنَّوْمَ سُبَاتًا۔
نیند کو باعثِ آرام۔ جسم و بدن کی راحت کے لیے حرکت کو ختم کرنے والی بنایا۔ کیونکہ انسانی اعضاء و جوارح کثرتِ کار اور محنت سے تھک جاتے ہیں جب رات آجاتی ہے اور سکون ہو جاتا ہے تو اعضاء و جوارح پُر سکون ہو جاتے ہیں۔ آرام پاتے ہیں۔
تو ایسی نیند ملی جس میں جسم و بدن دونوں کو راحت و سکون میسر آتا ہے۔ وجعل
النهار نشورا۔ دن کو پھیل جانے کے لیے بنایا، لوگ دن میں اپنے رزق کمانی اور

ذرائع و اسباب کے لیے پھیل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔
 میں کہتا ہوں۔ کیا اعضا و جوارح کا سکون اور بدن کا راحت پانا، دلوں کا
 اطمینان، نفسوں کی خوشی، سینوں کا انشراح رُوحوں کی مسرت، جسموں کا پرسکون ہونا۔ یہ
 اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں ہے؟ اس سے انسان راحت پاتا ہے۔ اس سے تھکاؤ
 اور در ماندگی کا مداوا کرتا ہے، جو اسے طلبِ معاش میں مشقت اٹھاتے ہوئے سامنا کرنا
 پڑتا ہے۔ طلبِ علم میں اور اپنی مرضی اور پسند کی ہر چیز کی طلب و تلاش اور جستجو میں
 برداشت کرنا پڑتا ہے۔

تمام تر تعزیریں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔
 وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا۔ ہم نے رات کو پرسکون بنایا۔ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ
 مَعَاشًا۔ اور دن کو ذریعہ معاش بنایا۔ یعنی چمکدار، روشن تاکہ لوگ اس میں اپنی معاش
 رزق حلال، آمال، تجارت اور دیگر امور انجام دے سکیں۔ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا۔ نیند
 کو باعثِ آرام بنایا۔ یعنی کثرتِ کار، جدوجہد اور محنتِ شاقہ سے تھک کر چور ہونے
 کے بعد راحت و آرام کے لیے حرکت کو ختم کر دینے والی بنایا۔

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا
 مُنِيرًا۔ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْزِلَ
 أَوْ أَرَادَ شُكُورًا۔ لہ

برکت والی ہے وہ ذات جس نے آسمان میں بُرج بنائے۔ اور اس میں آفتاب
 اور روشن کرنے والا چاند بنایا۔ وہی ہے وہ ذات جس نے شب و روز کو ایک دوسرے
 کے پیچھے آنے والا بنایا۔ اس کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے یا شکر بجالانے
 کا آرزو مند ہے۔

تفسیر ابن کبیر میں ہے۔ وہی وہ ذات ہے جس نے دن اور رات کو پیچھے آنے والا بنایا۔ یعنی دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے بعد آتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے پیچھے آتے ہیں جدا نہیں ہوتے، ان میں وقفہ نہیں ہے۔ جب یہ رات ختم ہوتی ہے تو دن آجاتا ہے۔ اور

جب دن ختم ہوتا ہے تو رات چھا جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبِينَ. (الآیۃ) ۱۷

(اور تمہارے لیے شمس و قمر مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں۔)

يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا (الآیۃ) ۱۸

(رات اور دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے

چلا آتا ہے۔)

اور فرمایا لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ ۗ (الآیۃ)

(نہیں ہے آفتاب کہ وہ چاند کو پکڑ لے۔)

ارشاد ربانی، لَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْكُرْ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۗ یعنی ہم نے

شب و روز کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا اپنے بندوں کی عبادت کے اوقات

مقرر کرنے کے لیے بنایا ہے جس کار رات میں کوئی کام رہ جائے وہ دن میں انجام دے

لے جس کا دن میں رہ جائے وہ رات کو انجام دے لے۔

صحیح حدیث میں آتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مِسِيءُ النَّهَارِ

وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مِسِيءُ اللَّيْلِ ۗ

بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا دست قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کے خطا کار

لہ ابراہیم ۳۳ ۱۷ الاعراف ۵۴ ۱۷ یس ۲۰ - ۱۷ الفرقان ۶۲ ۱۷ یس ۲۰ ۱۷ حدیث

کی توبہ قبول کرے۔ اور دن کو اپنا دستِ قدرت دراز فرماتا ہے تاکہ رات میں گنہ کے مرتکب کی توبہ قبول کرے۔

حضرت ابن عباس اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

جس کی رات میں کوئی چیز رو جائے وہ دن میں انجام دے۔ تو گویا اس نے رات ہی کو وہ انجام دیا۔

مجاہد اور قتادہ خلفہ کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔ مُخْتَلَفَيْنِ (دونوں مختلف) یعنی یہ (رات) اپنی تاریکی کے ساتھ اور یہ (دن) اپنی روشنی کے ساتھ مختلف ہیں۔

حکمتِ ربّانی۔ اور پروردگار نہ نصیحت

یہ حکمتِ ربّانی ہے۔ کہ اس نے دن کو ذریعہ معاش، رات کو باعثِ آرام اور نیند کو باعثِ سکون بنایا یعنی جسم اور بدن کی تسکین و آرام کے لیے ان کی مصروفیت کو ختم کرنے والی۔

ہم اس دور میں بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو رات کو بیدار رہتے ہیں بہت کم سوتے ہیں۔ یا تو فانی دنیا کی طلب میں بیدار رہتے ہیں جس کی اوقات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پرگاہ کی حیثیت نہیں رکھتی یا کسی اور مقصد کے لیے۔ نہ دنیا کے لیے اور نہ آخرت کے لیے۔ بلکہ فضول گفتگو کے لیے بیٹھتے ہیں۔ ٹیلیوژن یا ان جیسی چیزوں کے لیے۔ یہ وقت تو اللہ تعالیٰ نے نیند کے لیے بنایا ہے تاکہ بدن راحت پائیں اور روح تسکین حاصل کرے، تاکہ آدمی تازہ دم ہو کر اپنے دینی و دنیوی امور انجام دے سکے۔ کبھی کبھی چیزیں اس سے رہ جاتی ہیں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہیں۔ ان میں سے نماز فجر ہے۔ نماز فجر میں جو نور و برکت ہے وہی کافی ہے۔ فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں جیسا کہ ہمارے آقا و ہولی اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ (نیکی کرنے کی توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے) یہ کوتاہی (یعنی نماز فجر کا رہ جانا) نوجوان سے بھی ہو جاتی ہے اور بوڑھے سے بھی، بیٹے سے بھی اور باپ سے بھی۔ بیٹی سے بھی اور ماں سے بھی۔ گویا گھر کا (راعی) پائبان و نگہبان اس حدیث سے غافل ہے۔ کُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔ تم میں سے ہر ایک راعی (نگہبان) ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اور آیت مبارکہ ہے۔ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور پھر اس پر ثابت قدم رہیے۔ اب ہم اپنے مقصد کی طرف جاتے ہیں۔ اصل مقصد! بعد ازاں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیند کی نعمت سے نوازا ہے۔ نعمت صرف یہاں تک موقوف نہیں ہے کہ ہم نیند میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عظیم نوابوں سے نوازتا ہے۔ اور یہ اعزاز اسے ملتا ہے جو اس کے لیے جدوجہد اور سعی کرتا ہے۔ وضو کر کے سوتا ہے۔ اور بستر پر آنے سے ظاہری طہارت سے قبل باطنی طہارت کا اہتمام کرتا ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ اسے کیا کیا سرفرازیاں ملیں گی۔ نیند موت کی بہن ہے۔ یہ چھوٹی وفات ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ اقدس کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ وہ کائنات میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو فرشتے بھیج کر بڑی وفات دیتا ہے جو بدن سے ان (روحوں) کو قبض کرتے ہیں۔ اور سوتے وقت چھوٹی وفات دیتا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے۔

هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ

وہ وہی ہے جو رات کو تمہاری وحیں قبض کرتا ہے اور جانتا ہے جو دن میں کرو گے۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّقَهُ رُسُلُنَا وَهُمْ

لَا يُفَرِّطُونَ ۗ

حتیٰ کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسے وفات

سے دوچار کرتے ہیں اور وہ افراط و زیادتی سے کام نہیں لیتے۔

تو دو وفاتوں — چھوٹی کا اور بڑی کا — ذکر فرمایا — اور اس آیت مبارکہ

میں بڑی کا پھر چھوٹی کا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ نَحْيَيْنَ مَوْتَهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا

فِيْمِئِكَ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ

اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو نہ مری انہیں ان کے

سوتے میں۔ پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری ایک مقرر مہینا

تک چھوڑ دیتا ہے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ (نفوس) مدارِ اعلیٰ میں جمع ہوتے ہیں

جیسا کہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں۔ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بستر پر جائے تو اسے چادر سے

جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا مخلوق ہے۔ پھر کہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ

جَدْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَهَا فَاَرْحَمْنَاهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاَحْفَظْهَا كَمَا

لہ انعام: ۶۰-۶۲ ۗ الزمر: ۴۲

تَحْفَظْ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحِينَ ۛ

اے پروردگار! تیرے مقدس نام کی برکت سے اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیری مدد سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو اس (جان کو) پکڑ لے، روک لے تو اس پر رحم فرما، اگر تو اسے بھیج دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بعض سلف کا کہنا ہے۔ مردوں کی رُو حیں جب مرجلتے ہیں تو قبض کی جاتی ہیں، اور زندوں کی جب وہ سو جاتے ہیں۔ وہ جان لیتی ہیں جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جس پر موت طاری ہو چکی ہوتی ہے اسے لے لیتا ہے... اور وہ دوسری (موت) ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دی جاتی ہے۔

سدی کہتے ہیں۔ باقی ماندہ اجل تک۔

ابن عباس کہتے ہیں مردوں کی رُو حیں پکڑ لیتا ہے اور زندوں کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ غلط نہیں ہے۔ یقیناً اس میں اہل فکر کے لیے نشانیاں ہیں۔ — مختصر تفسیر ابن کثیر

نیند کے بعد دوسری نعمت

اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب و شیدائی! جب تو تے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام کے لیے، دن کو معاش اور روزی کے لیے اور نیند کو راحت و سکون کے لیے بنایا ہے۔ آپ نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں کہ وہ ایک اور عظیم نعمت سے نوازتا ہے اور وہ ہے خوابوں کی نعمت۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ارواح ملا راعلیٰ میں جمع ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تم پر خوابوں کا احسان فرماتا ہے جس سے دل خوش ہو جاتا ہے۔ سیدہ کھل جاتا ہے اور دل اطمینان پا جاتا ہے۔ یہ ان

لہ بخاری: حدیث نمبر ۵۹۶۱ د مسلم: حدیث نمبر ۲۷۱۲

خوابوں کے لیے تیار ہوں یا نہ ہوں — کریم تو کریم ہے جس پر چاہتا ہے جو دعو عطا
 کی بارش کر دیتا ہے — اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے یہ نعمتیں ہیں — اللہ
 کے احسانات میں سے یہ احسانات ہیں — اللہ تعالیٰ کی عطا سے یہ عطا ہے
 — اس کے فضل سے یہ فضل ہے آپ فرمادیں طُحْرًا مِنْ فَضْلِ رَبِّي —
 (یہ میرے رب کا فضل ہے) ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ — اللہ تعالیٰ زیادہ فضل
 فرمائے گا۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔
 اگر تم شکر بجا لاؤ گے تو میں ضرور اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا
 عذاب بڑا شدید ہے۔ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّاكِرُونَ۔ بہت کم میرے بندے شکر
 ادا کرنے والے ہیں — خواب اسی سے متعلق ہوتے ہیں جو دیکھنے والے کے دل میں
 ہوتا ہے — تو جس کا مقصد دنیا، اس کے زخارف یا محبوبہ جیسے وہ چاہتا ہے یا
 محب جس سے وہ محبت کرتا ہو یا وطن جس کی طرف اشتیاق اور رغبت ہو — ہر کوئی
 وہی دیکھتا ہے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔

جلال القلوب

منور دل جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ظاہر سے قبل باطن کو روشن کر دیا ہے۔
 یہ دل تو بڑی آرزوؤں، امنگوں اور فضل و کمال سے وابستہ ہوتے ہیں — یہ بجز
 محبت میں تیرتے ہیں — اور باری تعالیٰ اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے — پھر
 اس کے لیے اسرار و امداد اور انوار عیاں ہو جاتے ہیں — اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے
 کرتا ہے . . . اور اختیار فرماتا ہے . . . اور جب ان پر اپنے رب کے انوار چمکتے
 ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے ایسی اشیا ظاہر فرما دیتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ان سے
 آشنا نہیں ہوتے — یہ دل اپنے پروردگار کی جانب لگے ہوتے ہیں — نفس مطمئنہ ہو جاتے ہیں

— اور ان انوار و اسرار میں غوطہ زن ہوتے ہیں — وہ کچھ دیکھتے ہیں کہ ان کے علاوہ کسی نے نہیں دیکھا ہوتا۔

وَإِذَا لَمَسَّ الْهَلَالَ فَسَلِمَ
لَأُنَاسٍ رَأَوْهُ بِالْبَيْصَارِ

اور جب ہلال کو نہ دیکھ پائیں تو یہ بات تو تسلیم کر لو کہ لوگوں نے اسے (ہلال کو) آنکھوں سے دیکھا ہے۔

صفائی دل کی۔ بصارت بھی روشن۔ بصیرت بھی روشن

جب آپ اپنے قلب کی صفائی کر لیں گے — اور فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیں گے — تو اللہ تعالیٰ جل شانہ تم پر حقائق کو کھول دیگا۔ احسان فرمائے گا۔ نگاہ لطف و کرم فرمائے گا۔ فتح و نصرت نوازے گا۔ تو پھر آپ کو دین و دنیا کی سرفرازی حاصل ہو جائے گی۔

اعط معية حقها

والزم له حسن الادب

واعلم بأنك عبده

في كل حال وهو رب

اللہ سے وابستگی کا حق ادا کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے حسن آداب بجالاؤ اور جان لو کہ تم اس کے بندے ہو، ہر حال میں وہی تمہارا رب ہے۔

کیا کہنے پروردگار کے، کتنا بڑا کریم ہے — اور کتنا بڑا چارہ ساز۔

إِذَا تَقَرَّبَ إِلَىٰ عَبْدِي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ
إِلَىٰ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مِمَّنْ شِئْتُهُ هَرَوْلًا لَهُ

جب بندہ ایک باشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے

لے بخاری: حدیث نمبر ۴۰۹۸، مسلم: حدیث نمبر ۲۶۷۵

قریب ہوتا ہے جب ایک گز (میٹر) میری جانب بڑھتا ہے تو میں دو گز اس کی طرف آتا ہوں۔ جب وہ میری بارگاہ میں چل کر آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

جو غمزدہ دلوں کو خوش کر دیتا ہے۔ حالات درست کر دیتا ہے۔ اعمال کو حسن بخشتا ہے۔ افعال کو عمدہ بنا دیتا ہے۔ حالات کو بہتر حالات میں بدل دیتا ہے۔

نوید۔ ہے کس کے لیے؟

اس آیت کریمہ میں غور کریں۔

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۗ

ان کے لیے دنیاوی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے خوشخبری ہے۔

یہ نوید۔۔۔ یہ خوشخبری۔۔۔ کس کے لیے؟۔۔۔ اور یہ کون لوگ ہیں جن

کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں بشارت، مژدہ جانفزا، سنا رہا ہے؟ یہ وفا شعار، سعادتمند

فیروز بخت کون ہیں۔ یہ اولیاء ہیں۔ اس کے فرزانے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۗ الَّذِينَ

آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۗ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۗ

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۗ

خبردار! بے شک اولیاء کو خوف ہے نہ ڈر اور نہ حزن و ملال اور کسی طرح کی

پریشانی۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، ان کے لیے دنیاوی زندگی

اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔ یہی بڑی کامیابی

ہے اور بڑی عظیم کامرانی۔

۱۷ یونس ۶۲-۶۳

ولایت۔ اس کی نشانیاں ہیں

اس سعادت مندی کی صرف دو علامتیں ہیں۔ اور یہی حقیقی ابدی اور سرمدی سعادت ہے۔ ایمان۔ اور تقویٰ۔ یہی وہ ہیں جن کو دنیوی زندگی اور آخرت کی بشارت دے کر شاد کام کیا جا رہا ہے۔ ذرا غور کرو کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا کیا وعدہ ہے۔ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ كَلِمَاتٍ تَبْدِيلٍ نَهْنِ هَوْتِ، یہ کیا ہے؟ یہی عظیم کامیابی ہے۔ الحمد للہ والشکر للہ۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال۔ قال رجل یارسول اللہ! من ہم اولیاء اللہ؟ قال: الذین إذا رُؤوا ذکر اللہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) یہ اولیاء کون ہیں؟ ارشاد ہوا، وہ جن کو دیکھیں تو خدا یاد آجائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان من عباد اللہ عبادا یغبطہم الأتبیاء والشہداء قیل من ہم یارسول اللہ؟ لعنا نجھم؟ قال: ہم قوم تحابوا فی اللہ من غیر اموال ولا أنساب۔ وجوہہم نور علی منابر من نور لا یخافون اذخاف الناس، ولا یحزنون اذا حزن الناس۔ ثم قرأ: ان اولیاء اللہ لا یخوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ (البوداؤد: حدیث نمبر ۳۵۲)

اللہ کے بندوں میں سے ایسے بندے بھی ہیں جن پر انبیاء اور شہداء رشک محسوس گے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم بھی ان سے دامن محبت وابستہ

کریں۔ فرمایا ایسے لوگ جو مال اور نسبی تعلق کے بغیر صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کے چہروں پر نور چھلک رہا ہوگا۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ جب لوگ ڈر رہے ہوں گے تو انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا۔ جب لوگ پریشان اور حزن و ملال میں ہوں گے تو انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ خبردار اولیاء اللہ کو نہ کوئی ڈر ہے اور نہ حزن و ملال۔

مبارک صد مبارک۔ مشقت کم اٹھائی۔ آرام زیادہ پایا۔ اس فانی دنیا میں نیک عمل کرتے رہے۔ باقی رہنے والی زندگی میں راحت پائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیاوی تکالیف اور مصائب و آلام خندہ پیشانیوں سے برداشت کرنے پر جنت کی نعمتوں سے شاد کام فرمائے۔

کھلے ہیں توبہ کے در

دوستو! جلدی کرو۔ جلدی۔ توبہ کے در کھلے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔ مسلسل رحم فرمانے والا ہے۔ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے۔ کھاؤ، پیو، مبارک ہو تمہارے لیے جو تم نے روز و شب اچھے گزارے۔ وہ جتنے بھی طویل تھے لیکن انہیں ختم ہونا تھا۔ اور ہر ابتداء کی انتہا ہے اور ہر آغاز کا انجام۔ یا ایہا المعدوۃ انفسہ

لا بُد یوماً ان یتم العبد

اے گنہگارے! اس گنتی کو ایک روز ضرور مکمل ہونا ہے۔

دنیا میں اپنا نصیب۔ اپنا حصہ مست قبولو۔ احسان کرو جس طرح

اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے۔ اٹھو! کمر بستہ ہو جاؤ، جِدو جہد کرو۔ اور صبر کا دامن تھام لو جیسا کہ اولوالعزم رسولوں نے تھا تھا۔

میرے شیخ علامہ حبیب احمد المعروف الحداد نے مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ جب میں اس آیت کو یاد کرتا ہوں — میرے اندر نشاط بھر جاتا ہے اور سُستی دُور ہو جاتی ہے — میں نے عرض کیا — کونسی آیت؟ فرمایا (وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ) اور اپنے رب کی رضا کے لیے صبر کر — اسی طرح جو کوشش کرتا ہے مُراد پالیتا ہے — جو فصل بوتا ہے وہ کاٹتا ہے — اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی تو کوئی حد ہی نہیں — اور یہ کسی ایک کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوقِ خُدا کے لیے ہے۔ صبر کرو۔ جلدی کرو اور مُراد کو پہنچو۔ اگر منزل آشنا ہونا چاہتے ہو تو جِدو جہد جاری رکھو — ہم میں سے ہر کوئی اچھے خواب دیکھنا پسند کرتا ہے — اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا پسند کرتا ہے — جیسا کہ انہوں (صحابہ کرام) نے زیارت کی — لیکن ہم ان جیسا عمل کرنا نہیں چاہتے — ان کے راستے پر نہیں چلتے — ان کی سیرت کو مشعلِ راہ نہیں بناتے۔ اور ان جیسی تگ و دو اور محنت نہیں کرتے — اور ہم صبر نہیں کرتے جیسا انہوں نے صبر کا مظاہرہ کیا — ہم راتوں کو قیام نہیں کرتے جیسے وہ نہر خیزی کرتے — یہی اللہ کے نیک بندوں کے اعمال ہیں۔ دُنیا میں، اس کی چھوٹی آرزوں اور بُرے خیالات میں کوشاں رہتے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں اور ہم میں سے کچھ فانی دُنیا مال و دولت جمع کرنے پر لگے ہوئے ہیں — وہ چاہتے ہیں ساری رات بھی دن بن جائے تاکہ سارا کام کر لیں — وہ سونا نہیں چاہتے، نہ ان کے اعضاء جو ارجح آرام و سکون پاتے ہیں —

لے المدثر: ۷

دن اور رات — اللہ کی رحمت

اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کرو۔ اللہ تعالیٰ سورہ قصص میں فرماتا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهُ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ... قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهُ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِاللَّيْلِ تَسْكُونُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ... وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

آپ فرمادیں۔ بھلا تم دیکھو اگر اللہ رات کو قیامت تک سردی بنا دے۔ اللہ کے علاوہ کون الہ ہے جو روشنی (دن) لا کر دے، کیا تم سنتے نہیں؟ فرمادیں بھلا تم دیکھو اگر اللہ تم پر دن کو قیامت تک سردی بنا دے، اللہ کے علاوہ اور کون الہ ہے جو رات تمہیں لا کر دے جس میں تم آرام پاتے ہو کیا تم دیکھتے نہیں۔ اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے دن اور رات بنائے تاکہ تم رات میں آرام پاؤ۔ اور دن میں اس کا فضل (رزق) تلاش کرو۔ اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت ہے کہ اس نے ہمارے آرام و سکون کے لیے دن اور رات بنائے۔ اور یہ کہ ہم اس کا فضل تلاش کر سکیں۔ اس پر اس کا شکر بجالائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بنا دے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں رات کو بدن کے لیے راحت اور صبح کے لیے

تازگی، جسم کے لیے سکون، مناجات کے لیے، استغفار کے لیے اور اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے باعثِ راحت بنا۔ اے اللہ! تاکہ ہم ان کی طرح ہو جائیں جن کی تو عزت افزائی فرماتا ہے۔ اس لیے کہ کَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ - وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ - تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ...
 وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں سحر خیزی میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ان کے پہلو بستر سے جدا رہتے ہیں (وہ سوتے نہیں)۔

ارشادِ باری ہے :

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ. وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ... هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ - إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ...
 کیا وہ جو فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں سجد و قیام میں گزارتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے۔ اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ صرف اہل دانش و خرد ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا. وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا...
 اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر سر اپا عجز بن کر چلتے ہیں جب انہیں جاہلوں کا سامنا ہوتا ہے تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ جو اپنے پروردگار کی رضا و خوشنودی کے لیے رات قیام و سجد میں بسر کرتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے

۱۴-۱۸ آلہ السجده: ۱۶ آلہ الزمر: ۹ آلہ الفرقان: ۶۲-۶۵

رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو دور فرما دے۔ یہ شک جہنم کا عذاب بڑا سخت ہے۔ اے اللہ! ہمیں اپنی محبت عطا فرما۔ اور ان کی محبت عطا فرما جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری محبت کے قریب کر دیں۔ اے شفا دینے والے! ہمیں جلد صحت و شفا عطا فرما۔ یا ارحم الراحمین! (سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے) والحمد للہ رب العالمین۔

میرے محترم بھائی! صرف اتنا ہی کافی ہے۔ اسی مقصد کی طرف چلتے ہیں۔ اسی نیک عمل کی جانب بڑھتے ہیں۔ جس کو اللہ بلند فرماتا ہے۔ اور جو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شعار رہا۔ صحابہ و تابعین جس کو انجام دیتے رہے۔ ان کا مقصد و حید صرف یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور جناب سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہو جائے۔

ہمیں اس مجموعہ کے ان فوائد کو پڑھنا چاہیے جو خواب میں زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کے لیے یہ دروازے کھول دیتا ہے۔ اس کا سینہ کھل جاتا ہے۔ دل مطمئن ہو جاتا ہے اور اپنے رب کے جلوں میں گم ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کو پرکھ کر گاہ کی حیثیت نہیں دیتا۔ وہ اپنی فوائد کو غنیمت سمجھتا ہے۔ رات کو قیام کرتا ہے۔ اور دن کو روزہ رکھتا ہے اپنے مطلوب و مقصود کو پالیتا ہے اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ یاب ہو جاتا ہے اور شرابِ رنجِ محبوب کے مزے لیتا ہے۔ وہ عیوبِ نقائص اور گناہوں میں اپنے نفس کا محاسبہ کرنے لگ جاتا ہے۔ جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے۔ وہ اپنے رب کا عرفان حاصل کر لیتا ہے اور جو رب کو پہچان لیتا ہے وہ اپنی ذات سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یہ آرزو بڑی عظیم ہے۔ ہر کلمہ گو (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) جس

کاتنائی ہے۔ صل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔
 جب بھی آپ اس نور کے قریب جائیں گے، آپ کے کام آسان ہو جائیں
 گے، سینے کشادہ ہو جائیں گے اور جلووں سے معمور ہو جائیں گے۔ روزِ محشر
 فوز و فلاح سے سرفراز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں گے۔ آپ
 اہل نعمت کے زمرے میں داخل ہو جائیں گے۔ میرے بندوں میں سے
 کم ہیں جو شکر بجالاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تمام امور کی تدبیر فرمانے والا ہے۔
 ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔

یہ نعمتِ عظمیٰ ہے۔ بہت بڑا انعام۔ جس نے اُسے پہچان لیا وہ
 پہچان گیا۔ جس نے نہ جاننا وہ جاہل رہا۔ اس مقصد کے لیے کوشاں رہنے والے!
 اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ۔ یہی مقصد تیرے پیش نظر ہے۔ اپنے عمل میں خلوص
 اختیار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہر طرح کے احساناتِ خیرات اور برکات سے
 مالا مال فرمائے اور تجھے اماں سے نوازے۔

جب اس میدان میں آؤ گے، دل میں انشراح پیدا ہوگا۔ دل مطمئن
 ہو جائے گا۔ حالات بہتر صورت اختیار کر لیں گے۔ مجاہدہ کرو، مشاہدہ
 کر پاؤ گے۔ سراپا خلوص بن جاؤ۔ دیکھ لو گے۔ اور محبت کرو تاکہ
 تم سے محبت کی جائے۔ اور تمہارا شمار محبوبوں سے ہو۔ جسم و جان سے
 اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ دنیا میں اختیار رکھنے والوں اور اس پر راضی
 رہنے والوں سے ناظر نہ رکھو۔ جنہوں نے آخرت اور سدا بہار زندگی کے لیے
 کچھ نہ کیا۔ یہ دارِ دنیا ہم سے ہی گیا اور ختم ہو گیا۔ اور نہ ان کی طرح ہو
 جاؤ جنہوں نے اس کی چاہت میں رغبت رکھی۔ جو اللہ تعالیٰ کے پاس تھا اور
 جو سردی تھا، اس کو بھول گئے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہتر ہے۔

— اور ابدی — کبھی ختم نہ ہوگا۔

تَنَافَسُوْهَا وَاَعْطَوْهَا قَوْلَ الْبَهْوِ
مَعَ الْقُلُوْبِ فَيَا لِهٖ مِنْ عَجَبٍ
وَتُبُّ اِلَى مَوْلَاكَ يَا اِنْسَانَ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّفُوْتَاكَ الزَّمَانُ

تم اچھی چیزوں میں مسابقت کرو اور دلوں کے ساتھ ساتھ جسموں کی غذا کا بھی اہتمام کرو۔ خدا را یہ کتنی اچھی بات ہے۔ اے انسان! اپنے مالک و مولا کی بارگاہ میں اس دنیا سے رختِ سفر باندھنے سے پہلے پہلے توبہ کر لے۔

اے ربِّ ذوالجلال! اپنی محبت عطا فرما — اپنی محبت میں جمع فرما —

ہمیں تمام امور میں اپنے اوپر توکل کرنے والا بنا دے — ہم نے اس عظیم مہستی کو وسیلہ بنایا ہے جس سے تو محبت کرتا ہے — جس کو تو نے شرف عطا فرمایا ہے۔ اور جس کو تو نے عزت و کرامت بخشی ہے — اور جس کو تو نے سعادت کی خلعت عطا فرمائی ہے — وہ ہیں ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور آپ کے طفیل ہمیں محب اور محبوب بنا دے۔

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم۔

اے پروردگارِ عالم! ہم اس نوروں کے نور جو تیرا عین ہے کہ کوئی غیر نہیں، کے توسل سے تیری بارگاہ میں عرضِ کناں ہیں کہ اپنے نبی ہمارے آقا جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُحِ زیبا کی زیارت نصیب فرما — جیسا کہ اے رب العالمین وہ تیری بارگاہ میں ہیں — والحمد لله رب العالمين۔ وصلى الله على سيدنا محمد في الأول والأخر والباطن والظاهر وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذريته وأتباعهم إلى يوم الدين والحمد لله رب العالمين۔

اب یہ وظائف ہیں۔ کمر بستہ ہو جاؤ۔ مجاہدہ کرو۔ تاکہ تم جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طلعتِ زیبا کی زیارت سے بہرہ ور ہو سکو۔

وظائفِ زیارت

- ۱۔ جس نے طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت اکیس اکیس مرتبہ سورۃ القدر پڑھی وہ خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہو گا۔
- ۲۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھی وہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔
- ۳۔ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ کتابیس مرتبہ سورۃ منزل پڑھے، وہ زیارت کرے گا۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔
- ۴۔ ایک عالم کا کہنا ہے جس نے جمعہ کے روز ہزار مرتبہ سورۃ القدر پڑھی۔ اس کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرے۔ الحمد للہ یہ بھی مجرب ہے۔
- ۵۔ کسی نے کہا ہے۔ سورۃ الکوثر کے خواص میں سے ہے۔ جس نے اسے جمعہ کی رات ہزار مرتبہ پڑھا اور ہزار مرتبہ جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ اور سو گیا۔ تو وہ خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شاد کام ہوگا۔ یہ ایسا نسخہ ہے جس کا اکثر لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

لہ الرسائل الشافقة ۲۲۱ لہ ایضاً ۲۲۲ لہ ایضاً ۲۱۸ لہ خزینۃ الاسرار

۶۔ کسی بزرگ کا کہنا ہے۔ جس نے جمعہ کی آدھی رات ہزار مرتبہ سورۃ لایلف قریش پڑھی پھر با وضو سو گیا۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔ اور مقصود حاصل ہو جائے گا۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بہت مجرب ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۔ جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھا، اسے خواب میں جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۸۔ جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ کوئی مومن جمعہ کی رات دو رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھے۔ پھر ہزار مرتبہ صَلَّى اللهُ عَلَي السَّيِّدِي الْأُمِّيِّ پڑھے۔ ابھی دوسرا جمعہ بھی نہ آئے گا کہ وہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا۔ اور جو میری زیارت سے بہرہ ور ہوا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس کو امام نہبانی نے بھی سعادة الدارين صفحہ ۲۸۹ پر ذکر فرمایا ہے۔

۹۔ مفاتيح المفاتيح میں ہے کہ قطب الاقطاب کی کتاب الاذکار میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کی رات دو رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کرے۔

۱۰۔ مجمع الحدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو خواب میں میری زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ جمعہ کی رات چار رکعت دو سلاموں کے ساتھ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، البصیحی، الم شرح، انا انزلناہ اور

اذا زلزلت الارض پڑھے پھر سلام پھیر دے اور ستر مرتبہ مجھ پر درود پڑھے۔
ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ پھر نماز پڑھتے ہوئے سو جائے
خواب میں میری زیارت سے شاد کام ہوگا۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔ جس نے ہفتہ کے روز مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھا۔ وہ اس وقت
تک دنیا سے کوچ نہیں کرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے
الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۲۔ المفاخرہ العلیہ میں ہے۔ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ سے قیامت کے روز
وحشر و ندامت کے روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بارے میں
ارشاد ہے کہ سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّدَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا
السَّمَاءُ انشقت کثرت سے پڑھے۔

۱۳۔ سید جمال الدین ابوالموہب الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بہت حلیل اللہ
بزرگ ہیں فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ سوتے وقت پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم، پانچ مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہو۔ پھر کہو: اللّٰهُمَّ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ اَرِنِي وُجْهَهُ مُحْتَمِدًا حَالًا وَمَالًا۔ اسے پروردگار
مجھے جناب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے اول و آخر آپ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور دکھا دے، جب تم سوتے وقت ایسا
کہو گے تو میں تمہارے پاس آؤں گا۔ اور تجھ سے بالکل دور نہ رہوں
گا۔ پھر فرمایا۔ کتنا اچھا تعویذ ہے۔ اور کتنی اچھی مراد ہے جو اس پر

ایمان لائے اور یقین کرے خصوصاً اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و

سلام کا اضافہ بھی کر لیں۔ — الحمد للہ یہ مجرب ہے (مصنّف)

۱۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ - كَمَا اَمَرْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ
عَلَيْهِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ
فِي الْاَجْسَادِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ
بَلِّغْ رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنِي تَحِيَّةٍ وَ سَلَامًا -

جبروان الفاکہانی اور ابن وداع نے حدیث کو فی القبور کے الفاظ تک ذکر
کیا ہے۔ اور فاکہانی کہتے ہیں جس نے اس کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر ستر مرتبہ درود بھیجا۔ — وہ خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت
سے بہرہ ور ہوگا۔

۱۵۔ مَنَعِ السَّعَادَاتِ اَوْرَاقَ الْاَمْحَادِ فِي مَحْضُورِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي زِيَارَتِ كَا
وَلِيْفَهٗ نَذْرٌ يَرْبِي اَوْرُوْهُ يَرْبِي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِي
هُوَ عَلَيْكَ وَلَا غَيْرُكَ اَنْ تُرَبِّئَنِيْ وَجِهَةً نَّبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَكَ - اِسْمُ سُوْمَرْتَبِ يَرْبِي
جائے۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ — اور بہت سارے لوگوں نے مجھے بتایا
ہے۔ (مصنّف)

۱۶۔ کہا گیا ہے، جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا آرزو مند ہے۔
وہ دو رکعت نفل پڑھے پھر سو مرتبہ یا نُورِ النُّوْرِ يَا مَدِيْنَةَ الْاُمُوْرِ نَبِيِّكَ
عَنِّيْ رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَرْوَاحِ اِلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَحِيَّةً وَ

سَلَامًا پڑھے۔

۱۷۔ السید علامہ احمد زینی دہلوان — مجموعہ (جس میں انہوں نے تمام درود جمع کیے ہیں) میں فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کے تمام مجرب صیغوں میں سے ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْجَامِعِ لِأَسْرَارِكَ وَالذَّالِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔ ہر روز ہزار مرتبہ پڑھے۔
یہ نسخہ محترم حسن محمد نے اپنی کتاب الفوائد الحسان ص ۲۶ میں ذکر کیا ہے۔
یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۸۔ صلوة الفاتحہ سید محمد البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرُهُ - وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ۔

بیان کیا گیا ہے کہ جس نے اسے جمعرات، جمعہ یا پیر کی رات تلاوت کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا۔ یہ تلاوت چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد ہو۔ پہلی رکعت میں تین مرتبہ سورہ القدر، دوسری میں الزلزہ، تیسری میں الکافرون اور چوتھی معوذتین (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھے۔ اگر چاہے تو تجربہ کر لے۔ الحمد للہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۹۔ بستان الفقیر میں ہے۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہے۔ آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے روز فجر پر ایک ہزار مرتبہ ان الفاظ میں درود پڑھا۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ — وہ اسی رات اپنے رب کو دیکھ لے گا، یا اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یا جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔ اگر نہ دیکھ پائے تو دو یا تین
یا پانچ جمعے تک یہ پڑھے۔ ایک اور روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے
وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

المحدث یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۲۰۔ حدائق الاخبار اور الغنیہ از سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے
ہیں جس نے جمعہ کی رات دو رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور ایک
مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ قل هو اللہ پڑھا۔ اور نماز کے آخر میں ہزار
مرتبہ یہ کہتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ وہ خواب میں مجھے
دیکھے گا۔ ابھی دوسرا؟ بھی نہ آنے پائے گا میری زیارت کی سعادت
حاصل کر لے گا۔ اور جو میری زیارت سے سرفراز ہوا تو اس کے لیے
جنت ہے۔ اس کے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دیے جائیں گے
(الغنیہ)

یہ صیغہ محترم عطا سن الجبشی نے اپنی کتاب تذکیر المصطفیٰ میں ذکر کیا ہے۔
اور الذخائر المحمدیہ میں ہے۔

المحدث یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۲۱۔ سیدی المرسی ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جس نے ان الفاظ
پر دن اور رات میں پانچ سو مرتبہ پڑھنے پر مواظبت اختیار کی اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ الْبَيْتِ الْأُمِّيِّ۔
اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ عالم بیداری میں جیسا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرے۔

علامہ البہانی نے اسے سعادت الدارین میں ذکر کیا ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے "وَعَلَىٰ إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ"۔

سیدی یوسف البہانی فرماتے ہیں — جب یہ بیداری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے تو خواب میں زیارت کیلئے تو بدرجہ اولیٰ مفید ہے۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۲۲۔ ابریز میں ہے۔ سیدنا عبدالعزیز الدبائغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شخص ہیں جن کو حضور علیہ السلام نے تلقین فرمائی۔

اللَّهُمَّ يَا رَبِّ جَبَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ - اجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ -

آپ اس کا روزانہ سات ہزار مرتبہ ورد کرتے تھے۔

۲۳۔ میں نے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا ہے۔ جس نے سوتے وقت بوسیری کے ہمزیہ کا یہ شعر پڑھا۔

لَيْتَهُ تَخَصَّنِي بِرُؤْيَا وَجْهِهِ - زَالَ عَنِ كُلِّ مَنْ رَأَاهُ الشَّقَاءُ
کاش وہ مجھے بھی اپنے رخ انور کی زیارت سے خاص فرمادیں۔ جو بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوتا ہے اس کی شقاوت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ نسخہ جناب عبداللہ بن ہادی الھدار کی کتاب اجازات و مکاتبات میں بھی مذکور ہے۔

جناب عبداللہ بن عقیل بن مصطفیٰ کی زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت ہمزید کے شعر میں ہے۔ لَيْتَهُ نَحْصَنِي . . . الخ

یہ نسخہ سیدی محمد بن علوی المالکی نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ ص ۱۵۶ میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر سے ہمکنار فرمائے۔

سیدی یوسف بن اسماعیل البنبہانی کی کتاب سعادت دارین میں سیدی القطب احمد الرفاعی کا مبارک صیغہ بھی مذکور ہے جس نے اسے بارہ ہزار مرتبہ پڑھا۔ وہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ اس کے اتنے فوائد ہیں جس کا کوئی حساب ہے نہ شمار۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ بَخْرِ
أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَخَيْرِ
خَلْقِكَ . وَأَحِبِّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ عَيْدِكَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي حَقَمْتَ بِهِ
الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ .

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ . وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۲۵۔ سیدنا یوسف البنبہانی کی کتاب جامع الصلوات میں یہ درود شریف مذکور ہے

جسے شیخ احمد الدیربی نے اپنے مجربات میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔
کسی بزرگ نے کہا ہے۔ جس نے اسے ہر رات بستر پر جاتے وقت سو
مرتبہ مسلسل دس رات تک پڑھا اور اپنے دائیں پہلو، قبلہ رخ با وضو سویا تو
وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ درود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ . وَعَقَلَ

عَنْ ذِكْرِكَ الْغَاقِلُونَ - عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُ اللَّهِ وَحَجَرِي
 بِهِ قَلَمُ اللَّهِ وَنُقِدَ بِهِ حُكْمُ اللَّهِ وَوَسِعَهُ عِلْمُ اللَّهِ - عَدَدَ
 كُلِّ شَيْءٍ - وَأَضْعَافَ كُلِّ شَيْءٍ - وَمِلْءُ كُلِّ شَيْءٍ، عَدَدَ
 خَلْقِ اللَّهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ - وَرِضَاءَ نَفْسِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ
 عَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ، وَمَا هُوَ كَأَنَّ فِي عِلْمِ اللَّهِ - صَلَاةٌ
 تَسْتَعْرِقُ الْعَدَّ، وَتَحِيطُ بِهِ الْحَدُّ، صَلَاةٌ دَائِمَةٌ بِدَوَامِ
 مُلْكِ اللَّهِ بِاقِيَّةٍ بِبِقَاءِ اللَّهِ -

۲۶ - سیدنا یوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۱۱۹ پر یہ مبارک صیغہ مذکور

ہے جو ہر مقصد کے لیے سو سے ہزار مرتبہ اور جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی زیارت کے لیے ایک ہزار مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ اگر روزانہ ہزار مرتبہ
 پڑھنے کی توفیق ہو تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے مستغنی فرمادے گا تمام مخلوق
 کا اسے محبوب بنا دے گا۔ اور آفات و مضرات دور فرمادے گا۔ اور اس کے
 فضائل الفاظ میں بیان نہیں کیے جاسکتے۔ صیغہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ قَدْرَ لَوَائِهِ
 إِلَّا اللَّهُ وَاعْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَقِّنَا لِمَا نَحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ - وَ
 اصْرِفْ عَنَّا السُّوءَ - وَارْضَ عَنِ الْحَسَنِينَ وَيُحَاسِنِي
 خَيْرَ الْأَتَامِ - وَعَنْ سَائِرِ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَيْمَةَ الْهُدَى
 وَمَصَابِيحِ الظُّلَمِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ -
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اللَّهُ -

۲۷ - سیدی یوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۲ پر ہے۔ شیخ

النبہانی فرماتے ہیں جس نے مکمل طہارت اور پاک بستر پر سوتے وقت اس

مرتبہ اس درود شریف پڑھنے پر ماومنّت اختیار کی، وہ حضور نبی رحمت
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ درود شریف یہ ہے۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَيْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَالْيَا قُوْتَةَ
 الْمُتَحَقِّقَةِ الظَّاهِرَةِ الْحَايِطَةِ بِمَرْكَنِ الْفُهْمِ وَالْمَعَانِي
 وَنُورِ الْأَنْوَارِ الْمُتَكَوِّنَةِ الْأَدْمِيِّ، صَاحِبِ الْحَقِّ الرَّبَّانِيِّ، الْبُرُقِ
 الْوَسْطِيِّ بِمُزْنِ الْأَرْيَاحِ الْمَائِلَةِ لِكُلِّ مُتَعَرِّضٍ مِنَ الْبُحُورِ
 وَالْأَوَانِي - وَنُورِكَ الْوَامِعِ، الَّذِي مَلَأْتَ بِهِ كَوْنَكَ الْحَايِطَ
 بِأَمْكِنَةِ الْمَكَانِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَيْنِ الْحَقِّ الَّتِي
 تَجَلَّى مِنْهَا عُرُوشُ الْحَقَائِقِ عَيْنِ الْمَعَارِفِ الْأَعْلَمِ، صِرَاطِكَ
 الْقَامِ الْأَقْوَمِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى طَلْعَةِ الْحَقِّ الْكَنْزِ
 الْأَعْظَمِ، إِفَاضَتِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ - إِحَاطَةَ النُّورِ الْمُطْلَسِمِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ صَلَاةً تَعْرِفُنَاهَا بِإِيَّاهُ -

۲۸۔ علامہ البہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۲۱ پر درود شریف نمبر ۱۲، فرماتے

ہیں۔ یہ میرے استاد سیدی الشیخ محمد الفاسی الشاذلی کا درود ہے۔ آپ
 فرماتے ہیں جس نے صبح و شام تین مرتبہ اس کو ہمیشہ پڑھا اسے بیداری
 میں، خواب میں، حسی اور معنوی طور پر کثرت سے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ درود شریف یہ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ جَعَلْتَهُ
 سَبَبًا لِوَسْطَقِ اسْرَارِكَ الْجَبْرُوتِيَّةِ وَإِنْفِلَاقِ أَنْوَارِكَ
 الرَّحْمَانِيَّةِ - وَصَارَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَخَلِيفَةً

أَسْرَارِكَ الدَّائِيَّةِ . فَهُوَ يَأْقُوْتُهُ أَحَدِيَّةٌ . ذَاتُكَ الصَّدِيَّةُ .
 وَعَيْنٌ مَظْهَرِ صِفَاتِكَ الْأَزْلِيَّةِ . فَبِكَ وَمِنْكَ صَارَ حِجَابًا
 عَنْكَ . وَسِرًّا مِنْ أَسْرَارِ غَيْبِكَ حَجَبَتْ بِهِ كَثِيرًا مِنْ خَلْقِكَ .
 فَهُوَ الْكَنْزُ الْمَطْلُومُ . وَالْبَحْرُ الرَّائِخُ . . . الْمَطْمَظُ .
 فَتَسَلُّكَ اللَّهُمَّ بِجَاهِهِ لَدَيْكَ وَبِكِرَامَتِهِ عَلَيْكَ أَنْ تَعْمُرَ
 قُلُوبَنَا بِأَفْعَالِهِ وَأَسْمَاعَنَا بِأَقْوَالِهِ . وَقُلُوبَنَا بِأَنْوَارِهِ . وَأَرْوَاحَنَا
 بِأَسْرَارِهِ . وَأَشْبَاحَنَا بِأَحْوَالِهِ . وَسَرَائِرَنَا بِمُعَامَلَتِهِ . وَبِعَاطِنَا
 بِمُشَاهَدَتِهِ . وَأَبْصَارَنَا بِأَنْوَارِ الْمُحْيَا جَمَالِهِ . وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِنَا
 فِي مَرْضَاتِهِ . حَتَّى نَشْهَدَكَ بِهِ . وَهُوَ بِكَ فَأَكُونُ نَائِبًا
 عَنِ الْحَضْرَتَيْنِ بِالْحَضْرَتَيْنِ وَأَدُلُّ بِهِمَا عَلَيْهِمَا . وَتَسْأَلُكَ
 اللَّهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً وَتَسْلِيمًا يَلِيقَانِ بِجَنَابِهِ
 وَعَظِيمِ قَدْرِهِ وَتَجْمَعُنَا بِهِمَا عَلَيْهِ وَتُقَرِّبُنَا بِخَالِصِ وُدِّهِمَا
 لَدَيْهِ . وَتَنْفُحُنِي بِسَبَبِهِمَا نَفْحَةَ الْأَنْبِيَاءِ . وَتَمُنِّحُنِي بِهِمَا
 مَنَحَةَ الْأَصْفِيَاءِ لِأَنَّهُ السِّرُّ الْمَصُونُ . وَالْجَوْهَرُ الْفَرْدُ
 الْمَكْنُونُ فَهُوَ الْيَاقُوْتَةُ الْمُنْطَوِيَّةُ عَلَيْهَا أَصْدَافُ مَكُونَاتِكَ
 وَالغَيْهُوْبَةُ الْمُنْتَخَبُ مِنْهَا أَصْنَافُ مَعْلُومَاتِكَ . فَكَانَ
 غَيْبًا مِنْ غَيْبِكَ . وَبَدَلًا مِنْ سِرِّ رُبُوبِيَّتِكَ . حَتَّى صَارَ
 بِذَلِكَ مَظْهَرًا نَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَيْكَ . وَكَيْفَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ
 وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي فِي مُحْكَمِ كِتَابِكَ بِقَوْلِكَ . إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
 إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ . وَقَدْ زَالَ بِذَلِكَ الرَّيْبِ وَحَصَلَ الْإِنْبَاءُ
 وَاجْعَلْ اللَّهُمَّ دَلَالَتَنَا عَلَيْكَ بِهِ . وَمُعَامَلَتَنَا مَعَكَ مِنْ أَنْوَارِ

مَتَابَعْتِهِ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَلَيَّ مَنْ جَعَلْتَهُمْ مَحَلًّا لِلْإِقْتِدَاءِ.
 وَصَيَّرْتَ قُلُوبَهُمْ مَصَابِيحَ الْهُدَى الْمَطْهَرِينَ مِنْ رِقِّ
 الْأَعْيَارِ وَشَوَابِ الْأَقْدَارِ. مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوبِهِمْ دُرَرُ الْمَعَانِي.
 فَجَعَلْتَ قَلَائِدَ التَّحْقِيقِ لِأَهْلِ الْبَابِ. وَاحْتَرَّتْهُمْ فِي
 سَابِقِ الْإِقْتِدَارِ بِأَنَّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ بَيْتِكَ الْمُخْتَارِ.
 وَرَضِيَتْهُمْ لِإِنْتِصَارِ دِينِكَ فَهَمُّ السَّادَةِ الْأَخْيَارِ. وَضَاعِفِ
 اللَّهُمَّ مَزِيدَ رِضْوَانِكَ عَلَيْهِمْ مَعَ الْأُولِ وَالْعَشِيرَةِ وَالْمُقْتَفِينَ
 لِلْآثَارِ. وَاعْفِرْ اللَّهُمَّ ذُنُوبَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَمَشَائِخِنَا وَإِخْوَانِنَا
 فِي اللَّهِ وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
 الْمُسْلِمَاتِ الْمَطِيعِينَ مِنْهُمْ وَأَهْلُ الْأَوْزَارِ.....

۲۹۔ مدینہ منورہ کی ایک شخصیت نے مدینہ منورہ میں مجھے سیدی یوسف النہہانی
 سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں جو شخص خواب میں حضور
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ سوتے وقت بائیس
 مرتبہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہے۔

۳۰۔ میرے شیخ مکرم زین بن ابراہیم بن سمیط نفعنا اللہ تعالیٰ بجاتہ فرماتے ہیں
 کہ جناب علی بن محمد الحبشی ر اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے علوم و معارف سے
 مستفید فرمائے (کا یہ صیغہ مبارک ہے۔ جس نے اسے کثرت سے پڑھا وہ
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ درود شریف کے الفاظ ہیں
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُفَاحِ
 بَابِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمِينَ

بِكَ يَدَامَ مَلِكِ اللَّهِ -

الحمد لله حضرت فاضل السید حسن بن عبداللہ الشاطری نے مدینہ منورہ مسجد نبوی میں روضہ مشرفہ کے پاس اس درود شریف کی مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔
۳۱۔ سیدنا یوسف النبہانی رضی اللہ عنہ کی سعادت الدارین صفحہ ۲۸ پر مذکور ہے۔
ابو قاسم السبکی نے اپنی کتاب الدر المنظم فی المولد المعظم میں حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رُوحوں میں رُوح سید کائنات محمد پر، جسموں میں آپ کے جسم پر، قبروں میں سے آپ کی قبر انور پر درود پڑھا، وہ خواب میں مجھے دیکھے گا، جس نے خواب میں مجھے دیکھا، وہ قیامت میں مجھے دیکھ لے گا، جس نے قیامت میں مجھے دیکھا تو اس کے لیے میں شفاعت کروں گا اور جس کی میں نے شفاعت کر دی، وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔

۳۲۔ سیدی یوسف النبہانی کی سعادت الدارین صفحہ ۲۸ پر شیخ شمس الدین العبدوسی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جس نے عشاء کے بعد بستر پر جانے کے بعد یہ درود شریف پڑھا، اور قل هو اللہ احد اور معوذتین قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، تین مرتبہ پڑھا۔ بعد ازاں کوئی بات نہ کی۔ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر پائے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَدًا، وَأَنْتَ بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا
وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا عَلَى أَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ
وَالْجَانِيَّةِ. وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْإِيمَانِيَّةِ. وَمَطْهَرِ التَّجَلِّيَّاتِ
الْإِحْسَانِيَّةِ. وَمَهْبَطِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّينَ.

وَمُقَدِّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِينَ - وَقَائِدِ رَكْبِ الْأَنْبِيَاءِ
 الْمُكْرَمِينَ - وَأَفْضَلِ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ - حَامِلِ لَوَاءِ الْعِزِّ
 الْأَعْلَى - وَمَالِكِ أَرْزَمَةِ الْمَجْدِ الْأُسْتَى - شَاهِدِ أَسْرَارِ الْأَزَلِ -
 وَمَشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْأَوَّلِ - وَتَرْجِمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ -
 وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ - مَنْظِهِرِ سِرِّ الْجُودِ الْجُزِيِّ
 وَالْكَلِيِّ - وَانْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ الْعُلُوبِيِّ وَالسُّفْلِيِّ رُوحِ جَسَدِ
 الْكُونَيْنِ - وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ - الْمُتَحَقِّقِ بِأَعْلَى رَبِّ الْعُبُودِيَّةِ
 وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْإِصْطِفَائِيَّةِ - الْخَلِيلِ الْأَعْظَمِ
 وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ - سَيِّدِ نَامُحَمَّدِينَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَى إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ .. وَمِدَادِ
 كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَعَقَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغُلُوبُونَ
 وَسَلِّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا - وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
 أَجْمَعِينَ ...

جس نے اسے پڑھا۔ اس کا دل شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ جس
 کا کہنا ہے، یہ درود جناب قطب ربانی السید عبدالقادر جیلانی کا ہے جس
 نے نماز عشرہ کے بعد اخلاص اور معوذتین پڑھی اور ان الفاظ سے جناب
 نبی رحمت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ وہ خواب میں آپ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔

میں نے کنوز الاسرار میں کچھ اضافے بھی دیکھے ہیں۔ اور انہوں نے مساکب
 حنفیہ کی عبارت ذکر کی ہے۔ کتاب الطبقات الوسطی فی ترجمۃ الشیخ نور الدین
 میں سید عبدالوہاب الشعرانی سے منقول ہے۔ شیخ شوانی فرماتے ہیں۔ میں انہیں

وصال کے بعد دو سال خواب میں دیکھا رہا۔ آپ مجھے فرماتے ہیں۔ مجھے
 الشیخ عبداللہ العبدوسی کا درود سکھاؤ۔ میں نے اس کا ثواب آخرت میں دیکھا
 ہے۔ ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب اس کے علاوہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے
 برابر ہے۔

یہ نسخہ سیدی حسن بن محمد فدق نے الفوائد الحسان صفحہ نمبر ۳۲
 میں ذکر فرمایا ہے (مُصَنَّف)

۳۳۔ جو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہے
 وہ یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْنَا أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ. اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ.

جس نے اسے وتر تعداد میں پڑھا، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب
 میں زیارت کر لے گا۔ اس کے ساتھ مزید اضافہ کر لے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ
 رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ جَسَدِ مُحَمَّدٍ
 فِي الْأَجْسَادِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ۔

یہ نسخہ جناب حسن بن محمد فدق نے اپنی کتاب الفوائد الحسان ص ۲۶
 پر ذکر فرمایا ہے، اور اس پر وَعَلَى إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔ ستر مرتبہ پڑھنے
 کا اضافہ کیا ہے۔

۳۴۔ سعادة الدارين صفحہ ۴۸۵، علامہ نبہانی کہتے ہیں۔ الیافعی فرماتے ہیں جو شخص
 آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہے۔ وہ مہینے کے آغاز میں
 جمعہ کی رات کے شروع میں غسل کرے اور نماز عشاء پڑھے، پھر بارہ رکعت

پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور منزل پڑھے۔ پھر سلام کے بعد حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پڑھے اور سو جائے۔ وہ آپ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔

دوسرے نسخہ میں مزید ہے غسل کے بعد وضو کرے، مہینے کی رات
کے آغاز کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ ایک ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب
کرے۔ پھر با وضو سو جائے۔ وہ خواب میں جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی زیارت کر لے گا۔ یہ حیرت ہے۔ انہوں (بنہانی) نے اپنے نسخے
میں اضافہ کیا اور اس سے آگاہ کرتے ہیں جس میں اس کا فائدہ ہے۔
یہ کنوز الاسرار میں کتاب الحدائق کے مصنف سے بغیر کسی اضافہ کے
منقول ہے۔ انہوں نے احکام القرآن کے مؤلف سے نقل کیا ہے۔

۳۵۔ سعادت الدارین صفحہ ۲۸۵ میں سیدی یوسف البنہانی فرماتے ہیں، علامہ عسقلانی
فرماتے ہیں، میں نے ایک مجموعے میں دیکھا ہے جس نے سورہ منزل اور کوثر
پڑھنے پر مداومت اختیار کی، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
سے مستفیض ہوگا۔

بیری گذارش ہے کہ یہ یہاں اس کتاب المغناطیس (مقناطیسی کتاب)
میں پہلے گزر چکا ہے۔ وہاں ہر سورۃ منفرد ہے اور اس کی تعداد مخصوص ہے،
یہاں آپ دو سورتیں اکٹھی دیکھ رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۶۔ سعادت الدارین میں ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جمعہ کی رات کو چار رکعت
پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورۃ القدر، دوسری میں فاتحہ اور
وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زُلْفًا، تیسری میں فاتحہ اور
سورۃ الكافرون اور چوتھی میں فاتحہ اور احسبا میں مرتبہ

اور ان کے ساتھ معوذتین ملا لے ایک مرتبہ پھر سلام پھیرے
 اور قبلہ رخ بیٹھ جائے اور جناب نبی رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى السَّبِيِّ
 الدُّمِّيِّ... وہ خواب میں آقائے دو عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کی زیارت سے بہرہ یاب ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے جمعہ کو یا دوسرے یا تیسرے کو۔
 قسطلانی فرماتے ہیں میں نے یہ آخری حصہ شیخ بہار الدین الحنفی امام العینیہ کے خط سے نقل کیا
 کیا ہے نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ بِعَيْنِ الْعِيَانَةِ يَانظُرَ اللّٰهُ لَهُ بِعَيْنِ عِيَانَتِهِ (اللہ تعالیٰ اس کی
 نظر عنایت فرمائے گا) اور ان شاء اللہ ہم سب پر۔ صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وسلم۔

۳۷۔ قسطلانی فرماتے ہیں۔ اسی طرح میں نے آپ (شیخ بہار الدین الحنفی)
 کے خط سے سورۃ الفیل لکھی ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ جس نے اسے کسی ات
 ہزار مرتبہ پڑھا اور ہزار مرتبہ جناب رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 پر درود بھیجا، اور سو گیا تو خواب میں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم کی زیارت سے سرفراز ہو گا۔ جس نے اسے لکھا اور اپنے گلے میں پہن
 لیا تو دشمنوں سے بہت بڑی رکاوٹ و حفاظت ہوگی، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے
 گا اور اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

۳۸۔ سعادت الدارین صفحہ ۲۸۶، علامہ نہبانی فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کے منافع
 و فوائد کے بارے میں جناب امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس نے
 جمعہ کی رات، نصف شب نماز (تہجد) کے بعد ہزار مرتبہ سورۃ کوثر پڑھی وہ
 خواب میں زیارت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شاد کام ہو گا۔
 صاحب کنوز الاسرار نے بھی اس نسخہ کو اپنے ان الفاظ میں ذکر
 کیا ہے۔ جس نے جمعہ کی رات بعد نماز عشاء ہزار مرتبہ پڑھا، اور ہزار مرتبہ آقائے

نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کیا، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لے گا۔

قسطلانی نے تمہی سے یہ فائدہ کچھ اضافے سے نقل کیا ہے جتنا میں نے کنوز الاسرار سے نقل کیا ہے۔

گزارش ہے کہ اس سورہ کا اعادہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں کیونکہ میں نے اس کتاب کے دوسرے فائدہ میں لکھا ہے۔ وہاں صرف ہزار مرتبہ ہے یہ یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود سے متصل ہے۔ اور یہاں یہ بھی مذکور ہے کہ جمعہ کی رات نصف شب ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۹۔ ایک بزرگ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ جب مغرب پڑھے، دو، دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سات مرتبہ اخلاص پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو سجدہ میں چلا جائے اور سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سات مرتبہ پڑھے اور سات مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ درود بھیجے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

پھر سات مرتبہ کہے۔

يَا حَيُّ ، يَا قَيُّوْمُ ، يَا رَحْمٰنُ ، يَا رَحِيْمُ

ہر دو رکعت میں ایسا ہی کرے، یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہو جائے۔ عشاء کی نماز ادا کرے اور نماز کے بعد ہزار مرتبہ کہے۔ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ اور دائیں کندھے (پہلو) لیٹ جائے اور آقا علیہ السلام پر درود پڑھتا پڑھتا سو جائے۔ حضور سرکارِ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ یاب ہوگا۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۴۰۔ جناب حسن سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور چار سورتیں الضحیٰ، ألم نشرح، انا انزلناہ اور اذا زلزلت، پڑھے۔ جب نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے اور جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تسبیح درود پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ کسی سے بات نہ کرے یہاں تک کہ نیند آجائے۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سعادت اندوز ہوگا۔

۴۱۔ سعادت الدارین میں صفحہ ۲۸۷ پر مذکور ہے۔ فرماتے ہیں۔ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور سو مرتبہ قل هو اللہ پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو تین مرتبہ یا اللہ یا رحمن یا رحیم، یا مجمل، یا منعم، یا متفضل پڑھے۔ ایک بیاض پر یہ الفاظ لکھ لے۔ اور اسے اپنے سر کے نیچے رکھ لے۔ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔

عرض ہے سنوسی نے اپنے مہجرات میں، الہاروشی نے کنوز الاسرار میں، البکری نے شرح حزب النوری میں ذکر کیا ہے کہ سو یا زائد مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھنے یا متفضل کے بعد کہے: اَرِنِي وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (مجھے اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ انور دکھا دے)۔

۴۲۔ سعادت الدارین صفحہ ۲۸۷ پر مذکور ہے۔ جب آپ مغرب پڑھ لیں تو کھڑے ہو جائیں۔ عشاء آخر تک کسی سے گفت گو کیے بغیر نفل پڑھتے رہیں۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیریں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ اور قل هو اللہ

۱۰ سعادت الدارین۔ علامہ تہانی۔

اخذتین مرتبہ پڑھیں۔ جب آپ عشاء آخر پڑھیں اپنے گھر واپس آجائیں اور کسی سے گفتگو نہ کریں۔ سونے لگیں تو دو رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھیں۔ پھر سلام پھیریں۔ سلام کے بعد سجدہ ریز ہو جائیں۔ سات مرتبہ سجدہ میں استغفار کریں۔ سات مرتبہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ سات مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھیں۔ پھر سجدے سے سر اٹھالیں سیدھے بیٹھ جائیں۔ ہاتھ بلند کر دیں اور کہیں یَا حَيُّ، یَا قَيُّوْمُ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، یَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَرَحِيْمَهُمَا۔۔۔ یَا اللَّهُ، یَا إِلَهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ۔ یَا رَبُّ یَا رَبُّ، یَا رَبُّ۔ یَا اللَّهُ۔ یَا اللَّهُ۔ پھر کھڑے ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں کو بلند کریں۔ پھر ایک مرتبہ ویسے ہی کہیں جیسے بیٹھے ہوئے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور سر ایا حسن و خوبی جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم پر خیر درود پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ پھر بستر پر آجائیں اور داسے پہلو سو جائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔

۴۳۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ جو جمال نبوت کا نظارہ کرنا چاہتا ہے وہ سوتے وقت وضو کرے۔ پاک بستر پر بیٹھ جائے۔ پھر سورۃ الشمس، اللیل اور التین پڑھے ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے۔ سات رات تک یہ کرے اور حضور سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا رہے اور یہ دعا مانگتا رہے۔

اللَّهُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْحِلِّ وَالْحَرَمِ، وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

إِقْرَأْ عَلَيَّ رُوحَ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامُ . . .

۲۲۔ ایک عالم نے کہا ہے۔ ایک آدمی جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوا کرتا تھا۔ وہ جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سولہ ہزار مرتبہ درود بھیجتا تھا۔ درود یہ پڑھتا تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ۔

۲۵۔ نماز جمعہ کے سلام کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عصر کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی النَّبِيِّ الْاَوْمِيِّ پڑھتا رہے۔ اس کو امام العینیہ شیخ شہاب الدین نے ہمارے مشائخ احمد شہاب الدین زورق کے شیخ سیدی ایبھی محمد زیتون المغربی الفاسی سے روایت کیا ہے۔ سیدی احمد الترجمانی بن المغربی نے مدینہ منورہ میں اس کا تجربہ کیا تو صحیح درست تھا۔ یہ پندرہ نسخے مسالک الحنفاء الی مشارع

الصلاة على النبي المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم تالیف امام العلامة شہاب الدین احمد القسطلانی سے کچھ اضافوں کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں۔ ان (اضافوں) کی نشاندہی میں نے اپنے اپنے مقامات پر کر دی ہے۔

۲۶۔ ہمارے شیخ حسن العدوی رحمۃ اللہ شرح دلائل الخیرات میں ایک عارف سے العارف المرسی رحمۃ اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ جس نے اس درود کو شب و روز پانچ سو مرتبہ پڑھنے پر مواظبت اختیار کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاَوْمِيِّ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

وہ اس وقت تک فوت نہ ہوگا جب تک بیداری میں جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرے۔

لح سعادة الدارين .

جب یہ بیداری میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے تو خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے بدرجہ اولیٰ مفید ہے۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۴۷۔ ہمارے شیخ نے شرح مذکور میں امام یافعی سے ان کی کتاب بستان الفقہ سے نقل فرمایا ہے۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے وارد ہے فرماتے ہیں۔ جس نے ان الفاظ سے جمعہ کے روز مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ وہ اپنے رب کو یا نبی کو یا جنت میں اپنے مقام کو دیکھ لے گا۔ اگر نہ دیکھ پایا تو دو جمعہ یا تین یا پانچ جمعہ تک پڑھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ کا اضافہ بھی ہے۔ پھر میں نے شیخ عبداللہ الحیاط ابن محمد الہاروشی المغربی الفاسی نزیل تونس کی کتاب کنوز الاسرار میں دیکھا ہے۔ مذکور بالا کے بعد خوابوں کی مخصوص حکایات ہیں۔ جو خواب انہوں نے دیکھے۔ انہوں نے اس نیت سے اسی صیغہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا زیارت نہ ہوئی۔ پھر توجہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں آپ پر درود بھیجنے لگ گئے تو انہیں مژدہ ملا کہ انہوں نے آپ کو جنت میں پہچان لیا ہے۔ پھر جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی قبر انور کی زیارت کی۔ کہا کہ میں آج سے اتنی تعداد میں پڑھتا رہوں گا جتنا بھائیوں نے اس کا التزام کیا ہے اور یہ آپ کا معمول بن گیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ کہتے ہیں ہمارے بھائیوں میں سے ایک آدمی نے ایسا کیا تو اس نے حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے سعادت الدارین

کی زیارت کی سعادت حاصل کی جَعَلَكَ اللهُ مِنَ الْمُهْتَدِينَ (اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت یافتہ میں سے بنا دے) پھر جب تھوڑے ہی عرصہ بعد ہدایت کے اثرات اس پر ظاہر ہوئے۔ ایک اور بھائی نے ایسا کیا تو اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت پائی اور آپ نے اسے دعائے خیر سے نوازا۔

الحمد لله یہ مجرب ہے۔

۴۸۔ شیخ سنوسی اپنے مجربات میں کہتے ہیں۔ اور الذخائر المحمدیہ میں ہے۔ جس نے جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا اسم الْوَدُودِ سفید ریشم کے ٹکڑے پر لکھا اور اس کے ساتھ پینتیس مرتبہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، پینتیس مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سبکی و طاعت کی قوت عطا فرماتا ہے شیطانانی وساوس اور اس کے حملوں کا سدباب فرمادیتا ہے، مخلوق کے دلوں میں اس کا رعب ڈال دیتا ہے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت ہر روز اس کی طرف دیکھتے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود کثرت سے پڑھنے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر اس دن کے اسباب آسان فرمادے گا۔

۴۹۔ ابو موسیٰ المدنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت تخریج کی ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، کوئی مومن جمعہ کی ہدایت کو دو رکعت پڑھتا ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے۔ پھر ہزار مرتبہ صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کہتا ہے۔ ابھی اگلا جمعہ نہیں آئے گا کہ خواب

سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ، بِهٖ سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ

میں مجھے دیکھ لے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۵۔ ایشیخ محمد حقی آفندی النازلی اپنی کتاب خزینۃ الاسرار میں فرماتے ہیں۔ میرے شیخ لصفی الہندی نے ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ میں مدرسہ محمودیہ میں مجھے سند بیان کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے ان سے اکتشاف علم، قرب الہی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی کے لیے نھائنص واذکار کے لیے التماس کی۔ آپ نے مجھے آیۃ الکرسی اور یہ درود شریف بتایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ لَمَحَةٍ وَنَفْسٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ... اور فرمایا اگر اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو گے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علوم و معارف حاصل کرو گے یہاں تک کہ تم روحانی طور پر تربیتِ محمدیہ میں ہو گے۔ اور فرمایا یہ مجرب ہے۔ فلاں، فلاں اور بہت سوں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

میں نے رات کے شروع میں یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ سو مرتبہ پڑھا تو خواب میں جناب سرور کائنات علیہ اطمینان التحیات واکمل الصلوات کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے لیے شفاعت ہے۔ تیرے والدین اور بھائیوں کے لیے شفاعت ہے۔ پھر میں نے اللہ کی طرف سے قوت و طاقت پائی۔

جیسا کہ شیخ قدس سرہ نے ذکر فرمایا۔

پھر میں نے یہ درود شرف بہت سے بھائیوں کو بتایا جنہوں نے اسے معمول بنالیا انہوں نے ایسے عجیب اسرار پائے جو میں نہ پاسکا۔ اور ان میں بہت سے ایسے اسرار و معارف ہیں۔ آپ کے لیے اشارہ ہی کافی ہے یہ عجیب صیغہ ہے۔ اس کے بہت معارف و اسرار اور انوار ہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ بعض اہل محبت نے مجھ سے بتانے کا مطالبہ کیا تو میں نے ان کو بتا دیا۔ انہوں نے پڑھا اور دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تعریف و حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے انہیں اور ہمیں اس کی توفیق ارزانی فرمائی۔

۵۔ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ مفتی مکہ مکرمہ اپنے محبوب موعود جس میں انہوں نے تمام درود جمع کیے ہیں، فرماتے ہیں۔ یقیناً بہت اعلیٰ صیغے ہیں جن کو بہت سے عارفین نے ذکر فرمایا ہے۔ جس نے جمعہ کی رات کو ان پر مداومت اختیار کی خواہ ایک ہی مرتبہ ہو، تو موت کے وقت اور قبر میں داخل ہوتے وقت اس کی روح کے لیے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کی مثال منکشف ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے لحد میں اتارتے ہیں۔

فرمایا (مفتی سید احمد دحلان) بعض عارفین کا قول ہے۔ اس پر دوام حاصل کرنے والے کو چاہیے کہ ہر رات دس مرتبہ اور جمعہ کی رات سو مرتبہ پڑھے یہاں تک کہ اس عظیم فضیلت و بھلائی سے سرفراز ہو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور وہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ، الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔
 الشیخ الصاوی اور شیخ الامیر نے امام بیہقی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

المحدثیہ مجرب ہے۔ (مصنف) اس فائدہ کو جناب حسن محمد غوثی نے القوائد الحسان ص ۲۶ پر ان الفاظ کے بعد اس کا اضافہ کیا ہے۔ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلَّ مَا عَلِمْتَ۔

۵۲۔ شیخ الصاوی شرح ورد الدروری میں فرماتے ہیں۔ کہ ہزار مرتبہ درود ابراہیمی پڑھنے سے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ضرور ہو جاتی ہے۔ ہمارے شیخ عدوی دلائل الخیرات کی شرح میں کسی عارف کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ صیغہ تشہد جس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے، پیر یا جمعہ کی رات کو ہزار مرتبہ پڑھنا جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا موجب ہے۔ ... المحدثیہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۵۳۔ شیخ السنوسی نے بھی فرمایا ہے جو شخص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا آرزو مند ہے، سونے سے قبل غسل کرے، دو رکعت پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی عَظَمَتِكَ وَعَلٰی مُلْكِكَ وَمُنْتَهٰی الرَّحْمَةِ مِنْ رِضْوَانِكَ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِكُرْمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَدِكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَدَاوِمَةِ اِحْسَانِكَ۔ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَبِتَوْرٍ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهٖ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَاسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ تُنَزِّلُ بِهٖ الْمَطَرَ وَالرَّحْمَةَ عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْهٰنَا وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُكَ بِهٖ اَنْ تُرِيْنِيْ فِيْ مَنَامِيْ هٰذَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَاءِ نَفْسِهٖ

وَزِنَةَ عَرْشِهِ . . . وَمِدادَ كَلِمَاتِهِ . . .

۵۴۔ امام شعرانی اپنے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ جو آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو سادات، اولیاء اور اقطاب کی محبت کے ساتھ شب و روز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے۔ وگرنہ رویت کا دروازہ اس پر بند ہے۔ کیونکہ یہی (سادات، اولیاء اور اقطاب) لوگوں کے سردار ہیں۔ ہمارا رب ان کی ناراضی سے ناراض ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی۔

۵۵۔ دمیری نے حیاۃ الحيوان عند الكلام على الانسان میں شیخ شہاب الدین احمد البولی کی کتاب سر الاسرار سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔ جس نے جمعۃ المبارک کو طہارتِ کاملہ کے ساتھ کسی کارڈ پر محمّد رسول اللہ لکھا اور اپنے ساتھ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو طاعت کی قوت برکت پر مدد عطا فرمائے گا۔ شیطانی وساوس سے محفوظ فرمائے گا۔ روزانہ طلوع آفتاب کے وقت اس کارڈ کی طرف دیکھنے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کثرت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔۔۔ یہ ایک لطیف راز ہے۔۔۔ مجرب ہے۔

۵۶۔ میں نے ان کے مجموعہ میں رویت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے درود دیکھا۔ جو شخص سر یا حسن و زیبائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔۔۔ دو رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ اور پچیس مرتبہ والضحیٰ اور پچیس مرتبہ الم نشرح پڑھے۔ پھر سونے تک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش

لہ سعادة الدارين۔ لہ سعادة الدارين۔

کرتا ہے۔۔۔ یہ مجرب ہے (مصنف) لہ

۵۷۔ شیخ یوسف النہبانی سعادة الدارين صفحہ ۲۹۳ میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے نقشے کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا خواب میں زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مفید ہے جیسا کہ الشہاب احمد المقری نے اپنی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال میں ذکر فرمایا ہے۔ ان کی عبارت (ترجمہ) یہ ہے۔ نقش نعل مبارک کے خواص میں سے ہے۔ جیسے بعض ائمہ نے اس کی برکت و سعادت میں مجرب ہونے کے بارے میں فرمایا۔ جس نے ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھا، اسے مخلوق میں قبول تام اور پذیرائی ملے گی۔۔۔ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا، یا خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لے گا۔

اس نعل مبارک کی تصویر علامہ نہبانی کی جو اہر البحار میں بنا دی گئی ہے

اور سیدی محمد بن علوی المالکی کی الذخائر المحمدیہ میں بھی ہے۔ (مصنف)

۵۸۔ علامہ نہبانی نے سعادة الدارين ۲۹۲ میں ذکر فرمایا ہے جو آدمی خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہے، اگر اس سے زیادہ کرے۔۔۔ تو بیداری میں بھی ہوگی جیسا کہ بعض عارفین کے کلام سے معلوم ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعمیل کے اور نہایت سے باز رہے، شوق، محبت اور کثرت ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع پر موانعت اختیار کرے آپ پر درود بھیجے۔ مدائح نبویہ پڑھتا رہے۔ آپ کی صورت شریفہ اگر اس سے

سے پہلے اسے خواب میں زیارت ہو چکی ہو تو اس نو بہار کو پیش نظر رکھنے کے لئے جو
شمال طیبہ میں وارد ہے وہی کافی ہے۔ اور اگر پہلے زیارت ہو چکی ہے
حجرہ شریف کو سامنے رکھے۔ گویا آپ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہیں۔ یہ سیدی عبدالکریم الجیلی کی کتاب
الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔
میں آپ کو ہمیشہ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا
رُخ انور پیش نظر رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ
بسعی و کوشش مستحضر کریں۔ تو روحِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو
قریب پائیں گے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے سامنے ہوں گے۔
آپ زیارت شاد کام ہونگے گفتگو کریں گے اور مخاطب ہوں گے۔ آپ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جواب مرحمت فرمائیں گے۔ گفتگو فرمائیں گے، تو
ان شاء اللہ آپ صحابہ کے درجہ کو پہنچ جائیں گے اور ان سے مل جائیں گے۔
میری گزارش ہے۔ کہ گفتگو اور سامنے جلوہ گزرنے کے
اعتبار سے صحابہ کے درجہ کو پہنچیں گے نہ کہ کامل صحابہ کے درجہ کو۔۔۔۔۔
جیسا کہ مجھے میرے ایک محترم بزرگ نے بتایا۔ واللہ اعلم۔

۵۹۔ سعادت الدارین میں فرماتے ہیں۔ خواب میں جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے سترہ مرتبہ الصمدیہ اور یہ دعا پڑھے۔
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِتُورِ الْأَنْوَارِ الَّذِي هُوَ عَيْنُكَ لَا غَيْرُكَ

۱۔ سعادت الدارین۔ ۲۔ جیسے وہ زیارت سے شاد کام ہوتے تھے اور یہ کلام ہوتے تھے یہ خواب
میں زیارت و گفتگو ہے اور وہ عالم ظاہر میں کہ سید کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
ان کے سامنے جلوہ افروز ہوتے تھے۔ اس لیے صحابہ کرام کے مقام بلند تک رسائی ناممکن و
محال ہے۔ (مترجم)

أَنْ تُرِيَنِي وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَالِإِلهِ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَكَ . . . آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے تمام نوروں کے نور کا سوالی ہوں۔ جو تیرا ہی ہے،
غیر نہیں کہ تو مجھے اپنے نبی جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا رخ انور
دکھا دے جیسا کہ وہ تیری بارگاہ میں ہے۔

جس نے سونے سے قبل اسے پڑھا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوگا جیسا کہ مجھے اس کے
بارے میں الشیخ عبدالکریم القاری القادری الدمشقی نے گزشتہ سال بتایا جب
وہ ۱۳۱۴ھ میں حج کے لیے جاتے ہوئے بیروت آئے۔ یہ بزرگوں کے
نیک سیرت نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کے بزرگوں برکات سے
مستفیض فرمائے۔ آمین۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۴۔ یہ وظیفہ درود پاک حضرت الشیخ الفاضل جناب ابوالقاسم محمد خیر کا ہے۔
مجھے عبدالمجید شقیر نے اس وقت مرحمت فرمایا جب وہ مدینہ منورہ حاضر
ہوئے۔ زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ۱۵۵ مرتبہ
پڑھا جائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَاةً تَبْلُغُنَا
بِهَارِوَيْتِهِ فِي الْبِقْظَةِ وَالْمَنَامِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ
الْأَعْلَامِ صَلَاةً عَالِيَةً مُسْتَمِرَّةً عَلَى الدَّوَامِ بِقَدْرِ
عَظَمَةِ ذَاتِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

۶۱۔ خواب میں جناب سیدالساوات، فخر موجودات آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
زیارت کے لیے سیدنا الشیخ ابوبکر بن سالم کا یہ مشہور صیغہ مجربات میں سے ہے۔

اور وہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النَّجَّاحِ وَالْبِرَّاقِ
وَالْعَلَمِ، دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْأَوْلَمِ، جِسْمُهُ مَعْطَرٌ
مُنَوَّرٌ، مِنْ أَسْمَاءِ مَكْتُوبٍ مَرْفُوعٍ مَوْضُوعٍ عَلَى الْوَجْهِ وَالْقَلَمِ،
شَمْسُ الصُّحَى بَدْرُ الدُّجَى، نُورُ الْهُدَى مِصْبَاحُ الظُّلَمِ سَيِّدُ
الْحَكُونِ وَشَفِيعُ الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ، مَحْبُوبِ عِنْدَ رَبِّ
الشَّرْقِيِّنَ وَالْمَغْرِبِيِّنَ يَا أَيُّهَا الشُّتَاقُونَ لِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا . . .

بدرا سعادت میں مذکور ہے کہ ضروریات کی بجا آوری اور حاجت براری

کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھیں۔

۶۲۔ کتاب وسیلۃ العباد الی زاد المعاد، غوث العباد سیدی عبداللہ بن علوی الحداد کے
مجموعہ اوراد و وظائف کے صفحہ ۹۶ پر ہے۔ مشہور سیفی دعا کے بعد یہ دعا پڑھی
جائے۔ اس کو آپ نے ۲۸ شعبان ۱۱۲۴ھ بروز بدھ ظہر کی اذان کے بعد
اقامت سے قبل لکھوایا۔ اور فرمایا۔

اس دعا کی ہر کسی کو اجازت نہیں۔ جب صادق اسے پڑھے گا تو وہ
تاجدار کائنات جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر پائے گا
اور وہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا أُوَدِّعْتُ هَذَا الدُّعَاءَ الْمُبَارَكِ مِنْ
مَخْرُوفٍ أَنْوَارِكَ - وَ مَكْنُونٍ أَسْرَارِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي فِي
بِحْرِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَأَنْ تُمَلِّكَنِي زِمَامَ الْفَضْلِ

وَالنِّعَمِ حَتَّى تَقَادَ لِي صَعَابِ الْأُمُورِ - وَيُنَكِّشَ لِي مِنْ
عَجَائِبِ الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ كُلِّ نُوْدٍ - وَأَسْأَلُكَ أَنْتَ
تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيَّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُسَجِّدَ لِي خُدَّامَ هَذَا الدُّعَاءِ وَالْأَسْمَاءِ
وَأَنْ تَجْمَعَ شَمْلِي بَيْنِيكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْ تَرْفَعَنِي بِهِ مِنَ الْمَلِكِ إِلَى الْمَلَكُوتِ - وَمِنَ الْعِثْرَةِ إِلَى
الْجَبْرُوتِ - فَأَحْيَا بِرُؤْيَاكَ كَمَا لَجَلَّكَ وَأَحْشُرُنِي مَعَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أَوْلِيكَ رَفِيقًا - ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ
وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا -

۶۳۔ جس نے ۱۲۰۰ (بارہ ہزار) مرتبہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے
شرف یاب ہوگا۔

۶۴۔ جس نے یہ مبارک صیغہ پڑھا وہ خواب میں جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کی زیارت سے مستفیہ ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ عَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَمَا قَدْ كَانَ -

۶۵۔ السید عبدالرحمن الرقاعی نے مجھے بتایا۔ انہیں ایک بزرگ نے بتایا جو خواب میں
جناب سرور کائنات علیہ الطیب التہیات واکمل الصلوات کی زیارت کرنا چاہتا
ہے، وہ سورہ طہ کی ابتدائی آیات پڑھے۔ بعد ازاں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر درود بھیجے۔

۶۶۔ مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ الشیخ یوسف البہانی نے خواب میں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح دیکھنے کا ارادہ کیا جس طرح آپ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ ہوتے تھے۔ آپ نے تین ہزار مرتبہ
سورہ اخلاص پڑھی اور خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے
شاد کام ہوئے۔

فرماتے ہیں میں نے جو انوار دیکھے ہیں ان کو اگر بیان کرنا چاہوں تو
نہیں کر سکتا اور میں نے کہا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

اس سے عیاں ہے کہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی زیارت کے لیے صدق و اخلاص سے سورہ اخلاص اور حضور نبی رحمت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا مفید ہے۔

۶۷۔ حضور سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے
یہ صیغہ بڑے مجربات سے ہے۔ یہ جناب الفاضل البرکۃ بقیۃ السلف قدوۃ
الخلف جناب عبدالقادر بن احمد السقاف کا ہے۔ ایک بزرگ نے آپ سے
یہ صیغہ مدینہ منورہ میں طلب کیا وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اِجْمَعِ
بَيْنِي وَاَيْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْقَرِیْبِ يَا مُجِیْبُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ بِاَبْكَ
الْاَعْظَمُ وَاَصْرَاطُكَ الْاَقْوَمُ۔ وَلَا طَرِیْقَ اِلَّا مِنْ الْبَابِ۔ وَلَا
دُخُوْلَ اِلَّا بِوَاَسْطِیْتِهِ يَا وَهَّابُ۔ اُدْخِلْنِي عَلَیْكَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ
وَشَرِّفْنِي بِكَشْفِ الْحِجَابِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُحَسِّرْ مِنِّي مِنْ رُوْیْتِهِ
وَلَا مِنْ النَّظْرِ اِلٰی وَجْهِهِ وَلَا مِنْ الدُّخُوْلِ فِيْ بَرَكَاتِهِ۔ وَلَا مِنْ
الْتِمَاسِ رِعَايَتِهِ۔ اِجْعَلْنِي دَائِمًا تَحْتَ نَظْرِهِ وَاِجْعَلْنِي مِنْهُ
قَرِیْبًا يَا مُجِیْبُ يَا مُجِیْبُ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

... الحمد للہ یہ مجرب ہے (مصنف)

یہ وظیفہ مجھے سیدی شہاب الدین بن علی المشہور نے عنایت فرمایا اور
یہ سیدی الحبیب عبدالقادر بن احمد السقاف کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ یہ
ورقہ ہمارے پاس ہے۔

۶۸۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ دِحْسَنَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ -

یہ وظیفہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے مفید ہے۔ یہ شیخ
محمد بانخیرہ کا ہے۔ انہوں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیا ہے
اور ہم نے یہ سیدی شہاب الدین بن علی المشہور سے لیا ہے۔ ان کو شیخ محمد
بانخیرہ نے اس کی اجازت دی۔ اور انہوں نے ہمیں اس کی اجازت مرحمت
فرمائی جس طرح ان کے شیخ نے انہیں مرحمت فرمائی۔ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْمُنَى -
... الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۶۹۔ یہ وظیفہ بھی خواب میں جناب سید الوری علیہ السجیۃ والثناء کی زیارت کے لیے
مفید ہے جیسا کہ ہمارے شیخ و امام الحبیب العالم، العلامة احمد مشہور الحداد
نے ہمیں بتایا۔ وہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ وَ سَيِّدِ
الرُّكُوعِ، وَالْحَاضِرِ مَعَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ... دس سے سو مرتبہ پڑھے۔

۷۰۔ حضور سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے فوائد عظیم
میں سے یہ ہے کہ ماضی و حاضر میں دلائل الخیرات پڑھنے پر مداومت اختیار

کرنے پر مجھے بہت مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اس سے قبل مجھے والد محترم نے اس کے پڑھنے کا شوق دلایا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ جو اس میں انوار و اسرار اور خیرات و نفعات ہیں ان تک کوئی بھی وصل اس (دلائل الخیرات) کے بغیر نہیں پہنچا۔ مقصد خلوص اور سچی نیت ہو۔ اور اللہ توفیق دینے والا اور سیدھے راستے پر گامزن فرمانے والا ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَلِيْلِ الْخَيْرَاتِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ..

جب ہم شامہ صومالیہ میں تھے۔ ہمارے ہاں جامعہ الازہر کے منبعوث شیخ عبد المنصف محمود عبدالفتاح تھے۔ وہ بڑے نیک تھے۔ جب اپنے وطن مصر جانے کا وقت قریب آیا۔ مجھ سے فرمایا۔ میں آپ کو دلائل الخیرات پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ کوئی وصل اس کے بغیر منزل رسا نہیں ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ..
الحمد لله رب العالمين ہے۔ (مصنف)

۱۰۔ سیدی الجلیل علامہ سالم بن عبداللہ الشاطری نے مجھے بتایا جس نے سیدی احمد البدوی قدس اللہ سرہ کے صیغہ مبارک کو فجر سے پہلے سو مرتبہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی۔ تو حاجت براری اور رویت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مجرب ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَوْصَالِ التُّورَانِيَّةِ وَ
مَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَخَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطَفَائِيَّةِ

صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْأَصْلِيَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ - وَالرُّتَبِ الْعَلِيَّةِ
 مَنْ إِنْ دَرَجَ النَّبِيُّونَ تَحْتَ لَوَائِهِ - فَهُوَ مِنْهُ وَإِلَيْهِ وَصَلِ
 وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ - عَدَدَ مَا خَلَقْتَ
 وَرَزَقْتَ وَآمَيْتَ وَأَحْيَيْتَ إِلَى يَوْمِ تُبْعَثُ مَنْ أَقْنَيْتَ -
 وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا -

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۴۲۔ خواب میں جناب سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے
 لیے عظیم مجربات میں سے وہ عظیم صیغہ مبارک ہے جو جناب سید القطب احمد
 بن ادیس المغربی کی طرف منسوب ہے اور وہ یہ ہے -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِتَوْفِيقِ وَجْهِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي مَلَأَ أَرْكَانَ
 عَرْشِ اللَّهِ الْعَظِيمِ - وَقَامَتْ بِهِ عَوَالِمُ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ
 عَلَيَّ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقُدْرِ الْعَظِيمِ - وَعَلَى آلِ نَبِيِّ اللَّهِ
 الْعَظِيمِ - بِقُدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ - فِي كُلِّ لَمَحَةٍ
 وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ ... صَلَاةً دَائِمَةً يَدْوَامُ
 اللَّهُ الْعَظِيمُ تَعْظِيمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ
 الْعَظِيمِ - وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي
 وَبَيْنَتَهُ كَمَا جَعَلْتَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا
 يَقْظَةً وَمَنَامًا - وَاجْعَلْهُ يَا رَبِّ رُوحًا لِدَاقِي مِنْ جَمِيعِ
 الوجودِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ يَا عَظِيمُ -

۴۳۔ سیدی العالم العلامہ الحبیب زین بن ابراہیم نے مجھے بتایا ہے فرمایا جس

۱۔ مخ العبادۃ لاهل السلوک والازادۃ ۳۲۲

نے المضریہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی وہ خواب میں جمالِ جہاں آرار
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طلعتِ زیبا کی زیارت سے سرفراز ہوگا۔ ان
 کے علاوہ بھی کسی ایک شخص نے بتایا کہ اس نے المضریہ پڑھنے پر دوام اختیار
 کیا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ یاب ہوا۔
 ہمارے اور والدِ محترم کے شیخ جناب عمر بن احمد بن سمیط نفعاً للہ
 ... فرماتے ہیں۔ جس نے بردہ اور مضریہ پڑھنے پر مداومت اختیار
 کی وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے
 سعادت اندوز ہوگا۔ واللہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا
 محمد و آلہ و صحبہ وسلم ...

جناب رسول امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک محب و عاشق، شیخ
 نور بن احمد صابر کی زیارت کے لیے ساحل سمندر پر براہِ جارہے تھے۔
 وہ یہ قصیدہ مضریہ پڑھ رہے تھے جب اس شعر پر پہنچے۔

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُحْتَارِ مَا طَلَعَتْ
 شَمْسُ النَّهَارِ وَ مَا قَدْ شَعَشَعَ الْقَمَرُ

پھر جب سیدنا محمد مصطفیٰ المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دن کے
 آفتاب اور چاند کے چمکنے تک درود ہو۔

تو مشرق و مغرب کے انوار ان کے لیے روشن ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ
 چل نہ سکے اور کچھ دیر رک گئے۔ اس کے بعد چلے۔ اس نورِ امین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ رہنے والوں کو مبارک! والحمد
 لله رب العالمین۔

۷۲۔ میں فاضل مکرم جناب ابوبکر بن علی المشہور کے ساتھ تھا۔ اور وہ شب

شبِ سعادت ربیع الاول ۱۲۰۶ھ جمعہ کی رات تھی۔ میں نے ان سے عرض کی۔ میں آپ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ایسا صیغہ چاہتا ہوں جو آپ کو بہت اچھا لگتا ہے۔ آپ مجھے اس کے پڑھنے کا حکم فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ میرے مطلوب سے نواز دے اور میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ہمکنار فرمائے۔

آپ نے مجھے فرمایا۔ میں نے ایک مرتبہ والد گرامی کو بتایا۔ انہوں نے مجھے فرمایا۔ یہ صیغہ مبارکہ پڑھا کرو۔ یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مجرب ہے۔ صیغہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ

وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ مسکین پر احسان و کرم فرمایا۔ اپنی کتاب نفعات القوز و القبول فی الصلوة والسلام علی سیدنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کہ اس نے اس کتاب میں درود کے دو ہزار صیغے حروفِ تہجی کے اعتبار سے نشر میں جمع کیے۔ ہم یہ کتاب صرف چند احباب کو ہی پیش کر سکے ہیں کیونکہ یہ مخطوط ہے۔ الحمد للہ جب بھی اہل محبت نے اسے پڑھا ہے۔ اور اس کتاب کو مکمل کیا ہے وہ خواب میں سید الاحباب جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوا ہے۔ اس کتاب کے فضائل و برکات بہت زیادہ ہیں۔ اس کی تالیف کی بھی عجیب ہی داستان ہے۔ ریشم میں

لہ منخ العبادۃ لاهل السلوک والیرادۃ۔

لکھی ہوئی ہے۔ یہ چند کلمات تو بس بارگاہِ اقدس جناب مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشاق اور شیدائیوں کے شوق و رغبت کے پیش نظر
تحریر کر دیے ہیں۔

الحمد لله مجرب ہے

۷۶۔ جناب عبداللہ بن ہادی الہمدانی کی کتاب اجازات و حکایات صفحہ ۸ پر ہے۔
درود جیلانی کی محترم علی بن سالم بن شیخ احمد کی اجازت ... آغازیوں ہے
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ الدَّرِّ الْأَزْهَرِ، وَالْيَاقُوتِ
الْأَحْمَرِ - وَنُورِ اللَّهِ الْأَظْهَرِ - وَسِرِّ اللَّهِ الْأَكْبَرِ -

زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پندرہ مرتبہ
پڑھے۔ پھر پانچ مرتبہ تعوذ (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) پھر پانچ
مرتبہ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) پڑھے پھر کہے۔

اللَّهُمَّ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرِنَا وَجْهَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَالًا وَمَا لَا يَقْظَةٌ وَمَنَامًا ...

اے اللہ اپنے حبیبِ لیبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل
کے صدقے ہمیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخِ انور کی حالا و آلا (موجودہ اور
بعید میں) جاگتے سوتے زیارت سے نواز۔

۷۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے صاحبِ بردہ الامام محمد البوصیری
رضی اللہ عنہ کے شعر کی بھی اجازت فرمائی۔

نَمَّ سَرَّحًا طَيْفٌ مِّنْ أَهْوَىٰ وَنَارَقَانِي
وَالْحُبِّ يُعْرِضُ اللَّذَاتِ بِاللَّكِمِ

رات کے وقت ہاں مجھے اس محبوب کا خیال آیا۔ اس نے مجھے بے چین کر دیا اور شب بھر بیدار رکھا اور محبت غم فراق کیساتھ لذتوں میں اڑے آتی ہے۔ اس کو بار بار پڑھتا رہے یہاں تک کہ نیند آجائے۔

اس کے بارے میں مجھے میرے بھائی الحاج عمر محمد عبداللہ شاد اور اللہ نے بتایا جیسا کہ ہمارے والد محترم الامام الشیخ عبداللہ شاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا۔ (مُصنّف)

۷۸۔ یہ بھی السید علی عبداللہ بن ہادی الھدار کے مکاتبات و اجازات صفحہ ۱۱ سے لیا گیا ہے۔ جناب نبی کائنات علیہ افضل الصلوات و ازکی التسلیمات کی رویت کا نسخہ۔

آپ وضو کریں، پاک بستر پر آئیں۔ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے دو رکعت اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ درود شریف پڑھیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔ اسی مرتبہ پڑھیں اور اسی مرتبہ سورہ کوثر پڑھیں۔

۷۹۔ یہ نسخہ بھی اسی کتاب میں مذکور ہے۔ السید الجبیب العارف باللہ احمد بن محمد الکاف رضی اللہ عنہ کی طرف اس کی اجازت ہے۔

جمعہ کی رات ہزار مرتبہ سورہ کوثر۔ ہر دفعہ پڑھنے کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھیں۔

ہم نے سورہ کوثر کا وظیفہ اس کتاب کے نسخہ آٹھویں ذکر کر دیا ہے۔ اس میں یہاں ہر دفعہ کوثر پڑھنے کے بعد درود پاک کا اضافہ ہے۔ (مُصنّف)

۸۰۔ سیدی یوسف نبھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب سعادة الدارين میں ذکر کرتے

ہوتے فرماتے ہیں۔

یہ درود پاک خواب میں جناب سرور کائنات علیہ اطمینان التحیات و
اجل التسلیمات کی زیارت کے لیے مفید ہے۔ اس کے اور بھی فوائد ہیں۔
اپنے مقام پر ذکر کیے جائیں گے۔ درود پاک یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ قَدْرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
— آخر تک — ہزار مرتبہ پڑھا جائے۔

۸۱۔ جناب ابو بکر بن علی المشہور اپنی کتاب قبسات النور فی ترجمۃ حبیب علی المشہور
(اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے) صفحہ ۳۶۳ میں فرماتے ہیں۔

سید (الشریف) طیفور خواب میں جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔ فرماتے ہیں۔۔۔ پھر اس کے
بعد جناب حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی۔

فرماتے ہیں۔ ان کے والد محترم نے انہیں بتایا کہ جب وہ زیارت
کے آرزو مند ہوتے ہیں تو سوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھتے ہیں وَمَا أَرْسَلْنَا
مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا
أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔

جتنا شکر کرنا ممکن تھا کر دیا ہے۔ میں نے سید طیفور کے الفاظ بدھکی
فجر ۲۱ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ کو قبسات سے لکھے۔

۸۲۔ ہم جناب زین بن ابراہیم کے پاس تھے۔ یمن سے ہمارے پاس السید
عبدالرحمن تشریف لائے اور فرمایا السید حسین بن حامد الحضار نے ہمیں خواب
میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے مجرب درود پاک بتایا۔

اس وقت ہم سوچ میں عرفات میں تھے۔ درود پاک یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَغْفِرُ بِهَا
الذُّنُوبَ وَتُسَهِّلَ بِهَا الْمُضْلُوبَ - وَتُصَلِّحُ بِهَا الْقُلُوبَ
وَتَنْطَلِقُ بِهَا الْعُصُوبَ وَتَلِينُ بِهَا الصُّعُوبَ وَعَلَى آلِهِ وَ
صَحْبِهِ وَمَنْ آتَى مِنْ سُوْبٍ - چالیس سے چار سو مرتبہ پڑھا جائے۔

یہ وظیفہ بھی جناب ابوبکر المشہور نے اپنی کتاب قبسات النور فی ترجمہ

والدہ الحبيب علی المشہور نے صفحہ ۳۲۹ میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا ہے یہ

جناب صالح بن حسن الحامد بن حضرت حامد بن محمد السری کے لیے اجازت

ہے۔ اور ان سے علی المشہور کو۔

۸۳۔ یہ بھی مشہور ہے کہ جس نے تشبیہ الانام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام پڑھنے

پر مواظبت اختیار کی، وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

زیارت سے مستفیذ ہوگا۔ یہ بہت سے صلحا کے نزدیک مجرب ہے۔ جب

اسے پڑھتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کمال حضور ہو

اور روحانی طور پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہی توجہ مرکوز ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

۸۴۔ مفاتیح المفایح میں ہے۔ فرماتے ہیں جن مبارک صیغوں سے یہ عظیم مقصد حاصل

ہو سکتا ہے۔ وہ سیدنا عبداللہ بن الہاروشی الفاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب کنوز

الاسرار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار وآلہ واصحابہ الابرار کو مسلسل اور متواتر پڑھنا

۸۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“ کے پیش نظر یہ

تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ تکبر و بڑائی اور ریا کا اس میں کوئی دخل نہیں

یہ واقعہ ہمارے ساتھ اس وقت پیش آیا جب ہم مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں

حضرت العلامة ولی کامل سیدی احمد مشہور الحداد مدظلہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔
 اللہ تعالیٰ ان کی زندگی سے فیض یاب اور ان کی برکات سے نوازے، ان کے
 پاس ایک نیک نوجوان آیا اور عرض کیا — حضور! میں خواب میں جناب
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ کیا پڑھوں؟
 جناب احمد نے فرمایا۔ ہمارے صاحبزادے حسن محمد کی تصنیف فیض الانوار فی سیرۃ
 النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھا کرو۔ اس نے کتاب لی۔ اور اسی رات
 پڑھ ڈالی۔ فجر کے وقت جب میں حرم شریف آیا تو میں نے نوجوان کو بڑا خوش و خرم
 دیکھا۔ اس نے بتایا الحمد للہ! آج رات میں نے یہ کتاب پڑھی اور جناب مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اس عنایت اور لطف و
 عطا پر اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بجالایا۔

گزارش ہے نیت نیک، عزم صادق اور عمل خلوص پر مبنی ہو — ہر
 انسان اسی سے سعادت مند اور فیروز بخت بنتا ہے۔ بارگاہ ایزدی میں التجاہے
 کہ وہ ہمارے اعمال اپنے لیے خالص بنا دے اور جناب رسول کون و مسکاں
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی، آپ کے آل و اصحاب کی محبت کا ذریعہ بنا دے۔
 اس کتاب کے بہت سے اسرار و معارف ہیں۔ ان شاء اللہ ہم ان کو
 اپنے مقام پر ذکر کریں گے۔ ہر کام میں نیک نیتی ضروری ہے۔
 اِنَّهَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ . . . اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى . . .
 اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ . . ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی
 اس نے نیت کی —

۸۶۔ یہ درود شریف جناب سید احمد غالب بن عبدہ بن حسین الحسینی الدارہ المحمدیہ
 کے ہیں۔ یہ قصائے حاجات، مشکل کشائی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے۔
 انہوں نے ہمیں ان کی جناب ابو بکر بن علی المشہور کی موجودگی میں اربعہ الیوم
 ۲۰۸ھ کو اجازت عطا فرمائی۔ یہ درود شریف جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سے ماخوذ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَنْبِيَآءُ كَا وْرُسُلَهُ وَاَوْلِيَآءَهُ
 وَجَمِيعَ خَلْقِهِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
 السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۸۷۔ انہی سے یہ بھی ہے۔

انہوں نے بارگاہ اقدس سے اسم اعظم کے لیے عرض کیا۔ آپ اور وہ جناب امام
 سیدنا علی المرتضیٰ کو دیکھ رہے تھے۔ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب
 سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ انہیں دو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يَا نُوْرَ النُّوْرِ صَلَّى عَلٰى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّوْرِ۔۔۔

۸۸۔ انہی سے یہ بھی ہے۔ یہ وہ درود شریف ہے جس سے فرشتے آغاز کرتے
 ہیں اور اسی کے ساتھ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ
 لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَ عِلْمُ اللّٰهِ اس کے آخر میں درود برابر ہی پڑھتے ہیں۔
 یہ اہم بہات کے وقت پڑھنے کے لیے صلاۃ الرسول ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَطِیْفٌ وَمَا اَسْرَعَكَ فِی تَفْرِیْحِ الْكُرْبِ
 عِنْدَ اَوْقَاتِ الشَّدَاۓِدِ۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف غزوات میں، طائف میں اور

غار میں اسے پڑھا۔

یہ دعائیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مانگو ہیں۔

۸۹۔ میں مدینہ منورہ میں سیدی العلام علوی المالکی دامت برکاتہم العالیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے یہ عظیم مجرب نسخہ بتایا۔ یہ مشہور صیغہ جناب ابن شیش علیہ السلام کا ہے۔۔۔ اس کی کم از کم تعداد — سوتے وقت تین مرتبہ پڑھنا ہے۔
الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ درود پاک کے الفاظ یہ ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مَنْ مِنْهُ انْشَقَّتِ الْأَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الْأَنْوَارُ،
وَفِيهِ ارْتَفَعَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنَزَّلَتْ عُلُومُ آدَمَ فَأَعْبَجَزَ الْخَلَائِقُ،
وَلَهُ تَضَاءَلَتِ الْفُهُومُ، فَلَمْ يُدْرِكْهُ هُنَا سَابِقٌ وَلَا لَاحِقٌ،
فَرِيَاضِ الْمَلَكُوتِ بِزَهْرِ جَمَالِهِ مُوْنِقَةً وَحِيَاضِ الْجَبْرُوتِ
بِفَيْضِ أَنْوَارِهِ مُتَدَفِّقَةً وَلَا شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ مَنْوُوطٌ إِذْ لَوْ
الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيلَ الْمَوْسُوطُ صَلَاةٌ تَلِيْقُ مِنْكَ إِلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ۔
اللَّهُمَّ إِنَّهُ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ وَحِجَابُكَ الْأَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ
بَيْنَ يَدَيْكَ، اللَّهُمَّ الْحَقِّقِي بِنَسَبِهِ وَحَقِّقِي بِحَسَبِهِ وَعَرِّفِي
إِيَّاهُ مَعْرِفَةً أَسْلَمَ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ وَأَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ
الْفَضْلِ وَأَحْمِلْتِي عَلَى سَبِيلِهِ إِلَى حَضْرَتِكَ حَمَلًا مَحْضُوفًا
بِنُصْرَتِكَ وَأَقْدِفِي بِي عَلَى الْبَاطِلِ فَأَدْمِغْهُ وَزَجِّبِي بِي بِمَجَارِ
الْأَحْدِيثِ وَأَنْشِلْنِي مِنْ أَوْحَالِ التَّوْحِيدِ وَأَعْرِقْنِي فِي عَيْنِ
بَحْرِ الْوَحْدَةِ — حَتَّى لَا أَرَى وَلَا أَسْمَعُ وَلَا أَجِدُ وَلَا أَحْسِسُ
إِلَّا بِهَا فَاجْعَلِ الْحِجَابَ الْأَعْظَمَ حَيَاةَ رُوحِي وَرُوحَهُ وَ
سِرَّ حَقِّقَتِي وَحَقِيقَتَهُ جَامِعُ عَوَالِمِي بِتَحْقِيقِ الْحَقِّ الْأَوَّلِ يَا

أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ - اِسْمَعُ نِدَائِي بِمَا سَمِعْتَ بِهِ
 نِدَاءَ عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَانصُرْنِي بِكَ لَكَ وَأَيَّدْنِي بِكَ لَكَ
 وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ - (تین مرتبہ)
 اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى
 مَعَادِهِ رَبَّنَا إِنَّا مِن لَّدُنكَ رَحِمَةٌ وَهِيَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا (تین مرتبہ)
 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا . . . صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ وَنِعْمَاتُهُ
 وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ الشَّعْرِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ
 رَبِّنَا الثَّمَانَاتِ الْمُبَارَكَاتِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
 وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ —

الحمد لله یہ مجرب ہے — (مصنف)

۹۔ جناب عمر بن العلامہ السید محمد سالم بن حفیظ۔ فروکش البیضار نے مجھے بتایا فرماتے
 ہیں۔ انہیں جناب محمد بن علوی بن شہاب الدین نے بتایا — وہ ایک عارف
 سے نقل فرماتے ہیں۔ جس نے اس مبارک طفیفہ کو حرز جاں بنایا اس کے شیخ
 جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہوں گے۔ وہ طفیفہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى
 آلِهِ بِعَدَدِ عَلَيْكَ -

۹۱۔ یہ نسخہ بھی جناب محمد بن علوی بن شہاب الدین دامت برکاتہم العالیہ کا ہے فرماتے
 ہیں جو شخص دعوت الی اللہ کے لیے نکلا۔ وہ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب
 میں زیارت سے مشرف ہوگا۔ ایک دوست نے مجھے بتایا کہ وہ دعوت کے لیے

نکلے اور خواب میں جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔

گزارش ہے بہت سے بزرگ لوگ اپنے ارادت مندوں اور عقیدت کیشوں کو اس کا حکم فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اس نعمت سے نوازتا ہے۔۔۔
 .۔۔ یہ بہت مجرب ہے۔۔۔ اگر چاہیں تو تجربہ کر لیں۔۔۔ اللہ کے فضل سے مراد بر آئے گی۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔۔۔ (مصنف)

۹۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّفْتٰحِ بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ مَا فِيْ
 عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمِيْنَ بِدَوَامِ مَلِكِ اللّٰهِ وَعَلَى
 اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَاٰلَاہُ۔

جناب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ نے مجھے بتایا کہ ان کے جد امجد جناب سالم بن حفیظ نے یہ درود شریف جناب قطب سیدی علی بن محمد الحبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حالت میں لیا کہ اس میں کچھ اضافہ تھا جو ہم نے یہاں اس کتاب میں نقل کیا ہے۔ اضافہ یہ ہے۔ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَاٰلَاہُ۔

اصل وہ جو اس کتاب میں ہے۔ پہلے گزر چکا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّفْتٰحِ بَابِ رَحْمَةِ
 اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمِيْنَ بِدَوَامِ مَلِكِ اللّٰهِ
 ۹۳۔ جناب عمر بن محمد سالم بن حفیظ فرماتے ہیں جس نے بردہ المدنیٰ پڑھا اور ہر شعر کے
 بعد صَلَوَاتِیْ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا۔ عَلٰى خَيْرِ الْخَلْقِ
 كُلِّہُمْ۔۔۔ پڑھا۔۔۔ تو کثرت سے جناب سرور کون و مکان صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔

۹۴۔ سیدی ابوبکر بن علی المشہور اپنے جد امجد جناب علوی بن عبدالرحمن المشہور کے حالات زندگی میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے سید احمد زینی و حلان سے مکہ مکرمہ ۱۲۹۴ھ میں یہ صیغہ مبارکہ لیا اور آپ نے مسجد حرام میں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ وَاعْنَتِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاللَّهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

اللَّهُمَّ اعْنَتِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَ الطُّفْنِ بِي فِيمَا جَرَى بِهِ الْمَقَادِيرُ وَاعْفُذْ بِي وَ لَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ فِي الدَّارَيْنِ: الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا كَرِيمُ.....

اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ ”یا وَهَّابُ“ پڑھے۔

یہ جناب سرور کائنات علیہ التحیات والتسلیمات کی خواب میں زیارت کے لیے نہایت ہی مجرب ہے۔ میں نے اسے اس کتاب کے نسخہ ۱۵ میں ذکر کیا ہے۔ یہاں اضافہ ہے اور عمدہ دعاؤں سے مزین و آراستہ (مصنف)

۹۵۔ اس عظیم فائدہ کے بارے میں مجھے جناب الفاضل المعراج حبیب الہدایہ محمد الہدایہ مقیم مدینہ منورہ نے بتایا۔ میں خصوصی طور پر مدینہ منورہ آپ کے کاشانہ پر حاضر ہوا کہ ان سے یہ نفع حاصل کروں۔ آپ نے ان کی اجازت مرحمت فرمادی۔۔۔ فرماتے ہیں جس نے درودِ عظیمہ جو سیدی احمد اور میں نفعنا اللہ بہ سے منسوب ہے، ہمیں مرتبہ پڑھا وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الْأَطْهَارِ، وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ، عَدَدِنِوَاللَّهِ وَأَفْضَالِهِ صَلَاةٌ
دَائِمَةٌ بِدَوَامِكَ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ ...

۹۸۔ جناب سیدی اھدار محمد اھدار مذکور نے ہی مجھے بتایا۔ جس نے تین مرتبہ یہ
وظیفہ پڑھا وہ خواب میں جناب رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت سے فیض یاب ہوگا۔ . . اور وہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَأْتَ قَلْبَهُ مِنْ جَلَالِكَ
وَعَيْنَهُ مِنْ جَمَالِكَ وَأَذُنَهُ مِنْ لَذِيذِ خَطَايِكَ فَأُصْبِحَ
فَرِحًا مَسْرُورًا، مُؤَيَّدًا مَنْصُورًا، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

۹۹۔ جناب سیدی اھدار محمد اھدار نے ہی مجھے بتایا۔ فرماتے ہیں۔

یہ صیغہ تین مرتبہ پڑھیں۔ رویت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بہت

مفید ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ
أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اسْرَارِكَ، وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ
مَمْلَكَتِكَ وَأَمَامِ حَضْرَتِكَ، وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ، الْمْتَلِذِ بِتَوْحِيدِكَ
إِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ، وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ، صَلَاةٌ دَائِمَةٌ
بِدَوَامِكَ، بَاقِيَةٌ بِبِقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ صَلَاةٌ
تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهِ عَنَّا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ...

۱۰۰۔ یہ نسخہ بھی جناب سیدی اھدار محمد اھدار کی طرف سے ہے۔ فرماتے ہیں یہ

درود پاک رویت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مشکلات کے مداویٰ کے لیے مجرب ہے۔
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَلْتُ حَيْلَتِي أَدْرِكُنِي۔

(سو مرتبہ پڑھا جائے)

۱۰۱۔ جناب حبیب الہمدار محمد الہمدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اس درود پاک کو تین مرتبہ پڑھنا زیارت سرور عالم و عالمیان نازش کون و مکان، رحمت یزداں، فخر ذیشاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجرب ہے۔۔۔ درود پاک یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مَا اتَّصَلَتِ الْعُيُونُ بِالنَّظَرِ وَتَزَحَّرَفَتِ الْأَرْضُ بِالنَّمَطْرِ
وَحَاجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ، وَلَبَّى وَحَلَقَ وَنَحَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ
وَقَبَّلَ الْحَجَرَ وَعَلَىٰ إِلِهِ وَصَحْبِهِ۔۔۔

۱۰۲۔ اس وظیفہ کے بارے میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

جو اسے پڑھتا ہے جناب نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ إِلِهِ
عَدَدَ كَمَالِ اللَّهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهِ۔۔۔ تین مرتبہ پڑھے۔
واللہ اعلم۔

۱۰۳۔ یہ نسخہ بھی موصوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہے۔۔۔ درود پاک یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَعَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ إِلِهِ عَدَدَ انْعَامِ
اللَّهِ وَأَفْضَالِهِ۔۔۔ تین مرتبہ پڑھے۔۔۔ واللہ اعلم۔

۱۰۴۔ آپ ہی سے ہے۔ یہ بھی سرکارِ دو عالم نورِ مجسم نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ إِلِهِ كَمَا لَا نَهَابَ
لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهِ۔۔۔

۱۰۵۔ یہ نسخہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔۔۔ جزاء اللہ عنا خیر۔۔۔
یہ ہے وہ مبارک وظیفہ۔۔۔ خواب میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
زیارت کے لیے مفید ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِكَ صَلَاةً
دَائِمَةً بِذَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ . . .

تین مرتبہ پڑھے۔ واللہ اعلم ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

۱۰۶۔ جناب سیدی الھدار محمد الھدار فرماتے ہیں۔

خواب میں زیارت جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عظیم
مغربات میں سے یہ دعا ہے جو دعائے نضر علیہ السلام سے معروف و مشہور ہے۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - اللَّهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِينَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءًا مَا عَلِمْتَ إِلَهِي
بِحَبَابِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
اسْتَجِبْ لَنَا۔

اللَّهُمَّ كَمَا لَطِفْتَ فِي عَظَمَتِكَ دُونَ اللُّطْفَاءِ وَعَلَوْتَ
بِعَظَمَتِكَ عَلَى العُظَمَاءِ ، وَعَلِمْتَ مَا تَحْتَ أَرْضِكَ كَعِلْمِكَ
بِمَا فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَكَانَتْ وَسَاوِسُ الصُّدُورِ كَالْعَلَانِيَةِ
عِنْدَكَ ، وَعَلَانِيَةُ الْقَوْلِ كَالسِّرِّ فِي عِلْمِكَ ، وَأَنْفَادُ كُلِّ
شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ ، وَخَضَعُ كُلِّ ذِي سُلْطَانٍ لِسُلْطَانِكَ ، وَ
صَارَ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُلَّهُ بِيَدِكَ ، اجْعَلْ لِي مِنْ كُلِّ هَمٍّ

أَصْبَحْتُ أَوْ أَمْسَيْتُ فِيهِ فَرَجًا وَمَخْرَجًا ، اللَّهُمَّ
 إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذُنُوبِي ، وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِي
 وَسِتْرَكَ عَلَيَّ قَبِيحَ عَمَلِي ، أَطْمَعِنِي أَنْ
 أَسْأَلَكَ مَا لَا أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ مِمَّا قَصَرْتُ فِيهِ ،
 أَدْعُوكَ أَمِنًا وَأَسْأَلُكَ مُسْتَأْنِسًا ، وَأَنَّكَ الْمُحْسِنُ
 إِلَيَّ ، وَأَنَا الْمُسِيءُ إِلَى نَفْسِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ ،
 تَتَوَدَّدُ إِلَيَّ بِنِعْمَتِكَ وَأَتَبَغَّضُ إِلَيْكَ بِالْمَعَاصِي
 وَلَكِنَّ الثِّقَةَ بِكَ حَمَلْتَنِي عَلَى الْجُرْأَةِ
 عَلَيْكَ فَتُدْفِضْ لِي وَإِحْسَانِكَ عَلَيَّ إِنَّكَ
 أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۴۔ جناب سیدی احمد مشہور طہ الحداد دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔

ایک عقیدتمندان کے پاس آئے۔ کہا کہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی زیارت کا آرزو مند ہوں۔ آپ نے انہیں قصیدہ برودہ کا یہ شعر پڑھنے کے لیے
 ارشاد فرمایا۔ شرط یہ لگانی کہ جب بھی یہ شعر پڑھیں اس مرتبہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی بارگاہ میں نذرانہ درود پیش کریں۔ طالب نے اس حکم کی تعمیل کی پڑھا،
 جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجا اور جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ اس عظیم نوید اور خوشخبری سے شاد کام ہوا
 تب سے یہ مبشرات سے ہے۔ قصیدہ برودہ کا وہ شعر یہ ہے۔

نَعْمَ سَرَى طَيْفٌ مَنْ أَهْوَى فَارَقَنِي
 وَالْحُبُّ يَغْتَرِضُ اللَّذَائِبَ بِالْأَلَمِ

میں نے یہ وظیفہ اس کتاب میں وظیفہ ۲۷ میں رقم کر دیا ہے۔ وہاں صرف شعر ہے اور یہاں جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہر وقت شعر پڑھتے وقت دس مرتبہ درود شریف پیش کرنے کا اضافہ ہے۔

بعض نے اس کی منفرد خاص تعداد میں کی ہے اور وہ اس شعر کو چالیس مرتبہ پڑھنا ہے۔ واللہ اعلم۔۔۔ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ سَيِّدَتَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۱۰۸۔ ہم نے کتاب الصلوٰۃ والبشر فی الصلوٰۃ علی خیر البشر البیت الفیروز آبادی حسب القاموس کے صفحہ ۸۵ سے اس عظیم نسخے کو نقل کیا ہے۔

حضرت نضر والیاکس علیہما السلام سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ایک آدمی شام سے جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واجمل التسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ آپ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہے۔۔۔ فرمایا۔ میرے پاس لاؤ۔ اس نے عرض کیا اس کی بیانی کمزور ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے کہو۔

سات راتیں صَلَّي اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ کہے وہ خواب میں میرا دیدار کر لے گا۔ حسی کہ وہ مجھ سے حدیث روایت کر لے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لی۔ تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کرتے تھے۔

المحدثیہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۰۹۔ اس مقصد عظیم کے لیے ایک عظیم نسخہ اس وظیفہ کو چار سو مرتبہ پڑھنا ہے۔

المحدثیہ مجرب ہے (مصنف) وظیفہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينَ صَلَاةٍ
تَسْعُدُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالدِّينِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ
مجھے یہ وظیفہ ایک بہت بڑے مجمع میں القاری ہوا۔ الحمد للہ مراد برآئی۔

۱۱۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ نَسْتَعِينُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ
الْأَمِينُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اور جناب حبیب خدائیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار
کے لیے یہ وظیفہ بھی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَفْتَحُ لَنَا بَابَهُ
وَتُسَبِّحُنَا لِيَذْخَبَ بِهٖ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ۔ یہ وظیفہ قطب ربانی عارف
صمدانی الاستاذ ایشخ احمد الطیب بن البشیر کا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اسے تین مرتبہ پھروس اس کے بعد تین سو مرتبہ کل ۳۱۳
مرتبہ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار کے لیے پڑھا جائے۔ یہ بخط
عوض عثمان احمد سوڈانی ہے۔ اسے ہمارے فرزند ارجمند حاصل کرنے میں کامیاب
ہوئے۔ انہوں نے اس کی ہمیں اجازت فرمائی ہے۔ ہم اس سے بڑے
خوش ہیں۔ انہوں نے فقیر کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے بڑے تکرار
کے بعد رحمت فرمایا۔ حقیقی آگاہی اللہ ذوالجلال کی طرف سے ہے۔
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلَّمَ۔

۱۱۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُشْعِشِعُ فِي الْوُجُودِ مَضْرُوبًا بَعْضُهَا

فِي بَعْضٍ حَتَّى تَغِيْبَ الْأَعْدَادُ - وَيُفَاضُ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ الْفَيْضِ
وَالْإِمْدَادِ، فَيُضَاعَفُ مَا يَكْفِينَا مَوْثِقَهُ الْحَيَاتِينَ وَعَلَى إِلَهٍ وَسَلِّمْ -

یہ وظیفہ خواب میں سراپا حسن و خوبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
کے لیے ہے۔ دارین کے شہادت کے لیے ہمیں کافی ہے۔ یہ عارف باللہ شیخ
ابراہیم علمی قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے۔

۱۱۲۔ یہ وظیفہ بھی انہی سے مذکور ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تُشْعِشِعُ وَتُجَدِّدُ بِإِنْفِعَالِ الْمُنْفَعِلَاتِ الْكُونِيَّةِ
وَتَتَكَرَّرُ وَتَتَرَدَّدُ بِحَرَكَاتِ الْوُجُودِيَّةِ مَضْرُوبًا بَعْضُهَا
فِي بَعْضٍ حَتَّى تَغِيْبَ الْأَعْدَادُ وَيُفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ الْفَيْضِ وَ
الْإِمْدَادِ فَيُضَاعَفُ بِمَا يَأْخُذُ بِأَيْدِينَا مِنْ مَهَامَةِ الْغَفَلَاتِ إِلَى
رَوْضَاتِ الْأُنْسِ وَالْهَبَاتِ وَعَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ -

۱۱۳۔ اور یہ بھی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً مُشْعِشَةً فِي الْوُجُودِ كَشْعِشِ الشَّمْسِ
فِي الطُّلُوعِ وَالصُّعُودِ بِأَنْوَاعِ الضِّيَاءِ الْمَعْدُودِ مَضْرُوبًا بَعْضُهَا
فِي بَعْضٍ حَتَّى تَغِيْبَ الْأَعْدَادُ وَيُفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ الْفَيْضِ
وَالْإِمْدَادِ فَيُضَاعَفُ بِمَا تَعْمُنَا أَنْوَارُهُ فِي جَمِيعِ جِهَاتِنَا السِّتِّ وَ
عَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا -

میں نے یہ تینوں وظائف شیخ السید محمد یوسف المصری سے حاصل کیے۔

انہوں نے مولف سے لیے اور وہ ہیں عارف باللہ شیخ ابراہیم علمی قادری۔

جناب السید یوسف المصری نے مجھے اس طرح اجازت دی جسے انہیں گرفت
 نے دی۔ اور یہ ۲۲ رجب ۱۲۰۸ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ الحمد للہ عظیم مجربات میں۔
 ۱۱۴۔ سیدی یوسف البتہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سعادت الدارین میں سیدی محمد ابی
 شعر الشامی کا یہ وظیفہ ہے۔ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خضر
 علیہ السلام کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْمَكْتُوبِ مِنْ نُورِ
 وَجْهِكَ الْأَعْلَى الْمَوْبَدِّ الدَّائِمِ الْبَاقِي الْمُخَلَّدِ فِي قَلْبِ نَبِيِّكَ
 وَرَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
 الْأَعْظَمِ الْوَاحِدِ الْبَوْحَدَةِ الْأَحَدِ الْمُتَعَالَى عَنْ وَحْدَةِ الْكَمِّ وَالْعَدَدِ
 الْمُقَدَّسِ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ وَبِحَقِّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. اللَّهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 كُفُوًا أَحَدٌ... أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَيَاةِ الْوُجُودِ
 وَالسَّبَبِ الْأَعْظَمِ لِكُلِّ مَوْجُودٍ صَلَاةً تُثَبِّتُ فِي قَلْبِي الْإِيمَانَ
 وَتُحَفِّظُنِي الْقُرْآنَ، وَتُفَهِّمُنِي مِنْهُ الْآيَاتِ، وَتَفْتَحَ لِي بِهَا
 نُورَ الْجَنَّتَاتِ، وَنُورَ التَّعْلِيمِ، وَنُورَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ،
 وَعَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ...

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي بِحَقِّ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۵۔ اسے سو مرتبہ پڑھا جائے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والنار کے لیے
 مفید ہے۔ یہ قطبِ زمانہ جناب علی بن محمد الحلیش (نفعنا اللہ بہ) کا وظیفہ ہے۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے (مصنف)

۱۱۶۔ سیوون سے ہمارے پاس ایک ارادت مند کا خط آیا۔ اس نے مجھ سے یہ نسخہ ذکر کیا ہے۔ اپنے خط میں کہتے ہیں۔ ہم نے السید علی باشیخ بلفقیہ کے خط میں پایا ہے۔ السید العلامة الحدیث سالم بن احمد بن جندان نے مجھے اس کی اجازت فرمائی ہے۔ تین سو مرتبہ اخلاص کے ساتھ فاتحہ پڑھنے، با وضو سونے سے صلحار میں سے جسے چاہے دیکھ سکتا ہے۔ اور جناب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے زیادہ موزوں اور بہتر ہے۔

۱۱۷۔ ابوالقاسم السبکی اپنی کتاب المولد المعظم میں جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ رُوحٌ سَيِّدٍ نَامُحَمَّدٍ فِي الْأُمْرِ وَاحٍ وَعَلَىٰ جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَىٰ قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ . . .

جس نے ارواح میں رُوح سیدنا محمدؐ، جسموں میں آپ کے سراپا اقدس اور قبروں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر درود پڑھا۔ وہ خواب میں میری زیارت سے شاد کام ہوگا۔ جس نے میری زیارت کی تو قیامت کو اس کی شفاعت کروں گا۔ جس کی شفاعت کروں گا وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔

۱۱۸۔ جناب احمد عبد الجواد المدنی کی صلاۃ الانوار و سر الاسرار الرویۃ النبویۃ المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے کتاب ہے اور یہ درود خواب میں جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے عظیم نسخہ ہے۔

۱۱۹۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُقْتَفٰى صَلَاةً وَسَلَامًا مُّجْمَعًا بِهِمَا مَعَ

المُصْطَفَى جَهْمًا وَخَفَاءَ مَعَ الصَّدُقِ وَالْحَبِّ وَالصَّفَاءِ الْأَوْلِيَاءِ
وَالْخُلَفَاءِ، وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

خواب میں آقا علیہ السلام کی زیارت کے لیے از حد مفید ہے اللہ تعالیٰ
نے اس کے ذریعے مجھ پر بھی کرم فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

۱۲۰۔ سیدی یوسف النہانی کی کتاب الاسمی فی الاسماء میں ہے فرماتے ہیں :
جو خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہے، دو رکعت پڑھے
ان میں جو چاہے پڑھے اور سو مرتبہ یا نُورِ النُّورِ، یا مَدَبَرِ الْأُمُورِ بَلِّغْ
عَنِّي رُوحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحِيَّةً وَسَلَامًا۔

عرض ہے اس کے قریب قریب عبارت ہم نے فائدہ نمبر ۱۱۶ میں ذکر
کردی ہے اور سعاد توں کے اوقات ہوتے ہیں۔

۱۲۱۔ خواب میں دیدارِ جنابِ مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء کے لیے یہ مبارک وظیفہ عظیم
محررات سے ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَلْبِ الْمُنُورِ
وَالجَاهِ الْأَكْبَرِ وَالْكَوْثَرِ صَلَاةً بِهَا كُلُّ عُسْرٍ يَتَيْسَّرُ وَكُلُّ قَلِيلٍ
يَكْثُرُ وَكُلُّ مَكْسُورٍ يُخْبَرُ وَكُلُّ ذَنْبٍ يُغْفَرُ وَكُلُّ عَيْبٍ يُسْتَرُ
صَلَاةً فِي صَلَاةٍ فِي صَلَاةٍ عَدَدِ الْمَلَائِكَةِ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينَ
يَتَكَوَّرُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔ (۳۱۳ مرتبہ)

بعض عقیدت کیشوں کے لیے اس میں اشارہ ہے۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے
الحمد للہ یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عیاں فرمایا مجھے اس سے نوازا۔

۱۲۲۔ عالم بیداری اور خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ملنے کے لیے

مجربات سے ہے۔ اس پر عمل کیا جائے جو ہدایۃ الہدیہ میں ہے جیسا کہ ہمارے بزرگوں کا طرزِ عمل رہا۔

۱۲۲۔ یہ وہ نسخہ ہے جس سے محب اپنے آقا و محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، وَدَلِيلِ الْمُخْتَارِ وَالْهَادِي إِلَى رِضَا الْعَفَّارِ، صَلَاةً تَخْلَعُ بِهَا عَلَيْنَا خَلْعَ الْقَبُولِ وَالْإِقْبَالِ وَالْأَنْوَارِ، وَالْوُصُولِ وَالْإِتِّصَالِ وَالْأَسْرَارِ، وَتَكْتُبُنَا بِهَا فِي دِيْوَانِ الْأَخْيَارِ، وَتُطِيلُ بِهَا الْأَعْمَارَ، وَتَجْمَعُنَا بِهَا مَعَ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، وَالْأَوْلِيَاءِ الْأَبْرَارِ، وَالْأَصْفِيَاءِ الْأَطْهَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيزُ يَا عَفَّارُ، وَعَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ فِي أَنْاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۱۲۳۔ ۲۱ ربيع الاول ۱۴۰۹ھ پیر کی شب میں نے جناب الحاج الشیخ محمد الحبیب

سے ملاقات کی۔ آپ نے مجھے ان دعوات اور سیسہ کی اجازت فرمائی۔ ۹۹ مرتبہ قضاے حاجات کے لیے مجرب ہے۔ اور جناب سرور کائنات علیہ اطیب التحیات وازکی الصلوات کے دیدار کے لیے ۳۱ مرتبہ پڑھی جائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے نے انہیں پڑھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہوا۔ تو یہ ہیں وہ دعائیں۔

يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ، وَمُجِيبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ، وَ
مَعَاذِي عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَ يَا رَجَائِي حِينَ تَنْقَطِعُ حِيلَتِي۔

۱۲۵۔ انہی (اشیخ محمد الحبیب السید) جن کا ذکر ابھی گزرا ہے، کا یہ نسخہ بھی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلَهٍ وَسَلِّمْ كَمَا أَرَكُمُ يَا نَجِي سُوْرَتِ

صبح و شام — زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار مرتبہ — فرماتے ہیں میں
اسے پڑھا — اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
دیدار سے نوازا۔

اور فرماتے ہیں ہمارے پاس ایک آدمی اسے ہر روز بائیس ہزار مرتبہ
پڑھا کرتا تھا اور روزانہ جناب آقا مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی زیارت کرتا تھا۔
آپ نے مجھے اس کی اجازت فرمائی — میں نے اسے پڑھا —
الحمد للہ مطلوب حاصل ہوا۔ مراد برائی۔ (مصنف)

۱۲۶- ریح الاول ۹، ۱۰ اپریل کی رات، جدہ میں کچھ ارادت مندوں کے ساتھ جناب سیدی
الحبیب عبدالرحمن الکاف سے ملا۔ میری ہمراہی میں السید احمد بن صالح الحماد،
صاحبزادہ عباس بن الشیخ محمد باشیخ، صاحبزادہ خالد باعباد تھے۔ جب مجلس
پر کیف ہوئی تو میں نے جناب عبدالرحمن سے خواب میں جناب سرکارِ دو عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے لیے بزرگوں میں مروجہ اجازت طلب کی
— اور فرمایا میں مدینہ منورہ میں تھا۔ ایک رات میں نے ایک شخص کو گفتگو
کرتے ہوئے سنا اور اسے دیکھ نہ پایا — اس نے مجھ سے کہا — کیا کوئی
توید اور خوشخبری ملی ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اس نے مجھ سے
کہا — دو سو مرتبہ پڑھیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ
اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ — اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کی
اجازت دیتا ہوں۔

محترم جناب عباس نے عرض کیا، کیا اس میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا اضافہ کر دیا جائے؟ فرمایا۔ اگر پڑھیں تو بہت اچھا ہے۔ میں نے ان کے
حکم کی تعمیل کی اور الحمد للہ زیارت سے شاد کام ہوا۔ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰی سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ... (مُصَنَّف)

۱۲۷۔ مدینہ منورہ میں ہمارے برادر محترم، شیخ الحاج مار العیون محمد بویا سے ملے۔

انہوں نے اپنے جد امجد کی کتاب سے اس مبارک وظیفہ کی اجازت فرمائی۔ کتاب

کا عنوان ہے "الستر الدائم للمذنب الهائم"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَطْهَرٍ أَسْرَارِكَ وَمَنْبَعِ

أَنْوَارِكَ الدَّالِ إِلَى حَضْرَةِ ذَاتِكَ صَلَاةً تَرْضَاهَا مِثْلَهُ

مَا دَامَ مُوسَى نَجِيًّا وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَمُحَمَّدًا حَبِيبًا

... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۸۔ حضور سیدنا خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے مجرباً

میں سے ہماری کتاب "الفتح التام للخاص والعام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام

سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام" پڑھنے پر مداومت کرے۔ اس کے ساتھ

مقصود حاصل ہوا اور بہت کچھ بلا۔ تجربہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعادت

سے بہرہ ور ہوں گے۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

۱۲۹۔ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ پیر کی رات میں نیند اور بیداری (اونگھ) کی کیفیت میں تھا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم وظیفہ میرے دل پر الہام ہوا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

نُورِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَأَرِنِي وَجْهَهُ الصَّبِيحِ فِي الْجَمَالِ۔

اللہ تعالیٰ نے مطلوب سے نوازا۔ اس کی تعداد ۱۰۰ مرتبہ ہے۔ انتہائی

تعداد ۹۹۹ ہے جیسا کہ مجھے کہا گیا۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ الْمَعَارِفِ وَعَلَى
اِلٰهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ حَسَنَاتِ كُلِّ عَارِفٍ وَغَارِفٍ ۔

کتاب (سر الاسرار والصلوات الطیبہ) تالیف شیخ احمد

الطیب بن البشر صفحہ ۵۶ میں ہے :

جس نے اس درود پاک پر مواظبت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ اسے آسانی دے گا
بصیرت کھول دے گا، اور روشن کرنے والی ہستی جمال جہاں آرا، آقائے
کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کثرت سے ملاقات ہوگی۔

المحدث یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۳۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ
فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ فِيْ خَيْرٍ وَلُطْفٍ وَعَافِيَةٍ ۔

مجھے سیدی شہاب الدین بن علی المشہور نے اس نسخہ سے نوازا۔ یہ
ان مطالب و مقاصد کے لیے بہت مجرب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ معین و مددگار
ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۳۲۔ ان عمدہ مقاصد و مطالب کے لیے یہ بہت مجرب و لطیف ہے جس کی ہمیں جتنی

عبدالرحمن بن احمد بن عبداللہ الکافی نے اجازت فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ
بَعْدَ نِعْمِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَ اَفْضَالِهِ ۔

یہ مجرب ہے (مصنف)

۱۳۳۔ صیغہ شجرۃ الاصل النورنیۃ کو آخر تک پڑھا جائے۔ یہ سیدی احمد البدوی

الفرج کا ہے۔ یہ درود پاک قضاے حاجات اور اسم امور کے لیے مجرب ہے

جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے مسلسل تین روز نماز فجر کے بعد کسی طرح کی گفتگو کے بغیر سو مرتبہ پڑھے۔ ضرورت پوری ہوگی۔ اگر پہاڑ کو بھی اپنے مقام اور جگہ سے ہٹانا چاہے تو اللہ کے حکم سے اس کی برکت سے وہ بھی ہٹ جائے گا۔ جب سرور کائنات، آقائے کل، فخر رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہو تو سوتے وقت دو رکعت ادا کرنے کے بعد پڑھے — اور وضو تازہ ہو۔ اگر غسل کر لے تو افضل ہے۔ لباس پاک ہو، بستر پاک ہو۔ قبلہ رخ دائیں پہلو لیٹے ہوئے سو مرتبہ پڑھے — پڑھنے کے بعد کہے۔
 يَا مُحَمَّدُ، يَا مُجِيبُ أَرْبِي وَجَهَ بَيْتِكَ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَايَ مُحَمَّدٌ، اِسْمُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالشَّارِكَةُ رُخِ الْوَرَى كِي زِيَارَتِ سَ نَوَازِدِ

۱۳۴۔ بیداری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت — جمعہ کی شب تقریباً ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ اجْمَعْ جَمِيعَ أَذْكَارِ الذَّاكِرِينَ وَجَمِيعَ صَلَوَاتِ الْمُصَلِّينَ وَاجْعَلْ لِي جَمِيعَ الْأَذْكَارِ لِذِكْرِي وَجَمِيعَ الصَّلَوَاتِ لِصَلَاتِي عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ وَعَلَى آلِهِ الْمُطَهَّرِينَ الْكَامِلِينَ۔

جناب زین بن سمیط کی طرف سے اس کی اجازت ہے اور انہیں مصر کے

اشیخ تیجانی عبدالحمید تیجانی سے اجازت مرحمت ہوئی۔ ۲۷ رمضان المبارک، ۱۴۰۴ھ

۱۳۵۔ جب میں شام میں حلب کی مسجد الازبعین میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ وظیفہ

درود مجھ پر منکشف فرمایا۔ امام مسجد نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی زیارت کے لیے درود پاک کا تقاضا کیا۔ میں نے اشیخ عبداللہ رمضان

کو یہ لکھوا دیا۔ یہ وظیفہ بھی اس عظیم مقصد کے لیے بہت ہی مجرب ہے۔
وظیفہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
طُورِ التَّجَلِّيِّ - وَنُورِ الْجُرِّيِّ وَالِكَلِّيِّ ، صَلَاةً دَائِمَةً تَمُنُّ
بِهَا عَلَيْنَا بِالْفَضْلِ - وَتُنَوِّرُ بِهَا عَقْلِي وَتَكْتُبُنَا فِي دِيْوَانِ
رِجَالِ اللَّهِ - وَتَجْمَعُنَا بِسَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ ، حَسَنًا وَمَعْنَى -
وَدَائِمًا مَعَنَا - وَاكْتُبْ لَنَا الْفُوزَ بِالزِّيَادَةِ وَالْحُسْنَى ،
وَاعْطِ كُلَّ مَا تَمَنَّى - وَلِلْخَيْرِ فَوْقَنَا - وَعَلَى طَاعَتِكَ
فَاعِنَا - وَمِنْ بَابِكَ فَلَا تَطْرُدْنَا - وَفِي جَنَّتِكَ فَادْخُلْنَا
وَمَعَ رَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَاَجْمَعْنَا : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
العَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ -

۱۳۶۔ ہماری کتاب ”غیب الوردۃ علی ہج البرودۃ“ درج ذیل شعر ۱۱۴ یا ۱۱۵ مرتبہ
پڑھیں جناب سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے
بہت ہی مفید ہے۔ لوگوں نے اسے پڑھا اور بامراد ہوئے۔ الحمد للہ۔

شَفَّتْ أُذُنِي قَلِيلًا مِنْ مَحَامِدِهِ

فَكَانَ شَهْدًا شَهِدًا ذُقْتُهُ بِفِي

۱۳۷۔ اللہ تعالیٰ نے اس لطیف وظیفہ درود سے نوازا۔ یہ جناب نبی کریم

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے مجرب ہے۔

اللَّهُمَّ اجْمَعْنَا بِالْحَبِيبِ : قَرِيبًا يَا قَرِيبَ

۱۳۸۔ یہ درود پاک بھی انہی میں سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا۔

الحمد۔ ۱۲ مرتبہ پڑھا جائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْبَابِ الْمَفْتُوحِ
لِلطَّالِبِينَ وَالْفَيْضِ الْمَمْنُوحِ لِلْوَاصِلِينَ صَلَاةً تَجْمَعُنَا
بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلِّمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ۔

۱۳۹۔ یہ وظیفہ درود شریف حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُحْيِي بِهَا رُوحِي۔
وَتُوفِّرُ بِهَا نُفُوسِي وَتُدْفِعُ بِهَا حُجُبِي۔ وَتُنَوِّرُ بِهَا قَلْبِي۔
وَتُوَكِّدُ بِهَا حَقِّي وَتُحَقِّقُ بِهَا قُرْبِي۔ وَتُذَكِّرُنِي بِهَا لَبِّي۔
وَتُفَرِّجُ بِهَا كَرْبِي۔ وَتُكْتِفُ بِهَا غَمِّي۔ وَتَغْفِرُ بِهَا ذَنْبِي،
وَتَسْتُرُ بِهَا عَيْبِي۔ وَتُوَهِّلُنِي لِرُؤْيَيْهِ وَمَشَاهِدَتِهِ۔
وَتُسْعِدُنِي بِمَكَالِمَتِهِ۔ وَمَشَافَهَتِهِ۔ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۱۴۰۔ یہ وظیفہ درود خواب میں سرور کون و مکال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
زیارت کے لیے مجرب ہے۔ اس سے مجھے مصر میں نوازا گیا۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَاقَتْ حَيْلَتِي وَأَنْتَ وَسَيْلَتِي فَأَدْرِكْنِي سَرِيْعًا بِعِزَّةِ اللَّهِ۔

۱۴۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس وظیفہ درود سے مجھے نوازا، یہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کی زیارت کے لیے مجرب ہے۔ میں سو مرتبہ پڑھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكْرِمْ عَلَى سَيِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَسْرُحُ بِهَا صَدْرِي وَتُسَهِّلُ بِهَا أَمْرِي وَتَيْسِّرُ
 بِهَا عُسْرِي وَتَقْضِي بِهَا وَطْرِي وَتَغْفِرُ بِهَا زُرِّي وَتَرْفَعُ بِهَا
 ذِكْرِي وَتَدْفَعُ بِهَا ضُرِّي وَتَجْبِدُ بِهَا كَسْرِي وَتُغْنِي بِهَا فَقْرِي
 وَتُطِيلُ بِهَا عُمْرِي وَتُنَوِّرُ بِهَا قَبْرِي وَعَلَى إِلَهٍ وَصَّحْبِهِ وَسَلَّمَ



خاتمہ

ان فوائد کا جامع اپنے پروردگار سے زیادہ فیضان کا امیدوار، اللہ کے فضل سے عرض گزار ہے۔ میں نے توفیق ایزدی سے اس کتاب میں جو ممکن تھا جمع کر دیا ہے۔ غالباً یہ اس عظیم مقصد کے لیے منفرد اولین کتاب ہے۔ اس بجز بکراں اور خیر و بھلائی کی طرف اور یقیناً اعمال کا مدار غیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ اس مقصد کے ساتھ تعلق ایک بہت بڑی آرزو ہے۔ اس کے بارے میں صرف وہی جستجو کر سکتا ہے، رب ذوالجلال نے جس کی بصیرت و بصارت کو منور و روشن کر دیا ہو۔ وہ بہت سی اشیاء کا مشاہدہ کرتا ہے جو اس کے دل کو منور کر دیتی ہیں۔ یہاں کچھ فوائد ہیں جن کو ہم نے ذکر کر دیا ہے جیسے فائدہ نمبر ۹۸، ۹۹، ۱۰۱ اور ۱۰۲، ان جیسے اور بھی ہیں۔

وظیفے چھوٹے۔ تعداد کم۔ تین مرتبہ۔

یہاں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا عجیب حال ہے، ان کو قرب حاصل ہے اور ان کا قول بُرمان کا درجہ رکھتا ہے۔۔۔ ان میں کوئی جب جناب سید کو نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا طالب ہوتا ہے تو بغیر کچھ پڑھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر لیتا ہے۔۔۔ کیونکہ ان کی ایک ایک گھڑی، ان کا ایک ایک لمحہ جناب سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حسین یادوں سے معمور ہے۔ ہے ہم جیسے۔ ضروری ہے کہ ہم کوشش کرتے رہیں۔ تعداد میں اضافہ کریں۔ اور اس بات (وان زدت فہو خیر لک) (اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے) کے سائل کے لیے جناب حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی پیروی کرتے رہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

زدان تر د خیر افان صلاتہ نعم من اللہ العظیم عظیم

اگر تو بھلائی چاہتا ہے تو اور زیادہ کر، بیشک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود عظیم خدا کی عظیم نعمت ہے۔

اس لیے میں نے پسند کیا کہ محب کو آگاہ کروں کہ وہ تعاد میں اضافہ کرے تاکہ وہ مشاہدہ کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی تو کوئی حد ہی نہیں، نہ وہ کسی ایک کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ افضل عظیم فرماتے والا ہے۔

بحمد اللہ جس کو جمع کرنے کا ارادہ اور عزم کیا تھا یہاں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طباعت کے معاملہ کو آسان فرمادیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کے فیضان کو عام فرمائے گا۔ جو اس مجموعے میں کمی یا نقص دیکھے (یہ ہر انسان سے ممکن ہے) تو وہ ضرور اس کی کچی کو دُور اور کمی کو پورا کر دے۔ اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازے گا۔ اور جو کوئی اس میں خوبی دیکھے، اس کا سینہ کھل جائے۔ اور اس کا حال سنو رہ جائے تو یہ اللہ کا فضل ہوگا۔ باطن و ظاہر، اول و آخر تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ اس کی بارگاہ میں التماس ہے کہ وہ اس کو اپنی رضا کے لیے خالص۔ جناب نبی کریم، آقائے رُوف و رحیم علیہ افضل و التسلیم کے قرب کا ذریعہ۔ اور روز جزا ہمارے لیے ذخیرہ بنا دے۔ جس روز مال کام آئے گا نہ بیٹے۔ مگر وہی سرفرازی حاصل کرے گا جو قلب سلیم لے کر حاضر بارگاہ ہوگا۔

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلو۔

المؤلف: حسن محمد عبداللہ شاد بن عمر باعمر

بحمد اللہ یہ ترجمہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

کو ساڑھے دس بجے تکمیل کو پہنچا۔

تقریظ

الحمد لله وهو المستعان والصلاة والسلام على سيد ولد عدنان
وعلى اله وصحبه ومن تبعه باحسان۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام نذر کرنے کے بہت خوبیاں اور فضائل ہیں۔ اس کے اجر و ثواب کے پیش نظر بہت سے اہل علم نے ان کی تدوین کا اہتمام کیا۔ اس میں ہمارے برادر اسیخ الداعی الی اللہ حسن بن محمد شاد بھی شامل ہو گئے ہیں۔ یہ وراثت انہیں اپنے والد گرامی سے ملی ہے۔ انہیں حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے گہری عقیدت تھی، بڑی محبت تھی۔ یہی محبت کا ورثہ انہوں نے اپنے صاحبزادے حسن کے لیے چھوڑا ہے۔ انہوں نے جمع کیا، تالیف کی..... تحریر کیا اور پہچان کرائی۔ جو اپنے والد کے مشابہ ہے تو وہ زیادتی نہیں کرتا..... انہوں نے مجھے اس فن کی دو تالیفوں سے آگاہ کیا۔ ایک کا نام نجات الفوز والمقبول فی الصلاة والسلام علی سیدنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور دوسری مغنیس القبول فی الوصول الی رویۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور جو آج ہمارے سامنے ہے۔ میں نے اس کا اکثر حصہ ملاحظہ کیا ہے۔ مجھے اس پر بڑی مسرت اور خوشی ہوئی۔ ان کا یہ کارنامہ قابل ستائش ہے اور جناب حبیب شفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں قرب کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ ان کو، ان کی اولاد اور بھائیوں کو اور ہمیں محبت میں سچے عشاق کے زمرے میں رکھے۔

عبد القادر بن احمد السقاف

بدھ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَوَالِدَيْهِ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
 صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
 وَآلِهِمْ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
 عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ نگین
 فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
 جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا
 خلق کے دادرس سب کے فریادرس
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 گلِ جہاں ہلک اور جو کی روٹی غذا
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 بے عذاب و عقاب حساب کتاب
 ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
 کاش! محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 اس کی قابریاست پہ لاکھوں سلام
 ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 اس جہنِ سعادت پہ لاکھوں سلام
 کھفِ رومی صیبت پہ لاکھوں سلام
 اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
 اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
 اس دلِ افزورِ سلعت پہ لاکھوں سلام
 تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
 شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
 بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں نہ
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کلام : شاہ احمد رضا خان رحمت اللہ علیہ

محمدُ أَشْرَفُ الأَعْرَابِ وَالعَجَمِ

محمدُ خَيْرٌ مَنْ يَمِيتُنِي عَلَى قَدَمِ

محمدُ تَاجُ رُسُلِ اللهِ قَاطِبَةً

محمدُ سَادِقُ الأَقْوَالِ وَالكَلِمِ

محمدُ ثَابِتُ المِيثَاقِ حَافِظُهُ

محمدُ طَيِّبُ الأَخْلَاقِ وَالشِّيمِ

محمدُ رُؤْيِبُ بِنُورِ طِينَتِهِ

محمدُ كَرِيمٌ يَزُلُّ نُورًا مِنْ القَدَمِ